مختصر صحیح بخاری

حصہ دوئم

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

فہرست

صلاۃ خوف کے ابواب	11
کتاب العیدین	13
کتاب الوتر	18
کتاب الاستسقاء	21
سورج گرہن کے بارے میں	26
سجدۂ تلاوت	31
کتاب تقصیر الصلوٰۃ	33
کتاب التہجد	39
کتاب مکہ اور مدینہ کی مسجدوں کا بیان	50
کتاب، نماز میں اعمال کا بیان	52
سجدہ سہو کا بیان	55
کتاب الجنائز	57
کتاب الزکوٰۃ	88
صدقۂ فطر کا بیان	118
کتاب الحج	119
کتاب العمرۃ	152
ابواب المحصر اور شکار کی جزا	157
شکار اور اسی کی مثل (دیگر افعال) کی جزا (کا بیان)	159
کتاب الصوم	166
نماز تراویح کا بیان	185
کتاب الاعتکاف	187
کتاب خرید و فروخت کے بیان میں	190

☆

باب: جمعہ گاؤں اور شہروں، دونوں میں جائز ہے۔

501: سیدنا ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم سب لوگ مسؤل (یعنی ذمہ دار) ہو اور تم سب لوگوں سے تمہاری رعیت کے بارے میں بازپرس ہوگی۔ امام (بھی) مسؤل ہے اور اس سے اس کی رعیت کی بابت بازپرس ہوگی اور مرد اپنے گھر میں مسؤل ہے اور اس سے اس کی رعیت کی بازپرس ہوگی اور عورت اپنے شوہر کے گھر میں مسؤلہ ہے اور اس سے اس کی رعیت کی بابت بازپرس ہوگی اور خادم اپنے آقا کے مال میں مسؤل ہے اور اس سے اس کی اور رعیت کی بابت بازپرس ہوگی (راوی ابن شہاب) کہتے ہیں مجھے خیال ہے کہ انہوں نے یہ بھی کہا کہ آدمی اپنے باپ کے مال میں مسؤل ہے اور اس سے اس کی رعیت کی بابت بازپرس ہوگی اور تم سب کے سب مسؤل (یعنی حاکم) ہو اور تم سب سے تمہاری رعیت کی بابت بازپرس ہوگی۔

باب: جو لوگ نمازِ جمعہ میں شریک نہیں ہوتے مثل عورتوں اور بچوں وغیرہ کے تو کیا ان پر بھی غسل ضروری ہے۔

502: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ہم باعتبارِ ترتیبِ امم، سب امتوں کے بعد آئے ہیں لیکن قیامت کے دن حساب و کتاب اور جنت میں جانے کے سبب، سب سے آگے ہوں گے۔ ...... یہ حدیث گزر چکی ہے (دیکھئے حدیث 492) اس روایت کے آخر میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مسلمان پر ضروری ہے کہ ہر ہفتہ میں ایک دن غسل کرے اس دن اپنا سر اور اپنا بدن اچھی طرح

صاف کرے۔

باب: کتنی دور سے جمعہ کیلئے آنا چاہیئے اور یہ کن کن پر واجب ہے۔

503: ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زوجہ محترمہ کہتی ہیں کہ لوگ اپنے گھروں سے اور مدینہ کے اطراف بلند گاؤں سے نماز جمعہ میں باری باری آیا کرتے تھے۔ گردوغبار کی وجہ سے ان (کے جسم) پر غبار اور پسینہ بہت آتا تھا پھر ان کے بدن سے بھی پسینہ نکلتا تھا تو بدبو ہوا کرتی تھی پس ایک آدمی ان میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم (اس وقت) میرے ہاں تھے تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کاش تم لوگ اس دن (گردوغبار اور بدبو سے) صاف رہا کرتے۔

504: ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ لوگ اپنے کام کاج خود کیا کرتے تھے اور جب جمعہ کیلئے جاتے تو اپنی اسی حالت میں چلے جاتے تو ان سے کہا گیا کہ کاش تم غسل کرلیا کرو۔

505: سیدنا انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم جمعہ کی نماز آفتاب کے ڈھلنے پر پڑھتے تھے۔

باب: جمعہ کے دن گرمی زیادہ ہو تو کیا کیا جائے؟۔

506: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب خوب سردی ہوتی تھی تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نماز سویرے پڑھتے تھے اور جب گرمی زیادہ ہوتی تھی تو نماز کو ٹھنڈا کرکے (ٹھنڈے وقت) پڑھتے تھے یعنی جمعہ کی نماز۔

باب: جمعہ کیلئے (پیدل) چلنے کا بیان۔

507: سیدنا ابوعبسؓ روایت کرتے ہیں اور وہ اس وقت نمازِ جمعہ کیلئے جارہے تھے،

کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے دونوں پیر اللہ کی راہ میں غبار آلود ہو جائیں تو اس کو اللہ نے (دوزخ کی) آگ پر حرام کر دیا ہے (یعنی دوزخ کی آگ اس کو نہیں چھو سکتی)۔

باب: کوئی مسلمان جمعہ کے دن اپنے بھائی کو اٹھا کر اس کی جگہ پر نہ بیٹھے۔

508: سیدنا ابن عمر رضی اللہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود اس کی جگہ پر بیٹھ جائے۔ عرض کیا گیا کہ کیا صرف جمعہ میں؟ فرمایا جمعہ اور اس کے علاوہ اور موقعوں پر بھی۔

باب: جمعہ کے دن اذان کا بیان۔

509: سیدنا سائب بن یزیدؓ کہتے ہیں کہ جمعہ کے دن اذان نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور امیر المؤمنین ابو بکر صدیق اور عمر فاروقؓ کے زمانے میں اس وقت ہوتی تھی جب امام منبر پر بیٹھ جائے پھر عثمانؓ (خلیفہ) ہوئے اور (مسلمان) لوگ زیادہ ہو گئے تو عثمانؓ نے زوراء پر تیسری اذان بڑھا دی۔ (امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا کہ زوراء مدینہ کے بازار میں مقام کا نام ہے)۔

باب: جمعہ کے دن ایک مؤذن کا ہونا بہتر ہے۔

510: سیدنا سائب بن یزیدؓ ایک دوسری روایت میں کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے عہد میں صرف ایک ہی مؤذن تھا اور وہ جمعہ کے دن کی اذان اسی وقت دیتا تھا جب امام بیٹھ جاتا تھا یعنی اپنے منبر پر (بیٹھ جاتا تھا)۔

باب: امام کو چاہیئے کہ جب منبر پر اذان سنے تو جواب دے۔

511: سیدنا معاویہ بن ابی سفیانؓ سے روایت ہے کہ وہ منبر پر بیٹھے ہوئے تھے کہ مؤذن نے اذان کہی۔ تو جب اس نے کہا اللہ اکبر اللہ اکبر معاویہؓ نے بھی کہا اللہ

اکبر اللہ اکبر پھر مؤذن نے کہا اشہدُ ان لاَ الہ لاَ اللہ تو معاویہؓ نے کہا "وَ انَا" مؤذن نے کہا اَشْہدُ اَنَّ محمد رسُول اللّٰہ تو معاویہؓ نے کہا "وَ انَا" پھر اذان ختم ہو چکی تو معاویہؓ نے کہا کہ اے لوگو! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے اسی مقام (یعنی منبر) پر سنا کہ جب مؤذن نے اذان دی تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم وہی فرماتے جاتے تھے جو تم نے میری گفتگو سنی۔

باب: خطبہ منبر پر (چڑھ کر پڑھنا چاہیئے)۔

512: سیدنا سہل بن سعدؓ کی حدیث منبر کے بارے میں پہلے گزر چکی ہے (دیکھئے حدیث 249) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس (منبر) کے اوپر نماز پڑھی اور پھر واپس اترے اور منبر کی جڑ میں سجدہ کیا۔ اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر جب فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف منہ کر کے فرمایا کہ اے لوگو! میں نے یہ اسی لئے کیا تا کہ تم میری اقتداء کرو اور میرا (طریقہ) نماز سیکھ لو۔

513: سیدنا جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ ایک ستون تھا جس پر (ٹیک لگا کر) نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کھڑے ہوتے تھے پھر جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیلئے منبر رکھ دیا گیا تو ہم نے ستون سے دس ماہ حاملہ اونٹنی جیسی رونے کی آواز سنی یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم منبر سے اترے اور اپنا ہاتھ اس ستون پر رکھا۔ (تب وہ آواز ختم ہو گئی)۔

باب: خطبہ کھڑے ہو کر پڑھنا (چاہیئے)۔

514: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے تھے، اس کے بعد بیٹھ جاتے تھے، پھر کھڑے ہو جاتے تھے جیسا کہ تم اب کرتے ہو۔

باب: جو شخص خطبے میں بعد ثنا کے امّا بعد کہے (تو وہ سنت کے موافق کرتا ہے)۔

515 : سیدنا عمرو بن تغلبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس کچھ مال یا کوئی چیز لائی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس کو تقسیم کر دیا۔ کچھ لوگوں کو دیا اور کچھ لوگوں کو نہیں دیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یہ خبر ملی کہ جن کو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے نہیں دیا وہ ناخوش ہو گئے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا کہ ''امابعد'' اللہ کی قسم میں کسی کو دیتا ہوں اور کسی کو چھوڑ دیتا ہوں حالانکہ جس کو چھوڑ دیتا ہوں وہ میرے نزدیک اس سے کہ جس کو دیتا ہوں زیادہ پسند ہوتا ہے لیکن میں کچھ لوگوں کو اس لئے دیتا ہوں کہ ان کے دلوں میں بے چینی اور گھبراہٹ دیکھتا ہوں۔ (اور جنہیں میں نہیں دیتا ہوں) ان لوگوں کو میں اس سیر چشمی اور بھلائی کے حوالے کر دیتا ہوں جو اللہ نے ان کے دلوں میں پیدا کی ہے، انہیں لوگوں میں عمرو بن تغلب (ص) بھی ہیں (عمرو بن تغلبؓ کہتے ہیں) اللہ کی قسم میں نہیں چاہتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اس کلمہ کے عوض میں مجھے سرخ اونٹ بھی ملیں۔

516: سیدنا ابوحمید ساعدیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایک رات کو نماز کے بعد کھڑے ہو گئے اور تشہد پڑھا اور اللہ کی حمد بیان کی جیسی کہ اس کے لائق ہے پھر فرمایا ''امابعد''۔

517: سیدنا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ (ایک روز) نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم منبر پر چڑھے اور وہ آخری مجلس تھی جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بیٹھے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایک بڑی چادر اپنے شانوں پر ڈالے ہوئے تھے، اور آپ صلی

اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنا سر مبارک ایک پٹی سے باندھ لیا تھا، پس آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو! میرے قریب آ جاؤ۔ چنانچہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس جمع ہو گئے۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا "اما بعد! پس یہ قبیلہ انصار کم ہوتے جائیں گے اور دوسرے لوگ بڑھتے جائیں گے لہٰذا جو شخص امت میں سے کسی چیز کا مالک ہو اور وہ اختیار رکھتا ہو کہ اس کے ذریعے کسی کو ضرر یا کسی کو فائدہ پہنچ سکتا ہو تو اس کو چاہیے کہ ان (یعنی انصار) میں سے نیکوکار کی (نیکی) کو قبول کرے اور ان میں بدکار (کی بدی) سے تجاوز کرے"۔

باب: جب امام خطبہ پڑھتے وقت کسی شخص کو دیکھے کہ وہ آیا ہے، اسے حکم دے کہ دو رکعت نماز پڑھ لے

518: سیدنا جابر بن عبداللہ ؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص (مسجد میں) آیا (اور بیٹھ گیا) اس وقت نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس سے دریافت فرمایا کہ کیا تو دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھ چکا ہے؟ اس نے عرض کیا کہ نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اٹھ اور دو رکعت نماز پڑھ لے۔

باب: جمعہ کے دن خطبہ میں پانی کیلئے دعا مانگنا۔

519 : سیدنا انس بن مالک ؓ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے عہد میں لوگوں پر قحط سالی پڑی تو جمعہ کے دن اس حالت میں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے، ایک اعرابی کھڑا ہو گیا اور اس نے کہا کہ یا رسول اللہ! مال تلف ہو گیا اور کنبہ بھوکا ہے تو آپ (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) ہمارے لئے (بارش کی) دعا کیجئے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور ہم (اس وقت) آسمان میں ایک ٹکڑا بھی بادل کا نہ دیکھتے تھے مگر قسم اس ذات (پاک

کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنے ہاتھوں کو سمیٹنے بھی نہ پائے کہ بادل پہاڑوں کی طرح چھا گیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنے منبر پر سے اترے نہیں یہاں تک کہ میں نے بارش کو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی داڑھی مبارک پر ٹپکتے ہوئے دیکھا۔ پھر اس دن ہم پر بارش ہوئی اور دوسرے دن اور تیسرے دن اور چوتھے دن (اسی طرح) دوسرے جمعہ تک بارش برستی رہی تو وہی اعرابی یا (انسؓ نے) کہا کہ (کوئی) دوسرا (اعرابی جمعہ کے وقت) پھر کھڑا ہو گیا اور اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (بارش کی کثرت سے) مکان گر گئے اور مال ڈوب گیا پس آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اللہ تعالیٰ سے ہمارے لئے دعا فرمایئے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور کہا ''اے اللہ! ہمارے آس پاس مینہ برسا اور ہم پر نہ برسا'' پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بادل کے جس ٹکڑے کی طرف اشارہ کرتے تھے وہ ہٹ جاتا تھا اور پورا مدینہ (بادل سے صاف ہو کر) مثل حوض کے ہو گیا اور وادی قناۃ کا نالہ ایک مہینے تک بہتا رہا اور جو شخص کسی طرف سے آتا تھا وہ بارش کی کیفیت بیان کرتا تھا۔

باب: جمعہ کے دن اس حالت میں کہ امام خطبہ پڑھ رہا ہو تو چپ رہنا (چاہیئے)۔

520: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر جمعہ کے دن جب امام خطبہ پڑھ رہا ہو، اور تو اپنے پاس والے سے یہ کہے کہ چپ رہ تو بے شک تو نے لغو حرکت کی۔

باب: جمعہ کے روز جس ساعت دعا مقبول ہوتی ہے، وہ کتنی دیر رہتی ہے۔

521: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جمعہ کے

دن کا ذکر کیا تو فرمایا کہ اس میں ایک ساعت ایسی ہے کہ اس کو جو مسلمان بندہ پا جائے اور وہ کھڑا ہوا نماز پڑھ رہا ہو اور اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگے تو اللہ تعالیٰ اس کو وہ چیز ضرور دیدے گا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اس ساعت کی کمی بیان کرنے کیلئے اشارہ فرمایا۔

باب: اگر نماز جمعہ میں لوگ امام سے (علیحدہ ہو کر) بھاگ جائیں تو امام اور ان لوگوں کی نماز جو باقی رہ گئے ہیں جائز ہے۔

522: سیدنا جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھ رہے تھے، اتنے میں قافلہ (شام کی طرف سے) آیا جو غلہ لادے ہوئے تھے تو لوگ اس قافلے طرف متوجہ ہو گئے یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس صرف بارہ آدمی رہ گئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی: (ترجمہ) ''اور جب ان لوگوں نے کسی تجارت یا کھیل کو دیکھا تو اس کی طرف چل دیئے اور (اے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم) تمہیں خطبہ میں کھڑا چھوڑ دیا'' (الجمعہ: 11)

باب: نمازِ جمعہ کے بعد اور اس سے پہلے نفلی نماز پڑھنا۔

523: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ظہر سے پہلے دو رکعتیں اور ظہر کے بعد دو رکعتیں اور مغرب کے بعد دو رکعتیں اپنے گھر میں پڑھتے اور عشاء کے بعد (بھی) دو رکعتیں پڑھتے اور جمعہ کے بعد نہ پڑھتے تھے یہاں تک کہ (اپنے گھر) لوٹ آتے اس کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

صلاۃ خوف کے ابواب

باب: نمازِ خوف (کا بیان)۔

524: سیدنا عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ نجد کی طرف جہاد کیا تو ہم دشمن کے مقابل جا پڑے پس ہم نے ان لوگوں کیلئے صف بندی کی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم، ہمیں نماز پڑھانے لگے تو ایک گروہ (ہم میں سے) آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیساتھ کھڑا ہوا اور دوسرا دشمن کے سامنے رہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے ساتھ والوں کے ہمراہ ایک رکوع کیا اور دو سجدے کئے اس کے بعد وہ لوگ (جو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیساتھ نماز میں شریک تھے)، اس گروہ کی جگہ پر چلے گئے جس نے نماز نہ پڑھی تھی۔ اب دوسرا گروہ آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک رکعت ان کیساتھ پڑھی اور دو سجدے کئے اس کے بعد سلام پھیر دیا پھر ان میں سے ہر شخص نے اکیلے ایک ایک رکوع اور دو دو سجدے ادا کئے۔

باب: نمازِ خوف پیادہ اور سوار (دونوں حالتوں میں پڑھی جا سکتی ہے)۔

525: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ دوسری روایت ایک میں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمان نقل) فرماتے ہیں کہ اگر دشمن، ان (مسلمان سپاہیوں) سے زیادہ ہوں تو (یہ مسلمان سپاہی) پیادہ اور سوار (جس طرح ممکن ہو نماز) پڑھ لیں۔

نوٹ: ثابت ہوا کہ مسلمان فوج کے وہ شیر دل سپاہی جو کسی غیر مسلم ملک میں جاسوسی کیلئے جاتے ہیں، وہ وہاں، اوپر دی گئی حدیث کے تحت، جیسے بھی ممکن ہو نماز قائم کریں کیونکہ نماز ہر حال میں فرض ہے۔

باب: اگر دشمن کا پیچھے کر رہے ہوں یا دشمن پیچھا کر رہا ہو تو نماز سواری پر اور

اشارے سے جس طرح ادا ہو سکے جائز ہے

526: سیدنا ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب غزوہ احزاب سے واپس ہوئے تو ہم سے فرمایا کہ کوئی شخص عصر کی نماز نہ پڑھے مگر بنی قریظہ میں پہنچ کر۔ تو بعض لوگوں کو عصر کا وقت راستہ ہی میں ہو گیا اس لئے بعض لوگوں نے کہا کہ ہم تو نماز پڑھ لیتے ہیں کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے منع کرنے کا یہ مطلب نہ تھا کہ نمازِ عصر کا وقت نکل جائے چنانچہ انہوں نے نماز پڑھ لی۔ پھر یہ بات نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے بیان کی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کسی پر خفگی نہیں فرمائی۔

کتاب العیدین

باب: عید کے دن ڈھالوں اور برچھیوں سے کھیلنا (جائز ہے)۔

527: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف لائے اور میرے پاس دو لڑکیاں تھیں جو بعاث کی لڑائی کا قصہ گا رہی تھیں پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم لیٹ رہے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنا منہ پھیر لیا۔ پھر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے مجھے ڈانٹا اور کہا کہ شیطانی آلات نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس؟ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ انہیں چھوڑ دو پھر جب ابو بکر رضی اللہ عنہ دوسرے کام میں لگ گئے تو میں نے ان دونوں لڑکیوں کو اشارہ کیا اور وہ چلی گئیں۔ یہ عید کا دن تھا اور حبشی لوگ ڈھالوں اور برچھیوں سے کھیل رہے تھے۔ یا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے کہا یا خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تو یہ کھیل دیکھنا چاہتی ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھ کو اپنے پیچھے کھڑا کر لیا۔ میرا رخسار آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے رخسار کیساتھ مَس کر رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے تھے کہ کھیلو کھیلو اے بنی ارفدہ۔

باب: عید الفطر کے دن (نماز کیلئے) نکلنے سے پہلے کچھ کھا لینا چاہیئے۔

528: سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم عید الفطر کے روز دن نہ چڑھنے دیتے تھے یہاں تک کہ چند کھجوریں کھا لیتے (یعنی نمازِ عید سے پہلے)۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم طاق کھجوریں کھاتے تھے۔

باب: عیدقرباں کے دن کھانا کھانا (کس وقت مسنون ہے)۔

529 : سیدنا براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو خطبہ میں فرماتے ہوئے سنا کہ ہم اپنے اس (عید کے) دن سب سے پہلے جو کام کریں وہ یہ ہے کہ نماز پڑھیں اس کے بعد واپس آ کر قربانی کریں۔ پس جو کوئی ایسا کرے گا وہ ہماری سنت (کی راہ) پر پہنچ جائے گا۔

530: سیدنا براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے عیدالضحیٰ کے دن نماز کے بعد ہمارے سامنے خطبہ پڑھا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہماری طرح نماز پڑھے اور ہماری طرح قربانی کرے تو وہ یقیناً (ہمارے) طریقے پر پہنچ گیا اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو وہ (قربانی جو) نماز سے پہلے (اس نے کی فضول) ہے اور اس کی قربانی نہیں ہے پس ابو بردہ بن نیارص، براءؓ کے ماموں نے کہا کہ یارسول اللہ! میں نے اپنی بکری نماز سے پہلے قربان کی ہے اور میں نے یہ سمجھا کہ آج کا دن کھانے اور پینے کا دن ہے اور میں نے چاہا کہ میری بکری سب سے پہلی بکری ہو جو میرے گھر میں ذبح ہو پس میں نے اپنی بکری ذبح کر ڈالی اور قبل اس سے کہ نماز کیلئے آؤں کچھ ناشتہ بھی کر لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری بکری گوشت کی بکری ہے (قربانی کی نہیں ہے) تو انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہمارے پاس ایک بھیڑ کا بچہ ہے جو مجھے دو بکریوں سے زیادہ پیارا ہے تو کیا وہ مجھے کفایت کر جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں اور تمہارے بعد کسی کو کفایت نہ کرے گا۔

باب: عیدگاہ کی طرف بغیر منبر کے جانا۔

531: سیدنا ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم عیدالفطر اور عیدالضحیٰ

کے دن عیدگاہ تشریف لے جاتے تھے تو سب سے پہلی چیز جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ابتداء فرماتے تھے نماز تھی، نماز مکمل ہو جانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم لوگوں کے مقابل کھڑے ہو جاتے اور لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے رہتے پس آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم انہیں پندو نصیحت فرماتے اور احکام دیتے بعد ازاں اگر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم چاہتے کہ کوئی لشکر فراہم کریں تو اس کو فراہم کر لیتے یا دیگر کسی کام کا حکم کرنا چاہتے تو حکم فرماتے پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم واپس ہو جاتے۔ سیدنا ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ آئندہ لوگ اسی (دستور) پر رہے یہاں تک کہ میں مروان کیساتھ عید الضحیٰ یا عید الفطر میں نکلا اور وہ اس وقت مدینہ کا حاکم تھا پس جب ہم عیدگاہ پہنچے تو ایک منبر وہاں رکھا ہوا تھا جس کو کثیر بن صلت نے تیار کیا تھا اور یکا یک مروان کے یہ چاہتے ہی کہ نماز پڑھنے سے پہلے اس پر چڑھیں میں نے ان کا کپڑا پکڑ لیا انہوں نے مجھ سے چھڑا لیا اور چڑھ گئے نماز سے پہلے خطبہ دیا اور میں نے ان سے کہا کہ اللہ کی قسم تم لوگوں نے (سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو) بدل دیا اس پر انہوں نے جواب دیا کہ اے ابوسعید! (ص) وہ بات جاتی رہی جو تم جانتے ہو۔ میں نے کہا کہ جو کچھ میں جانتا ہوں اللہ کی قسم وہ اس سے بہتر ہے جو میں نہیں جانتا تب انہوں نے کہا کہ لوگ ہمارے لئے نماز کے بعد نہ بیٹھتے تھے اس لئے میں نے خطبہ کو نماز سے پہلے کر دیا

باب: نمازِ عید کیلئے پیادہ پا (جانا چاہیئے) اور (نہ ہو سکے تو) سوار ہو کر (اور عید کی نماز) بغیر اذان و اقامت کے ہے۔

532: سیدنا ابن عباس اور جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے عہد میں) عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن نمازِ (عید) کی اذان نہ کہی

جاتی تھی۔

باب: خطبہ، عید کی نماز کے بعد (دینا چاہیئے)۔

533: سیدنا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں نے عید کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم اور امیر المؤمنین ابو بکر و عمر و عثمان' کیساتھ پڑھی یہ سب لوگ خطبہ سے پہلے نماز پڑھتے تھے۔

باب: ایام تشریق میں عبادت کرنے کی فضیلت (کا بیان)۔

534: سیدنا ابن عباسؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے راوی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اور کسی بھی دن میں عبادت کرنا ان دس دنوں میں عبادت کرنے سے افضل نہیں ہے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ جہاد بھی نہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں جہاد بھی نہیں مگر وہ شخص جو جہاد میں اپنی جان اور مال پیش کرتا ہوا نکلا پھر کسی چیز کو لے کر نہ لوٹا۔

باب: منیٰ میں قیام کے دوران اور عرفات میں تکبیر کہنا۔

535: سیدنا انسؓ سے تلبیہ کی بابت پوچھا گیا کہ تم نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ کس طرح کیا کرتے تھے؟ سیدنا انسؓ نے کہا کہ تلبیہ کہنے والا تلبیہ کہہ لیتا تھا اسے ممانعت نہ کی جاتی تھی اور تکبیر کہنے والا تکبیر کہہ لیتا تھا تو اسے بھی ممانعت نہ کی جاتی تھی۔

باب: عید گاہ میں اونٹ کی یا اور کسی چیز کی قربانی کرنا۔

536: سیدنا عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم اونٹ کی یا کسی اور جانور کی قربانی عید گاہ میں کیا کرتے تھے۔

باب: جس شخص نے عید کے دن جب واپس ہونے لگا تو راستہ بدل دیا

(جس راستہ سے گیا تھا اس راستہ سے نہ لوٹا تو اس نے سنت کے موافق کیا)

537: سیدنا جابرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم، ایک راستے سے عیدگاہ اور واپسی پر راستہ بدل دیتے تھے۔

538: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حبشی لوگوں کے کھیل کے بارے میں پہلے گزر چکی ہے (دیکھئے حدیث: 286) اس روایت میں یہ زیادہ کیا ہے کہ پس سیدنا عمر بن خطابؓ نے انہیں ڈانٹا تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں رہنے دو بے خوف ہو جاؤ اے بنی ارفدہ۔

All rights reserved ©2002-2006

کتاب الوتر

باب: نمازِ وتر کے بارے میں کیا وارد ہوا ہے؟

539: سیدنا عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے نماز شب کی بابت پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ نمازِ شب کی دو دو رکعتیں ہیں پھر جب تم میں سے کسی کو صبح ہو جانے کا خوف ہو تو وہ ایک رکعت پڑھ لے، یہ ایک رکعت جس قدر نماز وہ پڑھ چکا ہے سب کو وتر بنا دے گی۔

540: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے یعنی یہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نمازِ شب ہوتی تھی اس میں سجدہ اتنا (طویل) کرتے تھے کہ کوئی تم میں سے پچاس آیتیں پڑھ لے قبل اس کے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنا سر اٹھائیں۔ اور دو رکعتیں نمازِ صبح سے قبل پڑھا کرتے تھے پھر اپنی بائیں جانب لیٹ رہتے تھے یہاں تک کہ مؤذن نماز (کی اطلاع) کیلئے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آتا۔

باب: نمازِ وتر کے اوقات۔

541: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رات کے ہر حصہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے نمازِ وتر پڑھی ہے کبھی اوّل شب میں، کبھی نصف شب اور کبھی آخر شب میں اور آخر میں نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا وتر صبح کے قریب پہنچا۔

باب: چاہیے کہ اپنی آخر نماز وتر کو بنائے۔

542: سیدنا عبداللہ ابن عمرؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا (کہ اے لوگو) تم رات کے وقت اپنی آخری نماز وتر

کو بناؤ۔

باب: سواری پر وتر پڑھنا (درست ہے)۔

543: سیدنا عبداللہ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سفر میں نماز وتر اپنی سواری پر پڑھا کرتے تھے۔

باب: رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد قنوت کا پڑھنا۔

544: سیدنا انسؓ سے سوال کیا گیا کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے صبح کی نماز میں قنوت پڑھا تھا؟ انہوں نے کہا ہاں۔ پھر پوچھا گیا کہ کیا رکوع سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے قنوت پڑھا تھا؟ انہوں نے کہا رکوع کے بعد کچھ دنوں تک۔

545: سیدنا انسؓ سے قنوت کی بابت پوچھا گیا تو انہوں نے بتایا کہ بے شک قنوت نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے عہد میں پڑھا جاتا تھا۔ پھر پوچھا گیا کہ رکوع سے پہلے یا رکوع کے بعد؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ رکوع سے پہلے۔ کہا گیا کہ فلاں شخص نے آپ (ص) سے نقل کر کے یہ خبر دی کہ آپ نے کہا کہ رکوع کے بعد (قنوت پڑھا جاتا تھا)۔ سیدنا انسؓ نے فرمایا وہ جھوٹا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے صرف ایک مہینہ رکوع کے بعد قنوت پڑھا تھا میں خیال کرتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کچھ لوگوں کو جو قاریٔ (قرآن) کہلاتے تھے اور ستر کے قریب تھے (نجد کے) مشرکوں کی طرف بھیجا نہ کہ ان لوگوں کی طرف (جنھوں نے انکو قتل کیا) اور انکے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے درمیان عہد (صلح) تھا (مگر ان لوگوں نے بدعہدی کی اور ان قاریوں کو بےوجہ قتل کر دیا) پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایک مہینے تک ان کیلئے بددعا کرتے رہے۔ اسی طرح ایک اور روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک مہینے تک قنوت پڑھا اور آپ صلی اللہ علیہ

والہ وسلم ''رعل'' اور ''ذکوان'' قبیلوں پر بددعا کرتے رہے۔

546: سیدنا انسؓ سے ہی روایت ہے کہ قنوت مغرب اور فجر کی نماز میں (پڑھا جاتا) تھا۔

----

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

کتاب الاستسقاء

باب: استسقاء کا بیان۔

547: سیدنا عبداللہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم استسقاء کیلئے (جنگل کی طرف) تشریف لے گئے اور (اس وقت) آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے چادر الٹ لی۔ اور ایک دوسری روایت میں کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دو رکعت نماز پڑھی۔

باب: نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا (کفارِ مکہ کو) بد دعا دینا کہ یا اللہ ان پر ایسی قحط سالی نازل فرما جیسی یوسف علیہ السلام (کے عہد) کی قحط سالی (تھی)۔

548: سیدنا ابو ہریرہؓ سے مروی حدیث کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم غریب مسلمانوں کیلئے دعائے نجات مانگتے اور (قبیلہ) مضر (کے کافروں) پر بد دعا کرتے ...... پہلے گزر چکی ہے (دیکھئے حدیث: 545) اور اس روایت میں کہتے ہیں کہ آخر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ (اے اللہ) قبیلہ غفار کو معاف فرما دے اور (قبیلہ) اسلم کو سلامت رکھ۔

549: سیدنا عبداللہ ابن مسعودؓ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جب (قبولِ دعوتِ اسلام سے) لوگوں کو پیچھے ہٹتے دیکھا تو (اللہ سے) دعا کی کہ اے اللہ! (ان پر) سات برس (قحط ڈال دے) جیسا کہ یوسف علیہ السلام کے (عہد میں) سات برس تک (مسلسل قحط رہا تھا) پس قحط نے انہیں آ لیا، جس نے ہر نوع کی روئیدگی کو نیست و نابود کر دیا حتیٰ کہ لوگوں نے کھالیں اور مردار اور سڑے جانور کھانا شروع کر دیئے اور بھوک کی وجہ سے (ضعف اس درجے ہو گیا کہ) جب کوئی ان میں سے آسمان کی طرف دیکھتا تو اس کو دھواں (سا) دکھائی دیتا۔ پس ابو سفیان (جو اس

وقت تک اسلام نہیں لائے تھے) آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) آپ تو اللہ کی بندگی اور صلۂ رحمی کا حکم دیتے ہیں اور بے شک یہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی قوم (کے لوگ ہیں جو مارے بھوک کے)مرے جاتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اللہ سے ان کیلئے دعا کیجئے۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا (ترجمہ) کہ ''اے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم تم اس دن کا انتظار کرو جس دن آسمان ایک صریح دھواں ظاہر کرے گا اگر ہم ان کافروں سے عذاب دُور کردیں تو یہ پھر (بھی) کفر کریں گے اس کی سزا ان کو اسی دن ملے گی جس دن ہم ایک سخت گرفت میں ان کو پکڑیں گے'' (الدخان: 1-16)۔ ابنِ مسعودؓ نے کہا کہ بطشہ (یعنی پکڑ) بدر کے دن ہوئی اور بے شک (سورۂ دخان میں) دخان (دھواں) اور بطشہ (پکڑ) اور (سورۂ فرقان میں) لزام (قید) اور آیۂ سورۂ روم سب واقع ہو چکے ہیں۔

550: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ اکثر میں شاعر کے قول کو یاد کر کے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے چہرۂ (مبارک) کی طرف دیکھتا تھا جب کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم (دعائے) استسقاء مانگتے ہوتے تھے پس آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم (منبر سے) نہ اترنے پاتے تھے کہ ہم پر نالے بہنے لگتے تھے (وہ قول شاعر کا یہ ہے): (ترجمہ)'' گوراان کا رنگ، وہ حامی یتیموں بیواؤں کے۔ لوگ پانی مانگتے ہیں ان کے منہ کے صدقے سے'' اور یہ ابو طالب کا کلام ہے۔

551: سیدنا انسؓ سے روایت ہے کہ جب لوگ قحط زدہ ہوتے تو امیر المؤمنین عمر بن خطابؓ سیدنا عباسؓ بن عبدالمطلب کے توسل سے پانی برسنے کی دعا مانگتے، کہتے کہ اے اللہ (پہلے) ہم اپنے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے کیساتھ توسل کیا کرتے تھے اور تو پانی برسا دیتا تھا اب ہم اپنے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے چچا کیساتھ توسل

کرتے ہیں پس (اب بھی) پانی برسا دے (سیدنا انس ص) کہتے ہیں کہ پانی برسنے لگتا تھا۔

باب: جامع مسجد میں بھی بارش کی دعا مانگنا۔

552: سیدنا انس ؓ کی حدیث اس شخص کے بارے میں، جو کہ مسجد میں داخل ہوا اور نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ فرما رہے تھے پس اس نے عرض کیا کہ بارش کیلئے دعاء مانگیں، پہلے گزر چکی ہے (دیکھئے حدیث: 519) اور اس روایت میں ہے کہ (انس ص) کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم ایک ہفتے ہم نے آفتاب (کی شکل کو) نہیں دیکھا پھر آئندہ جمعہ میں ایک شخص اسی دروازے سے (مسجد میں) حاضر ہوا اور (اس وقت) رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کھڑے ہوئے (جمعہ کا) خطبہ دے رہے تھے پس وہ شخص آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سامنے کھڑا ہو گیا اور اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم (لوگوں کے) مال (پانی کی کثرت سے) خراب ہو گئے اور راستے بند ہو گئے لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ بارش کو روک دے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اس کے بعد کہا کہ "اے اللہ! ہمارے آس پاس پانی برسا اور ہم پر نہ برسا، ٹیلوں اور پہاڑوں پر اور پہاڑیوں پر اور میدانوں اور درختوں کی جڑوں میں پانی برسا" سیدنا انس ؓ کہتے ہیں (نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے یہ کہتے ہی) بارش بند ہو گئی اور ہم لوگ دھوپ میں چلنے لگے۔

باب: جمعہ کے خطبہ میں جب کہ قبلہ کی طرف منہ نہ ہو استسقاء کی دعا مانگنا (درست ہے)۔

553: سیدنا انس ؓ اس روایت میں ہیں، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے

اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور کہا کہ ''اے اللہ! پانی برسا دے، اے اللہ! پانی برسا دے، اے اللہ! پانی برسا دے''

باب: نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے استسقاء میں لوگوں کی طرف اپنی پیٹھ کس طرح پھیر لی؟

554: عبداللہ بن زیدؓ کی حدیث استسقاء کے بارے میں پہلے گزر چکی ہے (دیکھئے حدیث: 547) اور اس روایت میں کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنی پیٹھ لوگوں کی طرف پھیر لی اور قبلے کی طرف منہ کر لیا اور دعا مانگنے لگے، اس کے بعد اپنی چادر الٹ لی پھر ہم لوگوں کیساتھ دو رکعت نماز پڑھی، ان میں بلند آواز سے قرأت کی۔

باب: امام کیلئے استسقاء (کی دعا میں) اپنا ہاتھ اٹھانا۔

555: سیدنا انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنے دونوں ہاتھ اس قدر بلند کسی دعا میں نہ اٹھاتے تھے جتنے دعا استسقاء میں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم (استسقاء میں ہاتھ اس قدر بلند) اٹھاتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی دونوں بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

باب: جب پانی برسے تو کیا کہنا چاہیئے؟

556: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب مینہ (برستا) دیکھتے تو فرماتے کہ **صَیِّبًا نَافِعًا** ''(اے اللہ!) فائدہ دینے والا پانی برسا''۔

باب: جب ہوا چلے (تو کیا خیال کرنا چاہیئے؟)۔

557: سیدنا انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ جب تیز ہوا چلتی تھی تو نبی صلی اللہ علیہ والہ

وسلم کے چہرے پر خوف کے آثار معلوم ہوتے تھے۔

باب: نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمانا کہ صبا (یعنی ہوا) کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے۔

558: سیدنا ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ صبا (یعنی ہوا) کے ذریعہ میری مدد کی گئی اور (قوم) عاد، دبُور (نامی ہوا سے) برباد کی گئی تھی۔

باب: زلزلوں اور (قیامت کی) علامتوں کے بارے میں کیا کہا گیا ہے؟۔

559: سیدنا ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اے اللہ! ہمارے شام میں اور ہمارے یمن میں برکت دے۔ لوگوں نے عرض کیا اور ہمارے نجد میں بھی (برکت کی دعا مانگیں) تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اے اللہ! ہمارے شام میں اور ہمارے یمن میں برکت دے۔ صحابہ نے عرض کیا اور ہمارے نجد میں (بھی برکت کی دعا مانگیں) آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا وہاں زلزلے ہوں گے اور فتنے ہوں گے اور شیاطین کا گروہ وہیں سے نکلے گا۔

باب: سوا اللہ بزرگ و برتر کے کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب ہوگی۔

560: سیدنا ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا غیب کی کنجیاں پانچ ہیں جن کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ 1: کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہوگا 2: اور کوئی نہیں جانتا کہ عورتوں کے رحموں میں کیا چیز ہے 3: اور کوئی نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کرے گا 4: اور کوئی نہیں جانتا کہ وہ کس مقام میں مرے گا 5: اور کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب ہوگی۔

سورج گرہن کے بارے میں

باب: سورج گرہن میں نماز (پڑھنے کا بیان)۔

561: سیدنا ابوبکرہؓ کہتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس تھے کہ سورج گرہن ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کھڑے ہوئے اور (جلدی میں) اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے مسجد میں گئے۔ ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ داخل ہوئے، پھر ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی۔ یہاں تک کہ آفتاب صاف ہو گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ آفتاب اور ماہتاب کسی کے مرنے کی وجہ سے گرہن میں نہیں آتے ہیں اور جب یہ کیفیت دیکھا کرو تو نماز پڑھا کرو اور دعا کیا کرو یہاں تک کہ وہ حالت جاتی رہے۔ دوسری، ایک روایت میں کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا" کہ لیکن انکے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو خوف دلاتا ہے"۔ اسی طرح کی ایک مکرر حدیث میں سیدنا مغیرہ بن شعبہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے عہد میں ایک مرتبہ سورج گرہن ہوا، جس دن کہ سیدنا ابراہیم (فرزندِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کی وفات ہوئی تو لوگوں نے کہا کہ سیدنا ابراہیم کی وفات کے سبب سے سورج گرہن ہوا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ سورج اور چاند نہ کسی کے مرنے سے گرہن میں آتے ہیں اور نہ کسی کے جینے سے لہٰذا جب تم (گرہن کو) دیکھو تو نماز پڑھو اور اللہ سے دعا کرو

باب: سورج گرہن میں صدقہ دینا (بھی مسنون ہے)۔

562: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دور میں (ایک مرتبہ) سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور (نماز میں) بہت طویل قیام کیا۔ پھر رکوع کیا تو وہ بھی بہت طویل کیا۔ پھر (رکوع کے بعد) قیام کیا تو بہت طویل قیام کیا اور پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے طویل رکوع کیا اور پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سجدہ کیا اور بہت طویل سجدہ کیا۔ پھر دوسری رکعت میں بھی اسی کے مثل کیا جو پہلی رکعت میں کیا تھا اسکے بعد نماز مکمل کی اور اس وقت تک آفتاب صاف ہو چکا تھا۔ پھر لوگوں کے سامنے خطبہ پڑھا اللہ کی حمد وثنا بیان فرمائی اور فرمایا کہ آفتاب اور ماہتاب اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، نہ کسی کے مرنے سے گرہن میں آتے ہیں اور نہ کسی کی زندگی سے۔ پس تم جب اسے دیکھو تو اللہ سے دعا کرو اور اسکی بڑائی بیان کرو اور نماز پڑھو اور صدقہ دو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اے امتِ محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم)! اللہ کی قسم اللہ سے زیادہ کوئی اس بات کی غیرت نہیں رکھتا کہ اسکا غلام یا اسکی لونڈی زنا کرے۔ اے امت محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم)! اللہ کی قسم اگر تم لوگ ان باتوں کو جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم بہت کم ہنسو اور بہت زیادہ روؤ۔

باب: گرہن کی نماز کیلئے اعلان کرنا ثابت ہے۔

563: سیدنا عبداللہ ابن عمرو (بن عاص) ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے عہد میں جب سورج گرہن ہوا تو ''الصلوٰۃ جامعہ'' کے الفاظ کیساتھ اعلان کیا گیا۔ (یعنی نماز کیلئے اکٹھے ہو جاؤ)۔

باب: گرہن میں عذاب قبر سے پناہ مانگنا (مسنون ہے)۔

564 : اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک یہودیہ ان سے (کچھ) دریافت کرنے آئی اور اس نے (بطور دعا کے اُمّ المؤمنین

عائشہ رضی اللہ عنہا سے) کہا کہ اللہ تمہیں عذاب قبر سے پناہ دے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پوچھا کہ کیا لوگوں پر ان کی قبروں میں عذب کیا جائے گا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے عذابِ قبر سے پناہ مانگتے ہوئے فرمایا کہ ہاں۔ پھر (عائشہ رضی اللہ عنہا نے) گرہن والی حدیث ذکر کی اور آخر میں کہا کہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے) لوگوں کو حکم دیا کہ عذابِ قبر سے پناہ مانگیں۔

باب: گرہن کی نماز جماعت سے پڑھنا ثابت ہے۔

565: سیدنا عبداللہ بن عباس ؓ نے گرہن کی حدیث طول کے ساتھ ذکر کی پھر کہا کہ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم (اس وقت) ہم نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنی جگہ میں کھڑے کھڑے کوئی چیز اپنے ہاتھ میں پکڑ رہے تھے پھر ہم نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پیچھے ہٹے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جنت کو دیکھا تھا اور ایک خوشہ انگور کی طرف میں نے ہاتھ بڑھایا اگر میں اسے لے آتا تو تم اسے کھایا کرتے جب تک کہ دنیا باقی رہتی اور (اس کے بعد) مجھے دوزخ دکھائی گئی تو میں نے آج کے مثل کبھی خوفناک منظر نہیں دیکھا اور میں نے عورتوں کو دوزخ میں زیادہ پایا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یہ کیوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ان کے کفر کے سبب سے۔ سوال کیا گیا کہ کیا وہ اللہ کا کفر کرتی ہیں؟ تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ شوہر کا کفر کرتی ہیں اور احسان نہیں مانتیں اگر تو ان میں سے کسی کیساتھ احسان کرے پھر (اتفاقاً) کوئی بدسلوکی تیری جانب سے دیکھ لے تو (بلا تامل) کہہ دے گی کہ میں نے تجھ سے کبھی کوئی بھلائی نہیں دیکھی۔

باب: جس نے سورج گرہن میں غلام آزاد کرنا اچھا سمجھا۔

566: سیدہ اسماء بنت ابی بکر صدیقؓ کہتی ہیں کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سورج گرہن میں غلام آزاد کرنے کا حکم دیا تھا۔

باب: گرہن میں اللہ کا ذکر کرنا بھی ثابت ہے۔

567: سیدنا ابوموسیٰؓ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) سورج گرہن ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم خوف زدہ ہو کر کھڑے ہو گئے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اس بات کا خوف تھا کہ کہیں قیامت نہ ہو جائے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مسجد میں تشریف لائے اور بہت طویل قیام کیا اور رکوع اور سجود کیا تھا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے نماز پڑھی اس قدر طویل نماز پڑھتے میں نے کبھی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو نہیں دیکھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ یہ نشانیاں ہیں جن کو اللہ عزوجل اپنے بندوں کو ڈرانے کیلئے بھیجتا ہے، نہ کسی کی موت کے سبب ایسا ہوتا ہے اور نہ کسی کی زندگی کے سبب بلکہ اس کے ذریعہ اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے لہٰذا جب تم اسے دیکھو تو اللہ کے ذکر کی طرف اور اس سے دعا مانگنے اور اس سے استغفار کرنے کی طرف جھک جاؤ۔

باب: گرہن کی نماز میں بلند آواز سے قرأت کرنا۔

568: اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے نمازِ کسوف میں اپنی قرأت بلند آواز سے کی، پھر جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنی قرأت سے فارغ ہوئے تو تکبیر کہی پھر رکوع کیا اور جب رکوع سے سر اٹھایا تو کہا سمع اللہ لمن حمدہٗ ربنا ولک الحمد اور دوبارہ قرأت کرنے لگے (مگر یہ بات صرف نمازِ کسوف یعنی گرہن کی نماز میں (آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کی۔ غرض اس

نماز میں)دو رکعتوں کے اندر چار رکوع اور چار سجدے کئے ۔

----

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

سجدۂ تلاوت

باب: سجودِ قرآن اور اس کے طریقے کے بارے میں کیا وارد ہوا ہے؟۔

569: سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مکہ میں سورۂ نجم پڑھی اور اس میں سجدہ کیا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ سب لوگوں نے سجدہ کیا سوا ایک بوڑھے کے، اس نے ایک مٹھی کنکریاں یا مٹی لے لی اور اسے اپنی پیشانی تک اٹھایا اور کہا مجھے یہی کافی ہے تو میں نے اس کو آخر میں دیکھا کہ بحالتِ کفر قتل کر دیا گیا (اسلام نصیب نہ ہوا)۔

باب: (سورۂ) ''صٓ'' میں سجدہ کرنا ثابت ہے۔

570: سیدنا عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ سورۂ ''صٓ'' کا سجدہ ضروری سجدوں میں نہیں ہے اور بے شک میں نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اس میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

باب: مسلمانوں کا مشرکوں کیساتھ سجدہ کرنا ثابت ہے اور مشرک نجس بے وضو ہوتا ہے۔

571: سیدنا عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے (سورۂ) نجم کا سجدہ کیا۔ قریب ہی ابن مسعود کی روایت گزر چکی ہے (دیکھئے حدیث :569) اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ (اس وقت) مسلمانوں اور مشرکوں نے اور جن وانس (سب) نے سجدہ کیا۔

باب: جس نے آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ نہ کیا تو یہ بھی جائز ہے۔

572: سیدنا زید بن ثابتؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سامنے ''سورۂ نجم'' پڑھی تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس میں سجدہ نہیں کیا۔

باب: سورۃ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ میں سجدہ کرنا بھی ثابت ہے۔

573: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے سورۃ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ پڑھی اور اس میں سجدہ کیا تو ان سے اس بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ اگر میں نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو سجدہ کرتے نہ دیکھا ہوتا تو میں سجدہ نہ کرتا۔

باب: جو شخص ہجوم کی وجہ سے سجدۂ تلاوت کی جگہ نہ پائے۔

574: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہمارے سامنے وہ سورت پڑھتے تھے جس میں سجدہ ہوتا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سجدہ کرتے تھے اور ہم (بھی اسی وقت معًا) سجدہ کرتے تھے، یہاں تک کہ کوئی شخص ہم میں سے ہجوم کی وجہ سے اپنی پیشانی رکھنے کی جگہ نہ پاتا تھا۔

All rights reserved ©2002-2006

کتاب تقصیر الصلوٰۃ

باب: نمازِ قصر کے بارے میں کیا وارد ہوا ہے اور کتنے دنوں تک قیام کرے تو قصر کر سکتا ہے؟

575: سیدنا عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے (ایک مرتبہ) اُنیس دن قیام فرمایا اور برابر قصر کرتے رہے۔

576: سیدنا انسؓ کہتے ہیں ہم نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ مدینہ سے مکہ تک گئے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم برابر دو دو رکعت نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ ہم لوگ مدینہ واپس آ گئے (راوی ابواسحاق نے کہا) میں نے (انسؓ سے) کہا کہ آپ نے مکہ میں کچھ قیام کیا تھا؟ انہوں نے کہا کہ ہاں ہم دس دن وہاں ٹھہرے تھے

باب: منیٰ میں نماز کو قصر کریں یا پوری پڑھیں؟۔

577: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں میں نے منیٰ میں نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور امیر المؤمنین ابوبکر و عمرؓ کے ہمراہ دو رکعت نماز پڑھی اور امیر المؤمنین عثمانؓ کے ہمراہ بھی اُن کے ابتدائی دورِ خلافت میں (دو ہی رکعت پڑھی) اس کے بعد انہوں نے پوری نماز شروع کر دی۔

578: سیدنا حارثہ بن وہبؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے نہایت امن کی حالت میں مقامِ منیٰ میں ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی۔

579: سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ جب اُن سے کہا گیا کہ امیر المؤمنین عثمان بن عفانؓ نے منیٰ میں ہم لوگوں کو چار رکعت نماز پڑھائی تو انہوں نے کہا کہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡن پھر انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ میں نے منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور امیر المؤمنین سیدنا ابوبکر

صدیقؓ کے ہمراہ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور امیر المؤمنین عمر بن خطابؓ کیساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں، اے کاش بجائے ان چار رکعتوں کے میرے حصے میں وہی دو مقبول رکعتیں آتیں (جو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور امیر المؤمنین ابو بکر و عمرؓ پڑھا کرتے تھے۔

باب: کس قدر سفر میں نماز کو قصر کر دیا جائے؟

580: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے اس کیلئے جائز نہیں کہ ایک دن رات کی مسافت کا سفر (اس حال میں) کرے کہ اس کے ہمراہ کوئی محرم نہ ہو۔

باب: مغرب کی نماز سفر میں (بھی) تین رکعت پڑھے۔

581: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو سفر میں عجلت ہوتی تھی تو مغرب کی نماز (میں تاخیر کر دیتے پھر) جب (اس کو) پڑھتے تو تین رکعت پڑھتے اور پھر تھوڑی ہی دیر ٹھہر کر عشاء کی نماز پڑھ لیتے اور اس کی دو رکعتیں پڑھتے پھر سلام پھیر دیتے اور عشاء کے بعد نفل نماز نہ پڑھتے تھے یہاں تک کہ نصف شب کو اٹھتے اور تہجد کی نماز پڑھتے۔

باب: سواری پر نفلی نماز (جیسے تہجد وغیرہ) ادا کرنا، چاہے سواری کا منہ کسی بھی سمت ہو۔

582: سیدنا جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نفل نماز سوار ہونے کی حالت میں ہی پڑھ لیتے تھے حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قبلہ کی بجائے کسی اور سمت جاتے ہوتے۔

باب: نفل نماز کا گدھے پر سواری کی حالت میں پڑھنا۔

583: سیدنا انسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے گدھے پر سوار ہو کر نماز پڑھی اور ان کا منہ قبلہ کے بائیں طرف تھا، (جب وہ نماز پڑھ چکے) تو پوچھا گیا کہ آپ نے خلاف قبلہ نماز پڑھی ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں (کبھی) ایسا نہ کرتا۔

باب: سفر میں فرض نماز سے پہلے یا اس کے بعد سنتیں نہ پڑھنا۔

584: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ (سفر میں بہت) رہا ہوں مگر میں نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو سفر میں سنتیں پڑھتے کبھی نہیں دیکھا اور اللہ تعالیٰ سورۃ الممتحنہ فرماتا ہے کہ (ترجمہ) ''بے شک تم لوگوں کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے افعال میں ایک بہترین نمونہ ہے''۔

باب: جس شخص نے سفر میں فرض نماز سے پہلے یا بعد کی سنتیں نہ پڑھیں بلکہ کوئی اور نفل نماز (یعنی تہجد یا اشراق) پڑھی تو اس نے خلافِ سنت نہیں کیا۔

585: سیدنا عامر بن ربیعہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم رات کو سفر میں اپنی سواری پر نفل نماز پڑھتے تھے، بھلے اس سواری کا منہ جس طرف بھی ہو۔ (یعنی خلاف کعبہ ہو تب بھی)۔

باب: سفر میں مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ پڑھنا درست ہے۔

586: سیدنا عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب سفر میں چلتے ہوتے تو ظہر اور عصر جمع کر لیتے اور مغرب اور عشاء کو بھی جمع کر کے ادا فرماتے تھے۔

فائدہ: آجکل پانی میں چلنے والے جہاز خصوصاً ''بحری فوج'' کے جہاز کئی کئی دن

تک سمندر میں رہتے ہیں اور جہاز کے عملے کے ارکان پوری نماز بھی پڑھتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ سنتیں وغیرہ بھی پوری کی پوری ادا کرتے ہیں۔ بعض حالتوں میں عملے کی ڈیوٹی کی نوعیت اس طرح ہوتی ہے کہ مسلسل چار چار گھنٹے اور چھ چھ گھنٹے ڈیوٹی پر حاضر رہنا پڑتا ہے۔ اور مزید کہ سمندر کی لہریں جہاز کو مسلسل اوپر سے نیچے پٹختی رہتی ہیں جس سے اکثر لوگوں کو (''Sea Sikness'' سمندر کی ایک بیماری جس کی وجہ سے)سر چکرانا اور اُلٹی، قے وغیرہ بہت ہوتی ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ لوگ پریشان حال ہوتے ہیں، بہت سے تو بیچارے لیٹ جاتے ہیں اور ڈیوٹی بھی نہیں کر سکتے، کھانا نہیں کھا سکتے، وغیرہ وغیرہ۔ تو ایسی صورت میں مندرجہ بالا احادیث سے یہ بات روزِ روشن کی واضح ہے کہ بحریہ کے عملے کو ''قصر نماز ادا کرنا'' ہو گی نہ کہ پوری نماز بمعہ سنتوں اور نوافل کے۔ اور پھر ان حالات میں دو نمازوں کو اکٹھا پڑھنا ہوگا، کیونکہ اگر کسی کی چھ گھنٹے ڈیوٹی ہو اور وہ اپنی ڈیوٹی چھوڑ بھی نہ سکتا ہو، تو لازماً جس کسی کی ڈیوٹی کا ٹائم دوپہر دو بجے سے رات آٹھ بجے تک ہوگا وہ نمازِ عصر اور نمازِ مغرب ادا نہیں کر سکے گا۔ لہٰذا نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سنت پر عمل کرتے ہوئے اس کو پہلے دو نمازیں یعنی ظہر کی دو رکعت نمازِ قصر کیساتھ ہی عصر کی دو رکعت نمازِ قصر ادا کرنا ہوگی اور اسی طرح جب وہ رات آٹھ بجے ڈیوٹی سے واپس آئے تو پہلے مغرب کی تین رکعت نماز ادا کرے اور پھر عشاء کی دو رکعت نمازِ قصر ادا کرے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسانوں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اتباع واطاعت ہی فرض ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا طریقہ وعمل سفر میں دو ہی رکعت نماز ادا کرنا ہے، پوری نماز پڑھنا نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سنت یا طریقہ وعمل نہیں ہے۔ البتہ رات کے وقت اگر وہ چاہے تو نفل یعنی تہجد ادا کر سکتا ہے اور فجر کی اذان سے پہلے پہلے وتر ادا کر لے۔ باقی فجر کی نماز کی سنتیں اس کو

لازماً ادا کرنا ہوں گی اور پھر دو رکعت نمازِ فجر ادا کرنا ہو گی۔ اور باقی لوگ بھی، باجماعت یا بغیر جماعت کے، اسی طرح اپنی اپنی نماز "قصر کیساتھ" ادا کریں۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ایک رخصت ہے کہ جس کو بلا چوں چراں قبول کیا جائے اور اس کا شکریہ ادا کیا جائے کہ اس نے ہماری کمزوریوں کو جانتے ہوئے ہمارے اوپر سفر کی تمام حالتوں میں ہمیں نمازِ قصر کی رخصت دے دی۔ یہ اس رحمٰن و رحیم کی خاص مہربانی ہے۔ اور اگر ہم پھر بھی اس رخصت یعنی نمازِ قصر کو نہیں اپناتے تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی رخصت کا عملاً انکار ہے کہ جس کے ہم متحمل نہیں ہو سکتے۔ اگر سفر کی صورت یا مندرجہ بالا صورتیں، فوج، فضائیہ، رینجرز اور مجاہدین کیساتھ پیش آئیں تو وہ بھی اسی طرح بھی نماز قائم کر سکتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

باب: اگر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی طاقت نہ ہو تو پہلو پر لیٹ کر نماز پڑھے۔

587: سیدنا عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ مجھے بواسیر تھی تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے نماز کی بابت پوچھا کہ بیٹھ کر پڑھوں تو جائز ہے یا نہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کھڑے ہو کر پڑھو اور اگر طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر پھر اگر بیٹھنے کی بھی طاقت نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر نماز پڑھو۔

باب: جب مریض بیٹھ کر نماز شروع کر دے پھر درمیانِ نماز اچھا ہو جائے یا مرض میں تخفیف معلوم ہو تو باقی نماز کھڑے ہو کر مکمل کرے۔

588: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو شب کی نماز کبھی بیٹھ کر پڑھتے نہیں دیکھا یہاں تک کہ جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی عمر مبارک زیادہ ہو گئی تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بیٹھ کر

قرأت کرتے پھر جب رکوع کرنا چاہتے تو کھڑے ہو جاتے اور تقریباً تیس یا چالیس آیتیں پڑھ کر رکوع کرتے۔

589: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک روایت میں کہتی ہیں کہ دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کرتے تھے پھر جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نماز مکمل کر لیتے تو دیکھتے اگر میں جاگتی ہوتی تو میرے ساتھ باتیں کرتے اور اگر میں سوئی ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم لیٹ رہتے۔

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

کتاب التہجد

باب: رات کے وقت نماز یعنی تہجد کا بیان۔

590: سیدنا عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب رات کو تہجد پڑھنے اٹھتے تو کہتے (ترجمہ) ”اے اللہ! ہر طرح کی تعریف تیرے لئے ہے، تو مدبر ہے آسمان و زمین کا اور اُن چیزوں کا جو اُن کے درمیان ہیں اور تیری ہی تعریف ہے، تو نور ہے آسمان اور زمین کا اور اُن چیزوں کا جو اُن کے درمیان ہیں اور تیری ہی تعریف ہے، تو بادشاہ ہے آسمان اور زمین کا اور اُن چیزوں کا جو اُن کے درمیان ہیں اور تیری ہی تعریف ہے، تو سچا ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے اور تیرا ملنا برحق ہے اور تیری بات سچی ہے اور جنت دوزخ برحق ہے اور کُل پیغمبر برحق ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم سچے ہیں اور قیامت برحق ہے۔ اے اللہ! میں تیرا فرمانبردار رہوں اور تجھ پر ایمان لایا ہوں اور تجھ پر بھروسہ کیا ہے اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے مخالفین کیساتھ جھگڑتا ہوں اور تجھ ہی کو حاکم بناتا ہوں تو میرے اگلے پچھلے، ظاہر پوشیدہ گناہوں کو معاف فرما دے، تو ہی آگے اور پیچھے کرنے والا ہے، کوئی معبود نہیں مگر تو ہی“۔

باب: نمازِ شب یعنی تہجد کی فضیلت کا بیان۔

591: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے عہد میں جو شخص کوئی خواب دیکھتا تھا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے بیان کرتا تھا تو مجھے بھی آرزو ہوئی کہ میں بھی کوئی خواب دیکھوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے بیان کروں اور میں نوجوان تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے عہد میں مسجد میں سویا کرتا تھا چنانچہ میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ دو فرشتوں نے مجھے پکڑا

ہے اور مجھے دوزخ کی طرف لے گئے تو یکا یک (میں کیا دیکھتا ہوں کہ) وہ ایسی پیچ دار بنی ہوئی ہے جیسے کنواں اور اس کے دو کھمبے ہیں۔ اس میں کچھ لوگ ہیں جن کو میں نے پہچان لیا پس میں کہنے لگا کہ دوزخ سے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ سیدنا عبداللہ ؓ کہتے ہیں کہ پھر ہمیں ایک اور فرشتہ ملا اور اس نے مجھ سے کہا کہ تم ڈرو نہیں۔ اس خواب کو میں نے اُمّ المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا (جو کہ سیدنا عبداللہ بن عمر ؓ کی ہمشیرہ تھیں) سے بیان کیا اور حفصہ رضی اللہ عنہا نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے بیان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ عبداللہ کیا اچھا آدمی ہے کاش تہجد پڑھتا ہوتا تو اس کے بعد عبداللہ بن عمر رات کو بہت کم سوتے تھے۔

باب: مریض کیلئے قیام اللیل (تہجد) کے چھوڑنے کا بیان۔

592: سیدنا جندب بن عبداللہ ؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم بیمار ہوئے تو ایک رات یا دو رات آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم (تہجد کیلئے) نہیں اٹھے۔

صلی اللہ علیہ والہ وسلم

باب: نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا نمازِ شب اور نوافل کی ترغیب دینا ثابت ہے بغیر اسکے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اسکو واجب کریں

593: امیر المؤمنین علی بن ابی طالب ؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایک شب ان کے اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا، بنت نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس گئے اور فرمایا کہ تم دونوں نماز کیوں نہیں پڑھتے؟ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ ہماری جانیں تو اللہ کے اختیار میں ہیں پس جب وہ ہمیں اٹھانا چاہے گا ہم اٹھیں گے، جب میں نے یہ کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم واپس ہو گئے اور مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ میں نے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنی ران پر ہاتھ مارتے تھے اور یہ

فرماتے تھے (ترجمہ) ''اور انسان ہر چیز سے زیادہ جھگڑالو ہے''۔

594: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کوئی کام، حالانکہ وہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو محبوب ہوتا تھا اس خوف سے ترک کر دیتے تھے کہ لوگ اس پر عمل کریں گے اور وہ ان پر فرض کر دیا جائے گا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے نمازِ چاشت کبھی نہیں پڑھی اور میں اسے پڑھتی ہوں۔

باب: نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا رات کو اس قدر نماز پڑھنا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاؤں سوج جاتے۔

595: سیدنا مغیرہ بن شعبہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس قدر قیام فرماتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دونوں پیر یا (یہ کہا کہ) آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی دونوں پنڈلیاں ورم کر جاتی تھیں تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے کہا جاتا تھا (کہ اس قدر عبادتِ شاقہ نہ کیجئے) تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جواب میں فرماتے تھے کہ کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟

باب: جو شخص اخیر رات کو سوتا رہا۔

596: سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو تمام نمازوں سے زیادہ پسند داؤد علیہ السلام کی نماز جیسی نماز ہے اور تمام روزوں میں زیادہ پسند اللہ تعالیٰ کو داؤد علیہ السلام کے روزے جیسا روزہ ہے اور وہ نصف شب سوتے تھے اور تہائی رات میں نماز پڑھتے تھے اور پھر رات کے چھٹے حصے میں سو رہتے تھے اور ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن نہ رکھتے تھے۔

597: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جو عمل ہمیشہ کیا جا سکے (وہ عمل) رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو پسند تھا۔ کہا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم (رات کو) کس وقت اٹھتے تھے؟ انہوں نے کہا اس وقت اٹھتے تھے جب مرغ کی آواز سن لیتے تھے۔

598: ایک روایت میں ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مرغ کی آواز سن لیتے تھے اس وقت نمازِ تہجد پڑھتے تھے۔

599: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک دوسری روایت میں کہتی ہیں کہ میں نے اخیر شب میں نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اپنے پاس سوتے ہوئے ہی پایا۔

باب: نمازِ شب میں لمبا قیام کرنا مسنون ہے۔

600: سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں نے ایک شب نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ نمازِ تہجد پڑھی تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم برابر کھڑے رہے یہاں تک کہ میں نے ایک بُرا اِرادہ کیا۔ پوچھا گیا کہ آپ (ص) نے کیا ارادہ کیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہ ارادہ کیا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو (کھڑا) چھوڑ کر بیٹھ جاؤں۔

باب: نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی رات کیسے تھی اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کتنی نماز پڑھتے تھے؟

601 سیدنا عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نماز تیرہ رکعت ہوتی تھی یعنی رات کو۔

602: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم رات کو تیرہ رکعت پڑھتے تھے انہیں میں وتر اور (سنتِ) فجر کی دو رکعتیں بھی ہوتی

تھیں۔

باب: نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا رات کے وقت نماز پڑھنا اور سونا اور (اس بات کا بیان کہ) قیامِ شب میں سے کس قدر منسوخ ہو گیا؟

603: سیدنا انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کسی مہینے میں افطار کرتے تھے یہاں تک کہ ہم لوگ خیال کرتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اب اس مہینے میں روزہ نہیں رکھیں گے مگر جس مہینے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم روزہ رکھنے لگتے تھے تو پے در پے رکھتے تھے یہاں تک کہ ہم لوگ خیال کرتے تھے کہ اب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس مہینے میں بالکل افطار نہ کریں گے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی (نماز پڑھنے اور سونے کی) یہ حالت تھی کہ اگر تم چاہتے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو رات کے وقت نماز پڑھتے دیکھ لیں تو دیکھ لیتے اور اگر تم چاہتے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو سوتا ہوا دیکھ لیں تو دیکھ لیتے۔

باب: شیطان کا گردن کے پیچھے گدی پر گرہ دے دینا جب کہ کوئی شخص رات کو نماز نہ پڑھے۔

604: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک کی گردن کے پیچھے گدی پر شیطان تین گرہ دیدیتا ہے جب وہ سونے لگتا ہے۔ ہر گرہ میں یہ پڑھ کر پھونک دیتا ہے (ترجمہ) ''ابھی بہت رات باقی ہے سو تا رہ'' پھر اگر وہ بیدار رہا اور اس نے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اور اگر اس نے وضو کر لیا تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے پھر اگر اس نے نماز پڑھ لی تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے اور صبح کو دلشاد اٹھتا ہے ورنہ صبح کو سست مزاج اٹھتا ہے۔

باب: جب کوئی شخص سوتا رہے اور نماز نہ پڑھے شیطان اس کے کان میں پیشاب کر دیتا ہے۔

605: سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا ذکر کیا گیا اور کہا گیا کہ وہ برابر صبح تک سوتا رہتا ہے نمازِ (تہجد) کیلئے نہیں اٹھتا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان اس کے کان میں پیشاب کر دیتا ہے۔

باب: پچھلی رات میں نماز کے اندر دعا کرنا (اللہ کو بہت پسند ہے)۔

606: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا پروردگار بزرگ و برتر ہر رات کو آسمانِ دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے جب کہ پچھلی تہائی رات باقی رہ جاتی ہے، تو فرماتا ہے کہ کوئی ہے جو مجھ سے دعا کرے پس میں اس کی دعا قبول کرلوں؟ کوئی ہے جو مجھ سے کچھ مانگے تو میں اسے عطا کر دوں؟ کوئی ہے جو استغفار کرے تو میں اسے معاف کر دوں؟۔

باب: جو شخص شروع رات میں سویا اور اخیر رات میں جاگا

607: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ رات کو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نماز کس طرح ہوتی تھی؟ تو انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم شروع رات میں سوتے تھے اور اخیر رات میں اٹھ کر نماز پڑھتے تھے۔ نماز کے بعد پھر اپنے بستر کی طرف لوٹ آتے تھے پھر جب مؤذن اذان دیتا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اٹھتے پس اگر آپ کو ضرورت ہوتی تو غسل کرتے ورنہ وضو کر کے باہر تشریف لے جاتے۔

میں رات کی نماز پڑھنا ثابت ہے (رمضان میں اس نماز کو تراویح اور غیر رمضان

میں تہجد کہتے ہیں)۔

608: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی رمضان کی نماز کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نماز نہ پڑھتے تھے۔ (پہلے) چار رکعت پڑھتے تھے پس تم ان کی خوبی اور ان کے طول کی کیفیت نہ پوچھو، اس کے بعد پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم چار رکعت نماز پڑھتے تھے پس تم ان کی خوبی اور ان کے طول کی کیفیت نہ پوچھو، اس کے بعد تین رکعت وتر پڑھتے تھے۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میری آنکھیں سو جاتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا۔

باب: عبادت میں اپنی جان پر سختی نہیں کرنی چاہیئے

609: سیدنا انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ مسجد میں) نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم داخل ہوئے تو (کیا دیکھتے ہیں کہ) ایک رسی دونوں ستونوں کے درمیان لٹک رہی ہے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ یہ رسی کیسی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ یہ رسی اُمّ المؤمنین زینب رضی اللہ عنہا کی لٹکائی ہوئی ہے جب وہ نماز میں کھڑے کھڑے تھک جاتی ہیں تو اس رسی کو تھام لیتی ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا نہیں ایسا ہرگز نہ کرنا چاہیئے اس کو کھول دو، تم میں سے ہر ایک اپنی طبیعت کے خوش رہنے تک نماز پڑھے پھر جب تھک جائے تو چاہیئے کہ بیٹھ جائے۔

باب: جوشخص رات کو اٹھتا اور نمازِ تہجد پڑھتا ہو تو اُس کیلئے اس کا ترک کر دینا مکروہ ہے۔

610: سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک مرتبہ مجھ سے فرمایا کہ اے عبداللہ! تم فلاں شخص کی طرح نہ ہو جانا کہ وہ رات کو اٹھ کر نماز پڑھا کرتا تھا پھر اُس نے رات کا اٹھنا اور نماز پڑھنا ترک کر دیا تھا۔

باب: اس شخص کی فضیلت جو رات کو اٹھے اور نماز پڑھے

611: سیدنا عبادہ بن صامت ؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص رات کو اٹھے اور کہے (ترجمہ) ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ایک ہے، کوئی اس کا شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کی تعریف ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے، اللہ ہی کیلئے ہر طرح کی تعریف ہے اور اللہ تعالیٰ پاک ہے اور اللہ بہت بڑا ہے اور طاقت و قوت کسی میں نہیں مگر اللہ کی مدد سے'' اس کے بعد کہے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِی ''اے اللہ! میرے گناہ معاف کر دے'' یا کوئی دعا کرے تو اس کی دعا قبول کر لی جائے گی، پھر اگر وضو کرے اور نماز پڑھے تو اس کی نماز مقبول ہو گی۔

612: سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ وہ اپنے وعظ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ذکر کرنے لگے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا کہ تمہارا بھائی (عبداللہ بن رواحہ ؓ) لغویات نہیں کہتا (دیکھو وہ ان اشعار میں کیسے سچے مضامین بیان کر رہا ہے): (ترجمہ) ''ہم میں اللہ کے رسول ہیں جو اسی کی کتاب پڑھ کر ہمیں سناتے ہیں جب صبح کی پو پھٹتی ہے۔ ہم تو اندھے تھے، اسی نے رستہ بتلا

دیا۔ بات ہے اس کی یقینی جو کہ دل میں اتر جاتی ہے۔ رات کو رکھتا ہے پہلو اپنے بستر سے الگ اور کافروں کے خواب گاہ کو نیند بھاری کرتی ہے“۔

613: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے عہد میں مَیں نے یہ (خواب) دیکھا کہ گویا میرے ہاتھ میں ایک استبرق (ریشمی کپڑے) کا ایک ٹکڑا ہے تو گویا میں جنت کے جس مقام میں جانا چاہتا ہوں وہ مجھے وہاں لے کر اڑ جاتا ہے اور میں نے یہ دیکھا گویا کہ دو شخص میرے پاس آئے۔ بقیہ حدیث پیچھے گزر چکی ہے۔ (دیکھئے حدیث: 591)

باب: نفلی نمازیں دو دو رکعتیں کر کے پڑھنی چاہئیں۔ (اور استخارہ کی دعا)۔

614: سیدنا جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہمیں تمام کاموں میں استخارہ کی تعلیم فرمایا کرتے تھے (اور اس اہتمام کیساتھ کہ) جس طرح ہمیں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قرآن کی کسی سورت کی تعلیم فرماتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام کا قصد کرے تو اسے چاہئیے کہ نمازِ فرض کے علاوہ دو رکعت نماز پڑھے اور نماز کے بعد کہے (ترجمہ) ”اے اللہ! میں تیرے علم سے طلبِ خیر کرتا ہوں اور تیری قدرت سے طاقت مانگتا ہوں اور تجھ سے تیرا فضل عظیم چاہتا ہوں، بیشک تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا، تو چھپی باتوں کو جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہو کہ یہ کام میرے دین اور دنیا میں اور میرے کام کے آغاز اور انجام میں بہتر ہے تو اس کو میرے لئے مقرر کر دے اور اس کو میرے لئے آسان کر دے اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لئے مُضر ہے، میرے لئے دین

میں یا دنیا میں اور میرے کام کے آغاز میں اور انجام میں تو اس کو مجھ سے علیحدہ کر دے اور مجھ کو اس سے علیحدہ کر دے اور جہاں کہیں بھلائی ہو وہ میرے لئے مقدر کر دے اور اس سے مجھ کو خوش کر دے" آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اور اپنی حاجت کو (اللہ سے) عرض کر دے۔

باب: سنتِ فجر کی دونوں رکعتوں کا بالالتزام پڑھنا نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے ثابت ہے اور بعض لوگوں نے انہیں نفل کہا ہے۔

615: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کسی چیز کی اتنی محافظت نہیں فرماتے تھے جتنا کہ فجر کی دو رکعتوں (سنتوں) کی (محافظت فرماتے تھے)۔

باب: سنتِ فجر کی دونوں رکعتوں میں کیا پڑھے؟۔

616: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان دونوں رکعتوں کو جو نمازِ فجر سے پہلے پڑھی جاتی ہیں بہت ہلکی پڑھتے تھے یہاں تک کہ میں (اپنے دل میں) کہتی تھی کہ (شاید) آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اُمّ القرآن (یعنی سورۂ فاتحہ) بھی پڑھی ہے یا نہیں۔

باب: حضر میں چاشت پڑھنا ثابت ہے۔

617: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں مجھے میرے جانی دوست نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے تین باتوں کی وصیت فرمائی ہے میں انہیں نہیں چھوڑوں گا یہاں تک کہ مر جاؤں وہ تین باتیں یہ ہیں 1: ہر مہینے میں تین روزے رکھنا 2: اور نماز چاشت کا پڑھنا 3: اور وتر پڑھ کر سونا۔

باب: ظہر سے پہلے دو رکعتیں مسنون ہیں۔

618: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعتیں کبھی نہ چھوڑتے تھے اور صبح سے پہلے دو رکعتیں۔ (مکمل بخاری میں اس باب کی پہلی حدیث میں ظہر سے پہلے دو رکعتوں کا ہی ذکر ہے)

باب : مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعت نفل نماز پڑھنا۔

619: سیدنا عبداللہ مزنیؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ مغرب کی نماز سے پہلے نفل پڑھو (یہی تین مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا) اور تیسری بار یہ فرمایا کہ جو شخص چاہے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس بات کو اچھا نہ سمجھا کہ لوگ اس کو سنت سمجھ لیں (لہٰذا اختیار دے دیا کہ جس کا دل چاہے پڑھے اور جس کا دل نہ چاہے نہ پڑھے)۔

کتاب مکہ اور مدینہ کی مسجدوں کا بیان

باب: مکہ اور مدینہ کی مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت کا بیان۔

620: سیدنا ابو ہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ سفر نہ کیا جائے مگر تین مسجدوں کی طرف 1: مسجدِ حرام (یعنی خانہ کعبہ) 2: اور مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ والہ وسلم 3: اور مسجدِ اقصیٰ (یعنی بیت المقدس)۔

621: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میری مسجد میں ایک نماز پڑھنا باقی مسجدوں میں نماز پڑھنے سے ایک ہزار درجے افضل ہے سوائے مسجدِ حرام کے (کہ اس میں پڑھنے کا ثواب زیادہ ہے)۔

باب: مسجدِ قباء (کی فضیلت کا بیان)۔

622: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ نمازِ چاشت نہ پڑھتے تھے مگر جس دن کہ مکہ جاتے کیونکہ وہ مکہ میں چاشت ہی کے وقت جاتے تھے پس وہ کعبہ کا طواف کر کے مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھتے تھے اور جس دن کہ مسجدِ قبا میں جاتے (اس دن بھی نمازِ چاشت پڑھتے) اور وہ ہر ہفتہ میں مسجدِ قباء جاتے پس جب وہ مسجد میں داخل ہوتے تو اس بات کو برا جانتے تھے کہ بغیر نماز پڑھے اس سے باہر نکل آئیں۔ سیدنا ابن عمرؓ بیان فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مسجدِ قبا کی زیارت کو سوار اور پیدل جایا کرتے تھے۔ (نافع کہتے ہیں کہ سیدنا ابن عمرص) کہا کرتے تھے کہ میں ویسا ہی کرتا ہوں جیسا کہ میں نے اپنے دوستوں کو کرتے ہوئے دیکھا ہے اور میں کسی شخص کو منع نہیں کرتا رات میں یا دن میں جس وقت چاہے نماز پڑھے سوا اس کے کہ طلوع آفتاب (کے وقت نماز پڑھنے) کا قصد نہ کرے اور نہ غروب

آفتاب (کے وقت نماز پڑھنے) کا۔

623: سیدنا ابو ہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا میرے گھر اور منبر کے درمیان ایک باغ ہے جنت کے باغوں میں سے۔

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

کتاب، نماز میں اعمال کا بیان

باب : نماز میں کلام کا ممنوع ہونا ثابت ہے۔

624: سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو سلام کیا کرتے تھے حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نماز میں ہوتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہمیں جواب بھی دیدیا کرتے تھے۔ پھر جب ہم نجاشی (بادشاہِ حبش) کے پاس سے لوٹ کر آئے تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو نماز میں سلام کیا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہمیں جواب نہ دیا اور نماز مکمل کرنے کے بعد فرمایا کہ نماز میں اللہ کیساتھ مشغولی ہوتی ہے اس لئے نماز میں اور کسی طرف مشغول نہ ہونا چاہیئے۔

625: سیدنا زید بن ارقمؓ فرماتے ہیں کہ ہم نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے عہد میں پہلے کلام کیا کرتے تھے۔ ہم میں سے کوئی شخص اپنی ضرورت اپنے پاس والے سے کہہ دیا کرتا تھا یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ) ''اپنی نمازوں کی حفاظت کرو اور خاص کر درمیانی نماز کی اور اللہ کے سامنے ادب سے کھڑے رہو''۔ (سورۃ بقرہ: 238) پس ہمیں نماز میں سکوت کا حکم دیدیا گیا۔

باب : نماز میں کنکریوں کو چھونا کیسا ہے؟۔

626: سیدنا معیقبؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک شخص کی نسبت جو سجدہ کرتے وقت مٹی برابر کیا کرتا تھا یہ فرمایا کہ اگر تو ایسا کرے تو ایک مرتبہ سے زیادہ نہ کر۔

باب : جب کوئی نماز پڑھ رہا ہو اور اسی حالت میں اس کا جانور بھاگ جائے۔

627: سیدنا ابو برزہ اسلمیؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے جنگ کی حالت میں نماز پڑھی اور اُن کی سواری کی لگام ان کے ہاتھ میں تھی۔ سواری شوخی سے آگے بڑھتی جارہی تھی اور وہ اُس کے پیچھے پیچھے چلے جارہے تھے۔ تو ان سے اس کا معاملہ پوچھا گیا تو وہ فرمانے لگے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ چھ جہاد کئے ہیں یا سات یا آٹھ اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی آسان روی دیکھی ہے اور بے شک مجھے یہ بات کہ میں اپنی سواری کے ہمراہ رہوں، اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ میں اسے چھوڑ دیتا اور وہ اپنے اصطبل میں چلی جاتی (جو یہاں سے بہت دور ہے) پھر مجھے تکلیف ہوتی۔

628: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سورج گرہن کے متعلق پوری حدیث (نمبر 562) ذکر کی اور اس روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اس قول کے بعد کہ ''یقیناً میں نے جہنم کو دیکھا کہ اس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو توڑے ڈالتا ہے'' کہا کہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا) اور میں نے جہنم میں عمرو بن لحی کو دیکھا اور یہ عمرو بن لحی وہ شخص ہے جس نے بتوں کے نام پر جانوروں کے آزاد کرنے کی رسم ایجاد کی ہے۔

باب: نماز میں سلام کا جواب نہیں دینا چاہیئے۔

629: سیدنا جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے کسی کام کیلئے بھیجا چنانچہ میں گیا اور اس کام کو مکمل کر کے واپس ہوا تو میں نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو سلام کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھ کو سلام کا جواب نہیں دیا تو میرے دل کو (اس قدر رنج) ہوا کہ جس کو اللہ ہی خوب جانتا ہے پس میں نے اپنے دل میں کہا کہ شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مجھ سے ناراض ہو گئے اس سبب سے کہ میں نے آپ

صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آنے میں تاخیر کر دی پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو سلام کیا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جواب نہیں دیا تو اب میرے دل میں پہلی مرتبہ سے بھی زیادہ (رنج) ہوا۔ پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو سلام کیا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھے جواب دیا اور فرمایا کہ مجھے تمہارے سلام کا جواب دینے سے یہ امر مانع تھا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنی سواری پر تھے، قبلہ کی طرف منہ (بھی) نہ تھا۔

باب: نماز میں کولہے پر ہاتھ رکھنا منع ہے۔

630: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ کوئی آدمی کولہے پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھے۔

سجدہ سہو کا بیان

باب: جب کوئی شخص پانچ رکعت پڑھ لے تو ......؟

631۔ سیدنا عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم نے (ایک مرتبہ) ظہر کی نماز میں پانچ رکعتیں پڑھیں تو (نماز کے بعد) آپ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ کیا نماز میں کچھ زیادتی کر دی گئی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم نے فرمایا کیا مطلب؟ عرض کیا گیا کہ آپ (صلی اللہ علیہ و الہ وسلم) نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم نے سلام کے بعد دو سجدے (سہو کے) کیے۔

اپنے ہاتھ سے اشارہ کر دے۔

632 اُمّ المؤمنین امّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ و الہ وسلم کو نمازِ عصر کے بعد (دو رکعت) نماز پڑھنے سے منع کرتے ہوئے سنا تھا پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم کو نمازِ عصر کے بعد (دو رکعت) نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ جس وقت کہ آپ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم عصر کی نماز پڑھ کر میرے پاس تشریف لائے اور میرے پاس (اس وقت) انصار کے قبیلہ بنی حرام کی کچھ عورتیں (بیٹھی ہوئی) تھیں (اس لئے میں خود نہ جا سکی) تو میں نے ایک لونڈی کو آپ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم کے پاس بھیجا (اور) اس سے کہہ دیا کہ تُو آپ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم کے پہلو میں کھڑی ہو جانا اور آپ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم سے عرض کرنا کہ اُمّ سلمہ (رضی اللہ عنہا) آپ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم سے عرض کرتی ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ و الہ وسلم) نے اِن دونوں رکعتوں سے منع فرمایا ہے جبکہ آپ (صلی اللہ علیہ و الہ وسلم) خود ہی یہ دو رکعتیں پڑھ رہے ہیں۔ پس اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم اپنے ہاتھ سے

تیری طرف اشارہ کریں تو پیچھے ہٹ جانا چنانچہ اس لونڈی نے ایسا ہی کیا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا تو وہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پیچھے ہٹ گئی پھر جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ اے ابوامیہ کی بیٹی تم نے عصر کے بعد دو رکعتوں کی بابت پوچھا (تو سن) قبیلہ عبدالقیس کے کچھ لوگ میرے پاس آئے تھے اور انہوں نے مجھے ان دو رکعتوں سے جو ظہر کے بعد ہیں روک لیا تو یہ وہی دونوں رکعتیں ہیں (کوئی مستقل نماز نہیں)۔

کتاب الجنائز

باب: جس شخص کا آخری کلام لآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ ہو، اس کے متعلق کیا کہا گیا ہے؟۔

633: سیدنا ابو ذرؓ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس ایک آنے والا میرے پروردگار کے پاس سے آیا اور اس نے مجھے خبر دی یا یہ فرمایا کہ مجھے بشارت دی کہ جو شخص میری امت میں سے اس حال میں مرے گا کہ وہ اللہ کیساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو وہ جنت میں ہوگا میں نے عرض کیا اگر چہ اس نے زنا کیا ہو اور اگر چہ چوری کی ہو آپ نے فرمایا اگر چہ زنا کیا ہو اگر چہ چوری کی ہو۔

634: سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس حال میں مر جائے کہ وہ اللہ کیساتھ شرک کرتا ہو تو وہ دوزخ میں داخل ہوگا میں (عبداللہ بن مسعودص) کہتا ہوں کہ جو شخص اس حال میں مرے کہ اللہ کیساتھ شرک نہ کرتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

باب: جنازوں کیساتھ جانے کا حکم۔

635: سیدنا براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ ہمیں نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سات چیزوں کا حکم دیا تھا اور سات چیزوں سے منع فرمایا تھا ہم کو حکم دیا تھا جنازوں کے ہمراہ جانے کا اور مریض کی عیادت کرنے کا اور دعوت قبول کرنے کا اور مظلوم کی مدد کرنے کا اور قسم کے پورا کرنے کا اور سلام کا جواب دینے کا اور چھینکنے والے کو دعا دینے کا اور ہمیں منع فرمایا تھا چاندی کے برتن (کے استعمال) سے اور سونے کی انگوٹھی اور حریر و دیباج و قز اور استبرق (کے پہننے) سے (یہ سب ریشمی کپڑے ہیں۔

اور ساتویں چیز ان میں سے رہ گئی ہے)۔

باب: میت کو دیکھنا جب وہ اپنے کفن میں رکھ دیا جائے سنت ہے۔

636: اُمّ العلاء ایک انصاری خاتون (بیان کرتی ہیں کہ میں) نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے (اسلام پر) بیعت کی ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ مہاجرین نے (انصار کی تقسیم کیلئے) باہم قرعہ ڈالا تو ہمارے حصے میں سیدنا عثمان بن مظعون آئے تو ہم نے انہیں اپنے گھر میں اتارا پھر وہ اس مرض میں مبتلا ہوئے جس میں انہوں نے وفات پائی پس جب ان کی وفات ہوگئی اور ان کو غسل دیا جا چکا اور ان کے کپڑوں میں انہیں کفن دیدیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف لائے تو میں نے کہا کہ اے ابو سائب تم پر اللہ کی رحمت میری شہادت تمہارے حق میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں سرفراز کر دیا تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں کیا معلوم کہ اللہ نے انہیں سرفراز کر دیا میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم میرے باپ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر فدا ہوں (میں نے یہ اس سبب سے کہا کہ) اگر اللہ تعالیٰ انہیں سرفراز نہ فرمائے گا تو (پھر) وہ کون ہوگا جسے اللہ سرفراز کرے گا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا بے شک انہیں (اچھی حالت میں) موت آئی ہے اور میں بھی ان کیلئے بھلائی کی امید رکھتا ہوں (لیکن بالیقین میں نہیں کہہ سکتا کہ اللہ نے انہیں معاف کر دیا) اللہ کی قسم میں نہیں جانتا حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں کہ میرے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا۔ اُمّ العلاء کہتی ہیں کہ اس کے بعد پھر میں نے کسی کے پاک ہونے کی شہادت نہیں دی۔

637: سیدنا جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ میرے والد جب (غزوۂ احد) میں شہید ہوئے تو میں بار بار ان کے چہرے سے کپڑا ہٹاتا تھا اور روتا تھا تو لوگ مجھے منع کرتے تھے مگر نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم مجھے منع نہ فرماتے تھے پھر میری پھوپھی فاطمہ

بھی رونے لگیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم روؤ یا نہ روؤ فرشتے برابر ان پر اپنے پروں سے سایہ کیے رہے یہاں تک کہ تم نے انہیں (میدان جنگ سے) اٹھایا۔

باب: جو شخص میت کے عزیزوں کو اس کی موت کی خبر دے۔

638: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے نجاشی کی موت کی خبر دی جس دن کہ انہوں نے وفات پائی تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مصلّٰی کی طرف تشریف لے گئے اور لوگوں کو صف بستہ کھڑا کر کے چار تکبیریں کہیں یعنی غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھی۔

639: سیدنا انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ (جس دور میں غزوہ موتہ ہو رہی تھی اس دور میں ایک دن) نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے (ہم لوگوں سے) فرمایا کہ (اس وقت) زیدؓ نے جھنڈا لیا اور وہ شہید کر دیئے گئے پھر جعفرؓ نے جھنڈا لے لیا اور وہ شہید کر دیئے گئے پھر عبداللہؓ بن رواحہ نے جھنڈا لیا اور وہ شہید کر دیئے گئے (۱) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی آنکھیں (اس وقت آنسوؤں کی کثرت کی وجہ سے) بہہ رہی تھیں پھر خالدؓ بن ولید نے بغیر سرداری کے جھنڈا لیا اور ان کے ہاتھوں پر لڑائی فتح ہوئی (۱)۔

باب: اس شخص کی فضیلت جس کا کوئی بچہ مر جائے اور وہ ثواب سمجھے۔

640: سیدنا انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جس مسلمان کے تین بچے جو بالغ نہ ہوئے ہوں مر جاتے ہیں تو اللہ اسے جنت میں داخل فرماتا ہے بوجہ اس کثیر عنایت کے جو ان بچوں پر ہے۔

باب: طاق غسل دینا مسنون ہے۔

641: اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی صاجزادی کو غسل دے رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا انہیں تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا اس سے زیادہ غسل دینا (خالص) پانی سے اور بیری (کے پانی) سے اور اخیر میں کافور ملا دو پھر جب تم فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دینا چنانچہ جب ہم فارغ ہوئے تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اطلاع دی تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنی ازار (تہہ بند) ہمیں دی اور فرمایا کہ اس سے ان کے جسم کو لپیٹ دو

باب: میت کی داہنی جانب سے غسل کی ابتداء کی جائے۔

642: ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ان کی داہنی جانب سے اور وضو کے مقامات سے غسل کی ابتداء کرنا۔ (ام عطیہ رضی اللہ عنہا) کہتی ہیں کہ ہم نے ان کو کنگھی کر کے بالوں کے تین حصے کر دیئے۔

باب: کفن کیلئے سفید کپڑا استعمال کرنا مسنون ہے۔

643: اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا جو یمنی سحولی تھے روئی کے بنے ہوئے تھے ریشم یا اون کے نہ تھے ان کپڑوں میں نہ قمیص تھا اور نہ عمامہ۔

باب: دو کپڑوں میں کفن دے دینا بھی درست ہے۔

644: سیدنا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ اس حالت میں کہ ایک شخص عرفات میں وقوف کر رہا تھا کہ اچانک اپنی سواری سے گر پڑا اور اس سواری نے اسے کچل ڈالا تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو غسل دو چاہے صرف پانی سے یا بیری کے

پانی سے اور اس کو دو کپڑوں میں کفن دیدو اور اس کے جسم میں حنوط (خوشبو) نہ لگانا اور اس کا سر نہ ڈھانپنا قیامت کے دن یہ اسی طرح (بحالتِ احرام) لبیک کہتا ہوا اٹھایا جائے گا۔

باب : میت کو کفن دینا۔

645: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن ابی (منافق) جب مر گیا تو اس کا بیٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مجھے اپنا کرتا دیجئے اور اس کیلئے استغفار کیجئے پس آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنا کرتا اس کو دیدیا اور فرمایا کہ (جب جنازہ تیار ہو جائے تو) مجھے اطلاع دینا میں اس کی نماز پڑھ دوں گا چنانچہ اس نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اطلاع دی پس جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے چاہا کہ اس کی نماز پڑھیں تو سیدنا عمرؓ نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو روک لیا اور عرض کیا کہ کیا منافقوں پر نماز پڑھنے سے اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو منع نہیں فرمایا؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا مجھے دونوں باتوں کا اختیار دیا گیا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ﴿ترجمہ﴾ ”آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان (منافقوں کیلئے) دعائے مغفرت کریں یا نہ کریں (یہ ان کے حق میں برابر ہے اور) اگر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ستر مرتبہ بھی دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو ہرگز ہرگز معاف نہیں کرے گا“ (سورۂ توبہ: 8) پس آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھی تو یہ آیت نازل ہوئی ﴿ترجمہ﴾ ”جو کوئی منافق مر جائے اس پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑا ہونا“ (سورۂ توبہ: 84)۔

646: سیدنا جابرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم عبداللہ بن ابی کے پاس تشریف لائے اس کے بعد کہ وہ قبر میں رکھ دیا گیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

نے اس کو نکالا اور اپنا لعاب اس کے جسم میں ڈال دیا اور اپنا کرتا اسے پہنا دیا۔

باب: جب کفن نہ ملے مگر اسی قدر جو میت کے سر کو چھپا لے یا اس کے پیروں کو چھپا لے تو اس سے اس کے سر کو چھپا دیا جائے۔

647: سیدنا خباب ؓ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے محض اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے کیلئے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ ہجرت کی پس ہمارا ثواب اللہ کے ذمے قائم ہو گیا ہم میں سے بعض لوگ تو ایسے ہیں جو وفات پا گئے اور انہوں نے اپنے ثواب میں سے (دنیا میں) کچھ نہیں لیا انہیں لوگوں میں سے سیدنا مصعب بن عمیر ؓ تھے اور ہم میں سے بعض لوگ وہ ہیں جن کیلئے ان کا پھل پک گیا اور وہ اسے اٹھا (اٹھا کر کھا) تے ہیں۔ سیدنا مصعب بن عمیر ؓ احد کے دن شہید ہوئے اور ہم لوگوں نے (ان کے مال میں سے) اتنا بھی نہ پایا کہ جس سے انہیں کفن دے دیتے سوائے ایک چادر کے (اور وہ بھی ایسی چھوٹی کہ) اگر ہم اُس سے اُن کا سر ڈھانکتے تو پیر کھل جاتے تھے اور جب ہم اُن کے پیر ڈھانکتے تھے تو اُن کا سر کھل جاتا تھا پس نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اُن کا سر چھپا دیں اور اُن کے پیروں پر اذخر (گھاس) ڈال دیں۔

باب: نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے عہد میں جس شخص نے اپنا کفن مرنے سے پہلے تیار کر رکھا تھا تو اس کے اس فعل پر ممانعت نہیں کی گئی۔

648: سیدنا سہل ؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس بُنی ہوئی حاشیہ دار بُردہ تحفتاً لائی، اس میں اس کا حاشیہ بھی تھا (پھر سیدنا سہل ؓ نے حاضرین سے پوچھا) کیا تم جانتے ہو کہ بُردہ کیا چیز ہے؟ انہوں نے کہا (ہاں جانتے ہیں بُردہ) شملہ (یعنی چادر کو کہتے ہیں) سیدنا سہل ؓ نے کہا ہاں۔ اس عورت

نے کہا کہ میں نے اسے اپنے ہاتھ سے بُنا ہے اور اس لئے لائی ہوں تا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس کو پہنیں۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اسے قبول کر لیا۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو کپڑے کی ضرورت بھی تھی پس آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم باہر تشریف لائے اور وہ چادر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ازار تھی۔ پھر ایک شخص نے اس کی تعریف کی اور کہا کہ مجھے دید یجئے (چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اسے دیدی) لوگوں نے (اس شخص سے) کہا کہ تو نے اچھا نہ کیا اسے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے (نہایت) ضرورت کی حالت میں پہنا تھا اور تو نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے مانگ لیا، تو یہ جانتا بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سوال کو رد نہیں فرماتے (خواہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو کتنی ہی ضرورت کیوں نہ ہو) اس شخص نے جواب دیا کہ اللہ کی قسم میں نے اسے اس لئے نہیں مانگا کہ اس کو پہنوں بلکہ میں نے اسے اس لئے مانگا ہے کہ وہ میرا کفن ہو گی۔ سیدنا سہل ؓ کہتے ہیں کہ پھر وہی چادر ان کا کفن ہوئی تھی۔

باب: عورتوں کا جنازوں کے ہمراہ جانا (منع ہے)۔

649: اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم لوگوں کو جنازوں کے ہمراہ جانے سے ممانعت کر دی گئی تھی مگر کوئی سخت تاکید (کیساتھ ممانعت) نہیں کی گئی۔

باب: عورتوں کا اپنے شوہر کے علاوہ کسی اور پر سوگ کرنا۔

650: اُمّ المؤمنین اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کہتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ کسی عورت کو جو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتی ہو یہ جائز نہیں کہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے مگر شوہر پر چار مہینے اور دس دن (سوگ کرنا چاہیئے)۔

باب: قبروں کی زیارت کرنا (کیسا ہے)؟

651: سیدنا انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا گزر ایک عورت پر ہوا جو قبر کے پاس (بیٹھی ہوئی) رو رہی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ اللہ سے ڈر اور صبر کر۔ اس نے کہا کہ مجھ سے الگ رہو اس لئے کہ تمہیں میرے جیسی مصیبت نہیں پہنچی پھر اس عورت سے کہا گیا کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم تھے (تو نے کیسا گستاخانہ کا جواب دیا) تو وہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دروازے پر حاضر ہوئی (وہ سمجھتی تھی کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دروازے پر دربان رہتے ہوں گے مگر) اس نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دروازے پر دربان نہیں پائے پھر وہ عرض کرنے لگی کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو پہچانا نہ تھا (اس سبب سے مجھ سے گستاخی ہوئی اب میں صبر کرتی ہوں) آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ صبر شروع صدمہ کے وقت (معتبر) ہوتا ہے۔

باب: نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمانا کہ میت پر اسکے اعزاء کے رونے سے کبھی عذاب ہوتا ہے (یہ اس وقت کیلئے ہے کہ) جب نوحہ کرنا اس میت کا طریقہ ہو۔

652: سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی صاحبزادی (سیدہ زینب رضی اللہ عنہا) نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آدمی بھیجا کہ میرا لڑکا حالتِ نزاع میں ہے لیکن آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف نہ لائے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے (جواب میں یہ) کہلا بھیجا (کہ میری جانب سے کہنا) کہ وہ سلام کہتے ہیں اور کہتے ہیں (کہ میں آ کے کیا کروں) جو اللہ تعالیٰ

نے دے دیا اور جو لے لیا سب اسی کا ہے اور ہر چیز اس کے یہاں ایک مدتِ معین تک قائم ہے پس چاہیئے کہ بامیدِ ثواب صبر کریں۔ دوبارہ پھر انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آدمی بھیجا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو قسم دلائی کہ وہاں ضرور تشریف لائیں پس آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کھڑے ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ سعد بن عبادہ اور معاذ بن جبل اور ابی بن کعب اور زید بن ثابت ' اور چند اور لوگ بھی تھے۔ (جب وہاں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پہنچے) تو وہ صاحبزادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس اٹھا کر لائے گئے اور (اس وقت ان کا آخیر وقت تھا) ان کی جان تڑپ رہی تھی (ابوعثمان راوی) کہتے ہیں کہ مجھے خیال ہوتا ہے کہ (سیدنا اسامہ ؓ نے) کہا تھا کہ وہ اس طرح تڑپ رہے تھے گویا کہ مشک (لڑھکتی ہو) پس آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی دونوں آنکھیں بہنے لگیں تو سعد نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یہ کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ یہ رحمت ہے جو اللہ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے انہی بندوں پر رحم کرتا ہے جو رحم دل ہوں۔

653: سیدنا انس بن مالک ؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی صاحبزادی (سیدہ امّ کلثوم رضی اللہ عنہا) کے جنازے کے ہمراہ تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قبر پر بیٹھے ہوئے تھے وہ کہتے ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی آنکھوں کو دیکھا کہ آنسو بہا رہی تھیں پھر (جب قبر تیار ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی شخص ایسا ہے جس نے رات کو جماع نہ کیا ہو تو ابوطلحہ نے عرض کیا کہ میں ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم (قبر میں) اترو چنانچہ وہ ان کی قبر میں اترے۔

654: امیر المومنین عمر ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

میت پر اس کے عزیزوں کے رونے کے سبب عذاب ہوتا ہے۔ پس امیر المؤمنین عمرؓ کی شہادت کے بعد اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تک یہ بات پہنچی تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ عمر (ص) پر رحم کرے اللہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ مومن پر اس کے عزیزوں کے رونے سے عذاب کیا جاتا ہے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یہ فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ کافر پر بسبب اس کے عزیزوں کے رونے کے عذاب زیادہ کرتا ہے اور انہوں نے کہا کہ تمہیں قرآن کافی ہے ﴿ترجمہ﴾ ''کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا''۔ (سورۃ الانعام: 164)۔

655: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا گزر ایک یہودی عورت پر ہوا جس پر اس کے عزیزو اقارب رو رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ یہ لوگ اس کیلئے رو رہے ہیں حالانکہ اس پر اس کی قبر میں عذاب ہو رہا ہے۔

باب: میت پر نوحہ کرنے کی کراہیت۔

656: سیدنا مغیرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میرے اوپر جھوٹ بولنا ایسا نہیں ہے جیسے تم میں سے کسی پر جھوٹ بولنا جو شخص میرے اوپر جھوٹ بولے اسے چاہیئے کہ دوزخ میں اپنا ٹھکانہ ڈھونڈ لے اور میں نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص کسی پر نوحہ کرے گا اس پر اس نوحہ کرنے کی وجہ سے عذاب کیا جائے گا۔

باب: (نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ارشاد کہ) جو شخص گریبان پھاڑے وہ ہم میں سے نہیں۔

657: سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو (غم میں اپنے) رخساروں پر طمانچے مارے اور گریبان پھاڑے اور جاہلیت کی سی باتیں کرے۔

باب: نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا سیدنا سعد بن خولہ کیلئے مرثیہ کہنا۔

658: سیدنا سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم حجۃ الوداع کے سال میری عیادت کیلئے تشریف لاتے تھے۔ ایک مرض کی وجہ سے جو مجھ پر سخت ہو گیا تھا تو میں نے عرض کیا کہ میرے مرض کی یہ کیفیت ہے اور میں مالدار ہوں اور میرے بعد وارث بجز میری لڑکی کے کوئی نہیں تو کیا میں اپنے مال کی دو تہائی خیرات کردوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا نہیں میں نے عرض کیا کہ نصف لیکن آپ نے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے عرض کیا کہ ایک تہائی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ایک تہائی (میں کچھ مضائقہ نہیں اور ایک تہائی) بھی بہت زیادہ ہے۔ تم اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ جاؤ یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں فقیر چھوڑ جاؤ کہ وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلائیں اور تم جو کچھ بغرض الٰہی خرچ کرو گے اس پر تمہیں ثواب ملے گا یہاں تک کہ جو (لقمہ) تم اپنی بیوی کے منہ میں دو گے (اس کا بھی ثواب ملے گا) میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیا میں اپنے اصحاب کے بعد (مکہ میں) چھوڑ دیا جاؤں گا؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا تم اگر چھوڑ دیئے جاؤ گے اور نیک کام کرو گے تو اس سے تمہارا درجہ اور مرتبہ بلند ہی ہوتا رہے گا پھر تم یقیناً (ابھی نہ مرو گے بلکہ) تمہاری عمر دراز ہو گی یہاں تک کہ کچھ لوگوں (یعنی مسلمانوں) کو تم سے نفع پہنچے اور کچھ لوگوں (یعنی کافروں) کو تم سے ضرر پہنچے گا۔ اے اللہ! میرے اصحاب کیلئے ان کی ہجرت کامل کر دے اور انہیں پھر ان کے پیچھے نہ لوٹا (یعنی مکہ میں انہیں موت نہ دے) لیکن بے چارے

سعد بن خولہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان کیلئے مرثیہ پڑھتے تھے) کہ وہ مکہ میں فوت ہو گئے۔

باب: مصیبت کے وقت سر منڈانے کی ممانعت۔

659: سیدنا ابوموسیٰ (اشعری) ؓ ایک مرتبہ سخت بیمار ہو گئے تو (ایک دن) ان پر غفلت طاری ہوگئی اور ان کا سر ان کے اقربا میں سے کسی عورت کی گود میں تھا تو وہ رونے لگیں۔ سیدنا ابوموسیٰ ؓ میں اتنی طاقت نہ تھی کہ ان کو منع کرتے پھر جب ہوش ہوا تو کہنے لگے کہ میں اس شخص سے بُری ہوں جس سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے برأت کا اظہار فرمایا بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حالتِ غم میں چلا کے رونے والی اور سر منڈوانے والی اور گریبان وغیرہ پھاڑنے والی عورت سے برأت ظاہر فرمائی ہے۔

باب: جو شخص غم کی حالت میں کسی مقام پر بیٹھ جائے کہ اس (کے چہرے پر) رنج کے آثار معلوم ہوں۔

660: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس زید بن حارثہ اور جعفر اور عبداللہ ابن رواحہ ' کی شہادت کی خبر آئی تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بیٹھ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے چہرہ پر رنج کا اثر معلوم ہوتا تھا اور میں کواڑ کی درز سے دیکھ رہی تھی۔ اتنے میں ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے سیدنا جعفر ؓ کی عورتوں کا اور ان کے رونے کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ انہیں منع کرے چنانچہ وہ گیا اور اس نے منع کیا۔ پھر وہ دوبارہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ وہ نہیں مانتیں تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں منع کرو چنانچہ

وہ گیا اور منع کیا۔ پھر تیسری بار آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ وہ مجھ پر غالب آ گئیں میرا کہا نہیں مانتیں۔ تو اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جا کر ان کے منہ میں خاک ڈال دے۔

باب: جس شخص نے مصیبت کے وقت اپنے رنج کا کسی پر اظہار نہ کیا۔

661: سیدنا انسؓ کہتے ہیں کہ سیدنا ابوطلحہؓ کا ایک لڑکا بیمار ہوا اور وہ فوت ہو گیا اور ابو طلحہؓ (اس وقت گھر میں نہ تھے کسی کام سے) باہر گئے ہوئے تھے پس جب ان کی بیوی نے دیکھا کہ وہ فوت گیا تو انہوں نے اس کو غسل دے کر اور کفن پہنا کر گھر کے گوشے میں اسے رکھ دیا پھر جب رات کو ابوطلحہؓ گھر آئے تو پوچھا کہ لڑکا کیسا ہے؟ تو ان کی بیوی (اُمّ سلیم) نے کہا کہ سکون میں ہے اور میں امید کرتی ہوں کہ وہ آرام سے ہے ابوطلحہؓ سمجھے کہ وہ سچ کہہ رہی ہیں۔ پس ابوطلحہؓ شب کو اپنی بیوی کے پاس رہے پھر جب صبح ہوئی تو غسل کیا اور باہر جانے لگے تب اُمّ سلیم نے انہیں بتایا کہ لڑکا انتقال کر چکا ہے۔ پس انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ صبح کی نماز پڑھی اس کے بعد اُمّ سلیم سے جو کچھ واقعہ کا صدور ہوا اس کی اطلاع نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دی تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "امید ہے اللہ تعالیٰ ان دونوں کو ان کی اس رات میں برکت دے گا"۔ انصار میں سے ایک شخص (سفیان مجھ سے) کہتا تھا کہ میں نے دونوں (میاں بیوی) کے نو (9) لڑکے دیکھے جو سب قاری قرآن تھے۔

باب: نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا اپنے صاحبزادے سیدنا ابراہیم کیلئے یہ فرمانا کہ ہم تمہاری جدائی سے رنجیدہ ہیں۔

662: سیدنا انس بن مالک ؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ ابو سیف لوہار کے ہاں گئے اور وہ سیدنا ابراہیم کی دائی کے شوہر تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سیدنا ابراہیم کو لے لیا اور انہیں پیار کیا اور ان کے اوپر منہ مبارک رکھا پھر ہم اس کے بعد ابو سیف کے ہاں گئے اور سیدنا ابراہیم اپنی جان (اللہ تعالیٰ) کو دے رہے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی دونوں آنکھیں بہنے لگیں پس عبدالرحمٰن بن عوف ؓ نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم (روتے ہیں) تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابن عوف یہ تو ایک رحمت ہے پھر آپ اور روئے اور فرمایا کہ آنکھ رو رہی ہے اور دل رنجیدہ ہے اور ہم زبان سے نہیں کہتے مگر وہی بات جس سے ہمارا پروردگار راضی ہو اور اے ابراہیم ہم تمہاری جدائی سے یقیناً رنجیدہ ہیں۔

باب: مریض کے پاس رونا منع نہیں ہے۔

663: سیدنا عبداللہ بن عمر ؓ کہتے ہیں کہ سعد بن عبادہ بیمار ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان کی عیادت کیلئے، عبدالرحمٰن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن مسعود کے ہمراہ تشریف لائے پھر جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم وہاں پہنچے تو انہیں ان کے گھر کے بستر پر لیٹا ہوا پایا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کیا انتقال کر گئے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نہیں پھر نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم روئے جب لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو روتے دیکھا تو وہ بھی رونے لگے پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آنکھ سے آنسو بہانے پر عذاب نہیں کرتا اور نہ دل کے رنج پر بلکہ اس کی وجہ سے عذاب کرتا ہے یا رحم کرتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے زبان کی طرف اشارہ کیا اور بے شک میت پر بوجہ اس کے اقربا کے (ناجائز طور پر) رونے کے عذاب کیا

جاتا ہے۔

باب: نوحہ اور آہ وزاری کا منع ہونا اور اس سے ممانعت۔

664: اُمّ عطیہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہم لوگوں سے بیعت کے وقت یہ عہد لیا تھا کہ ہم نوحہ نہ کریں گے مگر (اس عہد کو) سوائے پانچ عورتوں کے کسی نے پورا نہیں کیا 1: ام سلیم 2: اور ام علاء 3: اور ابوسبرہ کی بیٹی جو سیدنا معاذ کی بیوی تھیں 4: اور دو عورتیں اور۔ یا یوں کہا کہ ابوسبرہ کی بیٹی اور معاذ کی بیوی اور ایک اور عورت۔ (۱)

باب: جنازے کیلئے کھڑا ہو جانا مسنون ہے۔

665: سیدنا عامر بن ربیعہؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص جنازہ کو دیکھے تو اگر اس کیساتھ نہ جا رہا ہو تو کھڑا ہو جائے یہاں تک کہ وہ اس سے آگے بڑھ جائے یا قبل اس کے کہ وہ آگے بڑھے یا رکھ دیا جائے۔

باب: جنازے کیلئے اٹھے تو پھر کب بیٹھے؟

666: ایک جنازے کے دوران سیدنا ابو ہریرہؓ نے مروان کا ہاتھ پکڑ لیا اور وہ دونوں بیٹھ گئے قبل اس کے کہ جنازہ رکھا جائے۔ عین اسی وقت سیدنا ابوسعید خدریؓ آئے انہوں نے مروان کا ہاتھ پکڑا اور کہا اٹھ کھڑا ہو بے شک (سیدنا) ابو ہریرہ (ص) جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہم لوگوں کو اس سے منع فرمایا ہے تو سیدنا ابو ہریرہؓ نے کہا کہ یہ سچ کہتے ہیں۔

باب: جو شخص یہودی کے جنازے کیلئے کھڑا ہو گیا۔

667: سیدنا جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ ہمارے سامنے سے ایک جنازہ گزرا تو نبی

صلی اللہ علیہ والہ وسلم کھڑے ہو گئے ۔ ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یہ تو یہودی کا جنازہ تھا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو۔

باب : مردوں کو جنازہ کا اٹھانا چاہیئے نہ کہ عورتوں کو

668: سیدنا ابو سعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جب جنازہ رکھ دیا جاتا ہے اور اسے مرد اپنی گردنوں پر اٹھا لیتے ہیں تو اگر وہ صالح ہوتا ہے تو کہتا ہے کہ مجھے جلدی لے چلو اور اگر صالح نہیں ہوتا تو کہتا ہے کہ میری خرابی ہے مجھے کہاں لئے جاتے ہو اس کی آواز ہر چیز سنتی ہے سوائے انسان کے اور اگر انسان اس کو سن لے تو فوراً مر جائے۔

باب : جنازہ کا جلد لے جانا مسنون ہے۔

669: سیدنا ابو ہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جنازہ کو جلد لے چلو اس لئے کہ اگر وہ نیک ہوگا تو ایک نیکی ہے جس کو تم آگے بھیجتے ہو اور اگر برا ہے تو ایک بری چیز ہے جس کو تم اپنی گردنوں سے رکھ دو گے۔

باب : جنازہ کے ہمراہ جانے کی فضیلت۔

670: سیدنا ابن عمرؓ سے بیان کیا گیا کہ سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ جو شخص جنازہ کے ہمراہ جائے اس کو ایک قیراط ثواب ملے گا تو سیدنا ابن عمرؓ نے کہا کہ ابو ہریرہؓ نے ہم پر احادیث کی کثرت کر دی (پھر انہوں نے اُمّ المؤمنین عائشہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کرایا) تو انہوں نے سیدنا ابو ہریرہؓ کی تصدیق کی اور کہا کہ ہاں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ایسا فرماتے ہوئے سنا ہے تو سیدنا ابن عمرؓ

نے کہا کہ ہم نے بہت سے قیراطوں (یعنی ثواب) کا نقصان کیا۔

باب: قبروں پر مسجد بنانے کی کراہت۔

671: اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے اس مرض میں جس میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے وفات پائی ہے یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے کیونکہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجد بنا لیا۔ اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ اگر یہ خیال نہ ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی قبر ظاہر کر دی جاتی مگر میں خوف کرتی ہوں کہ وہ مسجد بنا لی جائے گی۔

باب: جو عورت نفاس میں مر جائے اس کی نماز پڑھنا درست ہے۔

672: سیدنا سمرہ بن جندبؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پیچھے ایک عورت کی نماز پڑھی جو بحالتِ نفاس مر گئی تھی پس آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس کی نمازِ جنازہ میں اس کے درمیان میں کھڑے ہوئے تھے۔

باب: جنازہ کی نماز میں سورۂ فاتحہ کا پڑھنا۔

673: سیدنا ابن عباسؓ نے ایک جنازہ کی نماز پڑھی تو انہوں نے سورۂ فاتحہ (بلند آواز سے) پڑھی اور کہا کہ (میں نے بلند آواز سے اس لئے پڑھا) تا کہ تم لوگ جان لو کہ سورۂ فاتحہ کا نمازِ جنازہ میں پڑھنا سنت ہے۔

باب: مردہ جوتیوں کی آواز کو سنتا ہے۔

674: سیدنا انس بن مالکؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ جب اپنی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی اس کو دفن کر کے واپس ہونے لگتے ہیں (تو مردے کو اس وقت ایسا ادراک

ہوتا ہے کہ)وہ ان کے جوتوں کی آواز کو سنتا ہے، اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اسے بٹھلاتے ہیں پھر اس سے پوچھتے ہیں کہ تو اس شخص یعنی محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کی نسبت کیا کہتا تھا پس اگر وہ کہہ دیتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے پیغمبر ہیں تو اس سے کہا جاتا ہے کہ اپنے مقام کو جو دوزخ میں تھا دیکھ اس کے عوض میں اللہ تعالیٰ نے تجھے جنت کا ایک مقام دیا ہے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے تھے کہ وہ دونوں مقامات کو دیکھ لیتا ہے لیکن کافر یا منافق، تو وہ یہ جواب دیتا ہے کہ میں کچھ نہیں جانتا جو کچھ دوسرے لوگ کہتے تھے میں بھی وہی کہہ دیتا تھا پس اس سے کہا جائے گا کہ نہ تو تو نے عقل کے ذریعہ پہچانا اور نہ نقل (فہمائش) کے ذریعہ اس کے بعد لوہے کے ہتھوڑے سے ایک ضرب اس کے دونوں کانوں کے درمیان ماری جائے گی جس کی وجہ سے وہ ایک چیخ مارے گا کہ اس کے قریب کے تمام ذی روح اس چیخ کو سنیں گے سوائے انسانوں اور جنوں کے۔

باب: جس شخص نے ارضِ مقدس (یعنی بیت المقدس) یا اس کے مثل کسی اور مقام میں دفن ہونے کی خواہش کی۔

675: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ **ملک** الموت سیدنا موسیٰ علیہ السلام علیہ کے پاس بھیجا گیا تھا تو جب وہ آیا تو سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اس کے ایک طمانچہ مارا کہ اس کی ایک آنکھ پھوٹ گئی اور وہ اپنے پروردگار کے پاس واپس گیا اور عرض کیا کہ تو نے مجھے ایسے بندے کے پاس بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھ دوبارہ اسے عنایت فرمائی اور حکم دیا کہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس پھر جا اور ان سے کہہ کہ وہ اپنا ہاتھ ایک بیل کی پیٹھ پر رکھیں۔ پس جس قدر بال ان کے ہاتھ کے نیچے آئیں

گے، اتنے ہی سال کی زندگی انہیں اور دی جائے گی چنانچہ فرشتہ آیا اور موسیٰ علیہ السلام کو پیغام باری سنایا تو انہوں نے کہا کہ اے پروردگار جب وہ سب برس گزر جائیں گے تو پھر کیا ہوگا؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پھر موت آئے گی انہوں نے کہا کہ ابھی سہی پس انہوں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی کہ انہیں ارض مقدس سے بقدر ایک پتھر پھینکنے کے قریب کر دے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یہ بیان فرما کر مزید کہا کہ اگر میں اس مقام پر ہوتا تو تمہیں موسیٰ علیہ السلام کی قبر، راستہ کی طرف سرخ ٹیلے کے پاس دکھا دیتا۔

باب: شہید پر نماز پڑھنا ثابت ہے۔

676: سیدنا جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم احد کے شہیدوں میں سے دو دو آدمیوں کو ایک ہی کپڑے میں رکھتے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم دریافت فرماتے کہ ان میں قرآن کا زیادہ عالم کون ہے؟ پس ان میں سے کسی ایک کی طرف اشارہ کر دیا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قبر میں پہلے اس کو رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ قیامت کے دن میں ان لوگوں کے مومن ہونے کا گواہ ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان کو ان کے خون کیساتھ دفن کرنے کا حکم دیا اور ان لوگوں کو نہ غسل دیا گیا نہ ان پر نماز پڑھی گئی۔

677: سیدنا عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایک دن مدینہ سے باہر تشریف لے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے شہدائے احد پر نماز پڑھی جیسی کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم میت پر پڑھتے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم واپس ہوئے اور منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا کہ میں قیامت کے دن تمہارا پیش خیمہ ہوں اور تمہارا گواہ ہوں اور میں، اللہ کی قسم یقیناً اس وقت اپنے حوض کی طرف دیکھ رہا ہوں اور مجھے روئے زمین کے خزانوں کی چابیاں یا (یہ فرمایا کہ روئے) زمین کی

چابیاں دیدی گئی ہیں اللہ کی قسم میں تم لوگوں پر اس بات کا خوف نہیں رکھتا کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے بلکہ تم پر اس بات کا خوف رکھتا ہوں کہ تم دنیا کی طرف رغبت کرو گے۔

باب: جب کوئی بچہ مسلمان ہو جائے اور پھر مر جائے تو کیا اس پر نماز پڑھی جائے اور کیا بچے پر اسلام پیش کیا جائیگا؟

678: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ سیدنا عمرؓ، نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ کچھ دوسرے لوگوں کیساتھ ابن صیاد کے پاس گئے یہاں تک کہ اس کو بنی مقالہ کے پاس کچھ لڑکوں کیساتھ کھیلتا ہوا پایا اور ابن صیاد (اس وقت) قریب بلوغ کے تھا اس کو (نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا تشریف لے آنا) معلوم نہیں ہوا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اسے مارا پھر ابن صیاد سے فرمایا کہ کیا تو اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ میں، اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں ابن صیاد نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف دیکھا اور کہا کہ میں اس امر کی شہادت دیتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم آدمیوں کے رسول ہیں اس کے بعد ابن صیاد نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس امر کی گواہی دیتے ہیں کہ ''میں اللہ کا رسول ہوں'' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس سے علیحدہ ہو گئے اور فرمایا کہ ''میں اللہ تعالیٰ پر اور اس کے پیغمبروں پر ایمان لاتا ہوں'' پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ ''تو کیا دیکھتا ہے؟'' ابن صیاد نے جواب دیا کہ ''میرے پاس ایک سچا آتا ہے اور ایک جھوٹا'' تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ''تیرے اوپر بات مشتبہ کر دی گئی'' اس کے بعد اس سے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تیری نسبت ایک بات اپنے دل میں رکھ لی ہے بتا وہ کیا

ہے؟ تو ابن صیاد نے جواب دیا کہ" وہ دخ ہے" آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا تو اپنی حد سے آگے نہیں بڑھ سکتا سیدنا عمرِ فاروقؓ نے کہا یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن ماردوں تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ وہی (دجال) ہے تو تم ہرگز اس پر قابو نہیں پاسکتے اور اگر یہ وہ نہیں ہے تو اسکے قتل کرنے میں کچھ فائدہ نہیں ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ اس کے بعد (ایک مرتبہ پھر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور سیدنا ابی بن کعبؓ اس باغ میں گئے جس میں ابنِ صیاد تھا اور نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم یہ چاہتے تھے کہ ابنِ صیاد سے پوشیدہ طور پر قبل اس کے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دیکھے کچھ سنیں پس نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس کو اس حالت میں دیکھا کہ وہ لیٹا ہوا اپنی ایک چادر میں لپٹا ہوا تھا اس سے کچھ آواز آرہی تھی پس ابنِ صیاد کی ماں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دیکھ لیا حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کھجوروں کے درختوں میں چھپ (چھپ کر جا) رہے تھے تو اس نے ابنِ صیاد سے کہا کہ اے صاف (اور صاف ابن صیاد کا نام تھا) یہ محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم آ گئے تو ابن صیاد اٹھ بیٹھا نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اگر یہ عورت اس کو اس کے حال پر رہنے دیتی یعنی میرے آنے کی اطلاع نہ دیتی تو کیفیت معلوم ہوجاتی۔

679: سیدنا انسؓ کہتے ہیں کہ ایک یہودی کا لڑکا تھا جو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا وہ بیمار ہوگیا تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس کی عیادت کیلئے تشریف لے گئے اور اس کے سر کے پاس بیٹھ گئے پھر اس سے فرمایا کہ تو مسلمان ہوجا تو اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا اور اس کے پاس ہی وہ بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے باپ نے اُس سے کہا کہ تو ابو القاسم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کی اطاعت کر پس وہ مسلمان ہوگیا پھر نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم باہر تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ

وسلم اس وقت یہ فرما رہے تھے کہ اللہ کا شکر ہے کہ اس نے لڑکے کو آگ سے بچالیا۔

680: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہر بچہ فطرتِ اسلام پر پیدا کیا جاتا ہے مگر اس کے ماں باپ اسے یہودی بنا لیتے ہیں یا نصرانی یا مجوسی، جس طرح جانور صحیح وسالم بچہ جنتا ہے کیا تم اس میں کوئی ناک کان کٹا ہوا دیکھتے ہو؟ سیدنا ابو ہریرہؓ یہ حدیث بیان کر کے یہ آیت پڑھتے تھے (ترجمہ) ''اس فطرت پر جس پر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ اللہ کی بنائی ہوئی ساخت تبدیل نہیں کی جا سکتی یہی صحیح اور بالکل سیدھا دین ہے'' (سورۂ روم آیت: 3)۔

باب: جب مشرک مرتے وقت لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہہ دے تو کیا اسے معاف کر دیا جائے گا؟۔

681: سیدنا مسیّب بن حزنؓ کہتے ہیں کہ جب ابو طالب کی وفات قریب ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے پس آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان کے پاس ابو جہل بن ہشام اور عبداللہ ابن ابی امیہ بن مغیرہ کو پایا۔ سیدنا مسیّبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ابو طالب سے فرمایا کہ اے چچا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہہ دو میں تمہارے لئے اللہ کے ہاں اس کی گواہی دوں گا ابو جہل اور عبداللہ بن ابی امیہ نے کہا کہ اے ابو طالب کیا تم عبدالمطلب کے طریقے سے پھرے جاتے ہو؟ پھر رسول اللہ متواتر کلمۂ شہادت پر ان کو دعوت دیتے رہے اور وہ دونوں وہی بات کہتے رہے یہاں تک کہ ابو طالب نے سب سے اخیر گفتگو جو ان سے کی اس میں یہ کہا کہ وہ عبدالمطلب کے طریقے پر ہیں اور انہوں نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے سے انکار کر دیا (پھر وہ مر گئے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا

کہ ہاں میں اللہ کی قسم تمہارے لئے استغفار کروں گا جب تک کہ مجھ کو اس سے ممانعت نہ کی جائے (چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم استغفار کرنے لگے) جس پر اللہ تعالٰی نے یہ آیت نازل فرمائی ﴿ترجمہ﴾ ''پیغمبر اور ایمان والوں کو زیبا نہیں کہ مشرکوں کیلئے دعا کریں'' الآیۃ (سورۃ توبہ: 113)۔

باب: محدث کا قبر کے پاس (بیٹھ کر) نصیحت کرنا اس حال میں کہ اسکے شاگرد بیٹھے ہوں (کیسا ہے)۔

682: امیر المؤمنین علیؓ کہتے ہیں کہ ہم ایک جنازہ کے ہمراہ بقیع کے قبرستان میں تھے پس نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور بیٹھ گئے اور ہم لوگ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اردگرد بیٹھ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی پس آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اسے زمین پر مارنے لگے پھر فرمایا کہ تم میں سے ہر شخص یا (یہ فرمایا کہ) ہر جاندار کیلئے اس کا مقام جنت یا دوزخ میں لکھ دیا گیا ہے اور یہ بھی لکھ دیا گیا ہے کہ گنہگار ہے یا پرہیزگار۔ تو ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا ہم اسی بات پر اعتماد کر کے عمل کو چھوڑ نہ دیں کیونکہ جس کا نام پرہیزگاروں میں لکھا ہے وہ ضرور نیک کام کی طرف رجوع کرے گا اور جس کا نام گنہگاروں میں لکھا ہے وہ ضرور برائی کی طرف جائے گا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہاں جن کا نام پرہیزگاروں میں ہے ان کو نیک کام کرنے کی توفیق دی جائے گی اور جو گنہگار ہیں ان کو برائی کرنے کی توفیق ملے گی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یہ آیت پڑھی (ترجمہ) ''جس نے اللہ کی راہ میں مال دیا اور پرہیزگاری اختیار کی اور دین اسلام کو سچ مانا اس کو ہم آسانی کے گھر یعنی جنت میں پہنچنے کی توفیق دیں گے'' (سورۃ واللیل 7-5) اخیر تک۔

باب: جو شخص خودکشی کرے اس کی سزا۔

683: سیدنا ثابت بن ضحاک ؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کی اپنے آپ کو جھوٹا جان کر قسم کھائے مثلاً یوں کہے کہ فلاں بات یوں ہوئی تو میں یہودی ہوں تو ویسا ہی ہوگا جیسا اس نے کہا ہے اور جو شخص اپنے آپ کو کسی ہتھیار سے قتل کرے اس کو اسی ہتھیار سے جہنم میں عذاب دیا جائے گا۔

684: سیدنا جندب ؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص کے کچھ زخم لگ گیا تھا اس نے اپنے آپ کو مار ڈالا پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندے نے اپنی جان خود دیدی لہٰذا میں نے اس پر جنت کو حرام کر دیا۔

685: سیدنا ابو ہریرہ ؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی جان گلا گھونٹ کر دیتا ہے وہ اپنا گلا دوزخ میں برابر گھونٹا کرے گا اور جو شخص زخم لگا کر اپنے آپ کو ہلاک کر لیتا ہے وہ دوزخ میں برابر اپنے آپ کو زخم لگایا کرے گا۔

باب: لوگوں کا میت کی تعریف کرنا کیسا ہے؟۔

686: سیدنا انس بن مالک ؓ کہتے ہیں کہ لوگ ایک جنازہ سامنے سے لے کر گزرے، صحابہ' نے اس کی تعریف کی تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ وَجَبَتْ (یعنی واجب ہوگئی) پھر لوگ دوسرا جنازہ لے کر گزرے تو انہوں نے اس کی برائی بیان کی، نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ وَجَبَتْ (یعنی واجب ہوگئی) تو سیدنا عمر بن خطاب ؓ نے عرض کیا کہ کیا چیز واجب ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جس کی تم نے تعریف کی اس کیلئے جنت اور جس کی تم لوگوں نے برائی بیان

کی اس کیلئے دوزخ واجب ہوگئی اور تم لوگ زمین میں اللہ کی طرف سے گواہ ہو۔

687: امیر المؤمنین عمر بن خطابؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جس مسلمان کے نیک ہونے کی چار آدمی گواہی تو دیں اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کر دے گا۔ ہم نے عرض کیا اور تین آدمی جس کے اچھے ہونے کی گواہی دیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اور تین آدمی جس کے نیک ہونے کی گواہی دیں اس کو بھی جنت ملے گی پھر ہم نے عرض کیا اور دو آدمی جس کے اچھے ہونے کی گواہی دیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اور دو آدمی جس کے اچھے ہونے کی گواہی دیں اس کو بھی جنت ملے گی پھر ہم نے ایک کی گواہی کی بابت آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے نہیں پوچھا۔

باب: عذابِ قبر کے بارے میں کیا وارد ہوا ہے؟

688: سیدنا براء بن عازب نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جب مومن اپنی قبر میں اٹھا کر بٹھایا جاتا ہے اور اسکے پاس فرشتے آتے ہیں پھر وہ شہادت دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں پس اللہ تعالیٰ نے سورۂ ابراہیم کی آیت: 27 میں جو یہ فرمایا ہے کہ (ترجمہ) ''اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو دنیا کی زندگی اور آخرت میں توحید پر مضبوط رکھتا ہے'' کا یہی مطلب ہے۔

689: سیدنا ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کنویں میں جھانکا جہاں بدر کے مشرکین مقتولین پڑے ہوئے تھے اور فرمایا کہ کیا جو کچھ تم سے تمہارے پروردگار نے سچا وعدہ کیا تھا اسے تم نے پالیا؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مردوں کو پکارتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ تم ان سے زیادہ سننے والے نہیں ہو ہاں وہ لوگ جواب نہیں دے سکتے۔

690: اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ (بدر کے مقتولین کی نسبت) نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے صرف یہ فرمایا تھا کہ "وہ اس وقت جان رہے کہ جو کچھ میں ان سے کہتا تھا ٹھیک تھا" اور بے شک اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ (ترجمہ) "اے نبی (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے" (سورۂ نمل: 8)۔

691: اسماء بن ابی بکر صدیقؓ کہتی ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم خطبہ ارشاد فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فتنۂ قبر کا ذکر کیا جس سے آدمی کی آزمائش کی جائے گی تو اس کو سن کر مسلمان چیخیں مار مار کر روئے۔

باب: عذاب قبر سے پناہ مانگنا (ثابت ہے)۔

692: سیدنا ابوایوبؓ کہتے ہیں کہ ایک دن غروبِ آفتاب کے بعد نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم باہر تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے (ہولناک) آواز سنی اور فرمایا کہ یہودیوں پر ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا ہے۔

693: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے کہ اے اللہ میں عذابِ قبر سے اور عذابِ دوزخ سے اور زندگی اور موت کی خرابی سے اور مسیح دجال کے فساد سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

باب: مردوں کو صبح و شام ان کا (جنت و دوزخ والا) مقام بتایا جاتا ہے۔

694: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص تم میں سے مر جاتا ہے تو ہر صبح و شام اسے اس کا مقام دکھایا جاتا ہے اگر وہ اہل جنت میں سے ہے تو جنت کے مقامات میں سے اور اگر اہل دوزخ میں سے ہے تو دوزخ کے مقامات میں سے۔ اس کے بعد اس سے کہا جاتا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جب تجھے اٹھائے گا تو یہی تیرا مقام ہوگا (جس میں داخل ہو

گا)۔

باب: مسلمانوں کی چھوٹی اولاد کے متعلق، جو فوت ہو جائے، کیا کہا گیا ہے۔

695: سیدنا براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ جب سیدنا ابراہیم (فرزندِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کی وفات ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ان کیلئے ایک دودھ پلانے والی (مقرر کی گئی) ہے۔

باب: مشرکوں کے بچوں کی بابت (جو قبل بلوغ کے مر جائیں) کیا کہا گیا ہے؟

696: سیدنا عبداللہ (بن عباسؓ) کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے مشرکوں کے بچوں کی بابت پوچھا گیا (کہ اگر وہ بلوغ سے پہلے مر جائیں تو جنت میں جائیں گے یا دوزخ میں؟) تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جس وقت ان کو پیدا کیا ہے اسی وقت سے خوب جانتا ہے کہ یہ (بچے زندہ رہتے تو) کیسے عمل کرتے۔ (جنت کے لائق ہیں یا دوزخ کے قابل)

697: سیدنا سمرہ بن جندبؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب فجر کی نماز پڑھ چکتے تو ہماری طرف منہ کر لیتے اور فرماتے کہ تم میں سے کسی نے اگر آج شب کو کوئی خواب دیکھا ہے تو بیان کرے سیدنا سمرہؓ کہتے ہیں کہ اگر کسی نے کوئی خواب دیکھا ہوتا تو وہ اسے بیان کر دیتا پھر جو کچھ اللہ چاہتا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس کی تعبیر بیان فرماتے پس اسی دستور کے موافق ایک دن آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہم سے دریافت فرمایا کہ تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ نہیں تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا مگر میں نے آج شب دو اشخاص کو

خواب میں دیکھا کہ وہ میرے پاس آئے اور میرے ہاتھ کو پکڑ لیا اور مجھے ایک مقدس زمین میں لے گئے یکایک میں وہاں پہنچ کر کیا دیکھتا ہوں کہ ایک آدمی بیٹھا ہے اور دوسرا آدمی ہاتھ میں لوہے کا ایک آنکڑا لئے کھڑا ہے وہ اسے اس بیٹھے ہوئے آدمی کے منہ داخل کرتا ہے یہاں تک کہ اس کی گدی تک پہنچ جاتا ہے تو اس سے ایک طرف کا جبڑا اپھاڑ دیتا ہے اس کے بعد دوسرے جبڑے کیساتھ بھی ایسا ہی کرتا ہے اور اس کا وہ جبڑا مندمل ہو جاتا ہے پھر دوبارہ وہ ایسا ہی کرتا ہے تو میں نے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے تو ان دونوں مجھے جواب دیا کہ آگے چلئے۔ یہاں تک کہ ہم ایک ایسے شخص کے پاس پہنچے کہ وہ چت لیٹا ہوا تھا اور ایک شخص اس کے سرہانے ایک چھوٹا یا بڑا پتھر لئے ہوئے کھڑا تھا پس وہ اس پتھر سے اس لیٹے ہوئے آدمی کے سر کو پھوڑتا تھا۔ جب اسے مارتا اور پتھر لڑھک جاتا تو جا کر اس کو اٹھا لیتا اور جب تک اس لیٹے ہوئے آدمی کے پاس واپس آتا اُس وقت تک اُس کا سر ٹھیک ہو چکتا تھا اور جو حالت اس کی پہلے تھی وہی ہو جاتی تھی پس وہ دوبارہ اسے مارتا تھا۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ تو ان دونوں مجھ سے کہا کہ آگے چلئے چنانچہ ہم چلے تو ایک گڑھے کی طرف ہمارا گزر ہوا وہ مثل تنور کے تھا منہ اس کا تنگ تھا اور پیندا اس کا چوڑا تھا اس گڑھے میں آگ جل رہی تھی اس کے اندر کچھ برہنہ مرد اور عورتیں تھیں جب آگ بہت بھڑک اٹھتی تو وہ لوگ اٹھ جاتے یہاں تک کہ نکلنے کے قریب ہو جاتے تو میں نے پوچھا یہ کیا ہے تو ان دونوں نے مجھ سے کہا کہ آگے چلئے چنانچہ ہم چلے یہاں تک کہ خون کی ایک نہر پر پہنچے جس کے درمیان ایک آدمی تھا اور نہر کے کنارے پر بھی ایک آدمی تھا جس کے سامنے کچھ پتھر تھے اور وہ نہر والے شخص کے سامنے کھڑا ہوا تھا پس جب وہ اس نہر سے باہر نکلنا چاہتا تو یہ شخص ایک پتھر اس کے منہ میں کھینچ کر مارتا تو وہ جہاں تھا وہیں واپس ہو جاتا تھا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کیا

ہے تو ان دونوں نے مجھ سے کہا کہ آگے چلئے چنانچہ ہم چلے یہاں تک کہ ایک نہایت شاداب اور سرسبز باغیچہ میں پہنچے، اس میں ایک بڑا سا درخت لگا ہوا تھا اس کی جڑ کے پاس ایک بوڑھے آدمی اور کچھ بچے بیٹھے ہوئے تھے۔ یکا یک میں کیا دیکھتا ہوں کہ درخت کے قریب ایک آدمی ہے جس کے سامنے کچھ آگ ہے وہ اسے روشن کر رہا ہے پھر وہ دونوں مجھے اس درخت پر چڑھا لے گئے۔ اس درخت کے اندر ایک گھر تھا، اس میں مجھے داخل کیا میں نے کبھی اس سے عمدہ اور شاندار مکان نہیں دیکھا، اس گھر میں کچھ بوڑھے، کچھ جوان، کچھ عورتیں اور کچھ بچے تھے پھر وہ دونوں آدمی مجھے اس گھر سے نکال لائے اور درخت کی دوسری شاخ پر مجھے چڑھایا۔ اس میں بھی ایک گھر تھا، اس میں مجھے داخل کیا گیا یہ گھر بھی نہایت عمدہ اور شاندار تھا اس میں بھی کچھ بوڑھے اور جوان مرد تھے۔ جب میں یہ سب کچھ دیکھ چکا تو میں نے ان دونوں سے پوچھا کہ تم نے مجھے رات بھر گشت کرایا، اب بتاؤ کہ میں نے جو کچھ دیکھا ہے اس کی حقیقت کیا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ ہاں ہم بتاتے ہیں۔ وہ شخص جس کو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دیکھا کہ اس کا جبڑا اپھاڑا جا رہا ہے تو وہ جھوٹ بولنے والا ہے دنیا میں جھوٹی باتیں کیا کرتا تھا اور اس سے نقل کی جاتی تھیں یہاں تک کہ تمام اطرافِ عالم میں پہنچ جاتی تھیں لہٰذا اس کیساتھ روزِ قیامت تک ایسا ہی معاملہ کیا جائے گا اور وہ شخص جس کو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دیکھا کہ اس کا سر پھوڑا جا رہا ہے تو یہ وہ شخص ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم دیا تھا مگر وہ رات کو بھی اس سے غافل ہو کر سو جاتا اور دن میں بھی اس پر عمل نہ کرتا لہٰذا روزِ قیامت تک اس کیساتھ اسی طرح کیا جائے گا۔ اور وہ لوگ جنہیں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے گھڑے میں دیکھا تو وہ زنا کار لوگ ہیں اور وہ شخص جس کو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے نہر میں دیکھا سود خور ہے اور وہ

بوڑھے صاحب جو درخت کی جڑ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ابراہیم علیہ السلام تھے اورچھوٹے بچے جو اُن کے گرد تھے وہ لوگوں کے بچے ہیں جو قبل از بلوغت فوت ہو گئے تھے اور وہ شخص جو آگ روشن کر رہا تھا، مالک فرشتہ تھا جو دوزخ کا دارغہ ہے۔ اور وہ پہلا مکان جس میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف لے گئے تھے عام مسلمانوں کا گھر ہے اور دوسرا گھر شہیدوں کا ہے اور میں جبرائیل ہوں اور یہ میکائیل ہے اب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنا سر اٹھایئے، میں نے سر اٹھایا تو یکایک کیا دیکھتا ہوں کہ میرے اوپر بادل کی مانند کوئی چیز ہے انہوں نے بتایا کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا مقام ہے میں نے کہا کہ مجھے اپنے مقام میں داخل ہونے دو تو ان دونوں نے کہا کہ ابھی کچھ عمر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی باقی ہے جسے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پورا نہیں کیا اگر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اسے پورا کر چکے ہوتے تو اپنے مقام میں جا سکتے تھے۔

باب: یکا یک نا گہانی موت (نیک آدمی کیلئے بری نہیں)۔

698: اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص (سعد بن عبادہ) نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے عرض کیا کہ میری ماں نے دفعتہً جان دیدی اور میں ان کی نسبت ایسا خیال کرتا ہوں کہ اگر وہ بول سکتیں تو ضرور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تصدیق کرتیں۔ پس کیا اگر میں ان کی طرف سے صدقہ دوں تو ان کو کچھ ثواب ملے گا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہاں۔

باب: نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور سیدنا ابو بکر و عمرؓ کی قبروں کے بارے میں کیا کہا گیا ہے؟۔

699: اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

اپنے مرضِ وفات میں بار بار دریافت کرتے تھے کہ میں آج کہاں رہوں گا میں کل کہاں رہوں گا (یعنی اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کا انتظار کرتے تھے) پھر جب میری باری کا دن آیا تو اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو میرے پہلو اور سینہ کے درمیان میں قبض فرمایا اور میرے ہی گھر میں دفن کیے گئے۔

700: امیر المؤمنین عمر بن خطاب ؓ کہتے ہیں کہ یہ چھ لوگ جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم وفات راضی رہے (ان سے زیادہ خلافت کا حقدار اور کوئی نہیں تو ان ہی میں سے کسی ایک خلیفہ کو چن لینا) پس ان چھ لوگوں کے نام یہ بتائے عثمان، علی، طلحہ، زبیر، عبدالرحمٰن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

باب: (مسلمان) مُردوں کو بُرا کہنے کی ممانعت ہے۔

701: اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ (مسلمان) مُردوں کو برا نہ کہو کیونکہ وہ جو کچھ کر چکے ہیں اس سے ہم کنار وہم آغوش بھی ہو چکے ہیں۔

کتاب الزکوٰۃ

باب: زکوٰۃ کا واجب ہونا شریعت سے ثابت ہے۔

702: سیدنا ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سیدنا معاذؓ کو قاضی بنا کر یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا کہ اے معاذ! (ص) تم وہاں کے لوگوں کو اس امر کے اقرار پر رغبت دلانا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) پس اگر وہ اس بات کو مان لیں تو انہیں بتا دینا کہ اللہ نے ہر رات اور دن میں پانچ نمازیں ان پر فرض کی ہیں پھر اگر وہ اس بات کو بھی مان لیں تو انہیں بتا دینا کہ اللہ نے ان پر ان کے مالوں میں صدقہ (زکوٰۃ) فرض کیا ہے جو اُن کے مالداروں سے لیا جائے گا اور ان کے فقیروں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔

703: سیدنا ابوایوبؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے لوگوں نے کہا کہ اس کو کیا ہو گیا ہے تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ صاحبِ ضرورت ہے اور اسے کیا ہو گیا ہے (اچھا سن میں تجھے ایسا عمل بتا دیتا ہوں) تو اللہ کی عبادت کر اور اس کیساتھ کسی کو شریک نہ کر اور نماز پڑھا کر اور زکوٰۃ دیا کر اور صلہ رحمی کیا کر۔

704: سیدنا ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے کہ اگر میں اس کو کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تو اللہ کی عبادت کر اور اُس کیساتھ کسی کو شریک نہ کر اور فرض نماز پڑھا کر اور فرض زکوٰۃ دیا کر اور رمضان کے روزے رکھا کر وہ اعرابی بولا کہ قسم اُس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہی کہ میں اس سے زیادہ (عبادت) نہ کروں گا پھر جب وہ چل دیا تو نبی صلی اللہ علیہ والہ

وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو یہ بات اچھی معلوم ہوتی ہو کہ وہ اہل جنت میں سے کسی شخص کو دیکھے تو اس کو چاہیئے کہ اس شخص کو دیکھ لے۔

705: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وفات ہوئی اور ابوبکر صدیقؓ خلیفہ ہوئے تو بعض عرب قبائل مرتد ہو گئے سیدنا ابوبکرص نے ان مرتدین سے لڑنے کا ارادہ کیا تو سیدنا عمرؓ نے کہا کہ آپ (ص) ان لوگوں سے کیونکر لڑ سکتے ہیں جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرما چکے ہیں کہ "مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے لڑوں یہاں تک کہ وہ لا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہہ دیں پس جو شخص لا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہہ دے تو بے شک اس نے اپنا مال اور اپنی جان مجھ سے بچا لی مگر حق اسلام اور اس کا حساب اللہ پر ہے"۔ سیدنا ابوبکرؓ نے جواب دیا کہ اللہ کی قسم میں اس شخص سے ضرور جنگ کروں گا جو نماز اور زکوۃ میں فرق سمجھے گا اس لئے کہ زکوۃ حق ہے مال میں۔ اللہ کی قسم اگر وہ ایک بھیڑ کا بچہ جو زکوۃ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دور میں دیتے تھے مجھے نہ دیں گے تو میں اس کو روک لینے پر ضرور ان سے جنگ کروں گا۔ سیدنا عمرؓ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم وہ (اصابت رائے اور پختگی ارادہ) صرف اس وجہ سے تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ابوبکرص کے سینہ کو (مصلحت اندیشی کیلئے) کھول دیا تھا لہٰذا میں سمجھ گیا کہ یہی حق ہے۔

باب: زکوۃ نہ دینا گناہِ کبیرہ ہے۔

706: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اونٹ، کہ جن کی زکوۃ نہ دی گئی ہو گی خوب موٹے تازے اچھی حالت میں اپنے مالک پر سوار ہو کر آئیں گے اور اپنے مالک کو پاؤں تلے روندیں گے اور بکری کہ جس کی زکوۃ نہ دی گئی ہو گی خوب موٹی تازی اچھی حالت میں اپنے مالک پر سوار ہو کر آئے گی اور اپنے مالک کو اپنے پاؤں تلے روندے گی اور اپنے سینگوں سے

مارے گی۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا ایک حق یہ بھی ہے کہ پانی پلانے کے گھاٹ پر وہ دوہی جائے (اور اس کا دودھ ان محتاجوں کو جو وہاں کھڑے رہتے ہیں دیا جائے) اور فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص قیامت کے دن بکری کو اپنی گردن پر لاد کر میرے سامنے نہ آئے کہ وہ بکری چلاتی ہو پھر مجھ سے وہ شخص کہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم (میری شفاعت کیجئے) اور میں کہہ دوں کہ میں تیرے لئے کسی بات کا اختیار نہیں رکھتا۔ میں تو (حکم الٰہی) پہنچا چکا اور نہ کوئی شخص اونٹ کو اپنی گردن پر لادے ہوئے میرے سامنے آئے کہ وہ اونٹ بول رہا ہو پھر وہ شخص مجھ سے کہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم میری شفاعت کیجئے اور میں کہہ دوں میں تیرے لئے کسی بات کا اختیار نہیں رکھتا، میں تو حکم الٰہی پہنچا چکا

707: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ جسے مال دے اور وہ اس مال کی زکوٰۃ نہ دے تو اس کا مال قیامت کے دن اس کیلئے گنجے سانپ کے ہم شکل کر دیا جائے گا جس کے منہ کے دونوں کناروں پر پھین (جھاگ) ہو گا وہ سانپ قیامت کے دن اس کے گلے کا طوق بنایا جائے گا پھر اس کے دو جبڑوں کو ڈسے گا اور کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سورہ آل عمران کی آیت نمبر 18 کی تلاوت فرمائی ﴿ترجمہ﴾ ''جو لوگ ان چیزوں میں بخل کرتے ہیں جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے دی ہیں، وہ یہ نہ سمجھیں کہ یہ روش ان کیلئے بہتر ہے۔ نہیں بلکہ یہ ان کیلئے بہت ہی بری ہے۔ (اور) جس چیز میں انہوں نے بخل کیا، اس کا انہیں قیامت کے دن طوق پہنایا جائے گا''۔

باب: جس مال کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے وہ کنز (وہ خزانہ جس کی مذمت کی

گئی ہے) نہیں ہے۔

708: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ اوقیہ (ساڑھے باون تولے چاندی) سے کم پر زکوۃ فرض نہیں ہے اور پانچ اونٹ سے کم پر زکوۃ فرض نہیں ہے اور پانچ وسق (ساڑھے چار یا پانچ من) سے کم (کھجور) پر بھی زکوۃ فرض نہیں ہے۔

باب: صدقہ پاک کمائی سے دینا چاہیئے۔

709: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنی پاک کمائی سے ایک کھجور کے برابر بھی صدقہ دیتا ہے اور اللہ تو پاک ہی چیز کو قبول فرماتا ہے تو اللہ اس کو اپنے داہنے ہاتھ میں لے لیتا ہے پھر اس کو صدقہ دینے والے کیلئے بڑھاتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی اپنے بچے کو بڑھائے یہاں تک کہ وہ (کھجور کے برابر والا صدقہ احد) پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔

باب: اس سے پہلے کہ لوگ انکار کریں صدقہ کر دو۔

710: سیدنا حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے تھے کہ "اے لوگو! صدقہ دو اس لئے کہ تمہارے اوپر ایک دور ایسا آئے گا کہ آدمی اپنا صدقہ لئے پھرے گا مگر کسی ایسے شخص کو نہ پائے گا جو اسے قبول کرلے (جس) شخص (سے وہ کہے گا کہ اسے لے لو وہ) کہے گا کہ کاش تو کل لایا ہوتا تو میں لے لیتا لیکن آج تو مجھے اس کی ضرورت نہیں۔

711: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت نہیں آئے گی یہاں تک کہ تم میں دولت کی ریل پیل ہو کر (مال) اُبل نہ پڑے۔ یہاں تک کہ صاحبِ مال اس شخص کو تلاش کرے گا جو اس کا صدقہ لے لے اور اسے جب

کسی کے سامنے پیش کرے گا تو وہ کہے گا کہ آج مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے

712: سیدنا عدی بن حاتمؓ کہتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس تھا کہ دو آدمی آئے، ایک تو اپنے فقر اور تنگی معاش کی شکایت کرتا تھا اور دوسرا چوری و ڈاکہ زنی کی شکایت کرتا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ڈاکہ زنی کی کیفیت تو یہ ہے کہ تھوڑے ہی عرصے کے بعد (ایسا امن ہو جائے گا کہ) قافلہ (مدینہ سے) مکہ تک بغیر کسی محافظ اور ضامن کے چلا جائے گا (اور کوئی اس سے مزاحمت نہ کر سکے گا) اور فقیر، تو (اس کی بھی یہ کیفیت ہے کہ) قیامت نہ آئے گی یہاں تک کہ (لوگوں کے پاس مال کی ایسی کثرت ہو جائے گی کہ) تم میں سے کوئی شخص اپنا صدقہ لے کر پھرے گا مگر کسی کو نہ پائے گا جو اسے لے لے پھر (یہ یاد رکھو کہ) بیشک یقیناً ہر شخص تم میں سے (قیامت کے دن) اللہ کے سامنے کھڑا ہو گا۔ اس کے اور اللہ کے درمیان نہ کوئی حجاب ہو گا اور نہ کوئی ترجمان جو اس کی گفتگو نقل کرے پھر اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ کیا میں نے تجھے مال نہ دیا تھا؟ وہ عرض کرے گا کہ ہاں (دیا تھا) پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا میں نے تیرے پاس پیغمبر کو نہ بھیجا تھا؟ (جو تجھے زکوۃ کی فرضیت سے آگاہ کرتا) وہ عرض کرے گا کہ ہاں (بھیجا تھا) پس وہ شخص اپنی داہنی جانب نظر کرے گا تو بجز آگ کے کچھ نہ دیکھے گا لہٰذا تم میں سے ہر شخص کو چاہیئے کہ آگ سے بچے اگرچہ کھجور کے ٹکڑے (کے صدقہ دینے) سے ہی۔ پھر اگر کھجور کا ٹکڑا بھی میسر نہ ہو تو عمدہ بات کہہ کر۔

713: سیدنا ابوموسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک دور آئے گا جس میں آدمی صدقہ کا سونا لے کر گشت کرے گا مگر کسی کو نہ پائے گا جو اس سے لے لے اور مردوں کی قلت اور عورتوں کی کثرت کے سبب سے ایک مرد کے پیچھے چالیس عورتیں دیکھی جائیں گی جو اس کیساتھ لگی رہیں گی

باب: نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ارشاد کہ آگ سے بچو اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا دے کر سہی۔ اور بہت کم صدقہ دے کر سہی۔

714: سیدنا ابومسعود انصاریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب ہمیں صدقہ کا حکم دیتے تھے تو کوئی شخص ہم میں سے بازار کی طرف جاتا اور باربرداری کرتا۔ پھر اگر اسے مزدوری میں ایک مد (غلہ وغیرہ) مل جاتا تو اسی کو صدقہ میں دے دیتا اس وقت ایسی تنگدستی کی حالت تھی اور آج بعض لوگوں کے پاس ایک لاکھ درہم موجود ہیں۔

715: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ (ایک دن) ایک عورت سوال کرتی ہوئی آئی اور اس کیساتھ اس کی دو بیٹیاں بھی تھیں تو اس نے میرے پاس ایک کھجور کے سوا کچھ نہ پایا پس میں نے وہی اسے دیدی۔ اُس نے اُس کھجور کو اپنی دونوں لڑکیوں میں تقسیم کر دیا اور خود اس میں سے کچھ نہیں کھایا پھر وہ اٹھ کر چلی گئی۔ جب نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اس کی خبر دی تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ان لڑکیوں میں سے کسی کیساتھ مبتلا کر دیا جائے (یعنی اللہ تعالیٰ اس کو لڑکی دے) تو وہ لڑکیاں اس کیلئے دوزخ سے حجاب ہو جاتی ہیں۔

باب: کونسا صدقہ (ثواب میں) افضل ہے؟۔

716: سیدنا ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے دریافت کیا کہ یارسول اللہ کونسا صدقہ ثواب میں زیادہ ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا یہ کہ تو صدقہ اس حال میں دے کہ تو صحیح ہو مال و دولت کا خواہشمند ہو، فقیری سے ڈرتا ہو اور مالدار ہونے کی آرزو رکھتا ہو۔ اور (صدقہ

دینے میں) اتنی دیر مت کر کہ جب جان حلق میں پہنچ جائے اور تُو کہے کہ اتنا مال فلاں شخص کو دید ینا اور اتنا فلاں کو حالانکہ اب تو وہ مال فلاں شخص (یعنی وارث) کا ہو چکا۔

717: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بعض بیویوں نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے عرض کیا کہ (آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وفات کے بعد ہم لوگوں میں سے) سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے کون ملے گی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جس کا ہاتھ تم سب میں لمبا ہوگا تو انہوں نے ایک بانس کا ٹکڑا لیکر ہاتھ ناپنے شروع کئے تو سودہ رضی اللہ عنہا کا ہاتھ سب میں بڑا نکلا (مگر جب سب سے پہلے اُمّ المؤمنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی) تو ہم نے جان لیا کہ اُن کا ہاتھ صدقہ نے لمبا کر دیا (اور ہاتھ کے بڑے ہونے سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی کثرتِ صدقہ تھی چنانچہ) وہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیساتھ ہم سب سے پہلے ملیں اور وہ صدقہ دینے کو بہت پسند کرتی تھیں۔

باب: جب کوئی شخص کسی مالدار کو نادانستگی میں صدقہ دیدے!

718: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ (گذشتہ دَور میں) ایک شخص نے (اپنے دل میں) کہا کہ (آج شب کو) میں کچھ صدقہ دوں گا چنانچہ وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا اور اسے (نادانستگی میں) ایک چور کے ہاتھ میں رکھ دیا تو صبح کو لوگوں نے چرچا کیا کہ (دیکھو آج رات کو) ایک چور کو خیرات دی گئی ہے تو اس شخص نے کہا کہ اے اللہ تیرا شکر ہے میں (آج رات پھر) صدقہ دوں گا چنانچہ وہ اپنا صدقہ لیکر نکلا اور اس کو اس نے نادانستگی میں ایک زانیہ کے ہاتھ میں رکھ دیا تو صبح کو لوگوں نے چرچا کیا کہ (دیکھو آج شب) ایک زانیہ کو

خیرات دی گئی ہے۔ اس شخص نے کہا کہ اے اللہ تیرا شکر ہے (کہ تو نے میری خیرات) زانیہ پر (خرچ کرا دی) میں (پھر) کچھ صدقہ دوں گا چنانچہ وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا اور (نادانستگی میں) اس نے وہ صدقہ ایک مالدار کے ہاتھ میں رکھ دیا تو لوگوں نے صبح کو چرچا کیا کہ (دیکھو آج شب) مالدار کو خیرات دی گئی اس شخص نے کہا کہ اے اللہ تیرا شکر ہے (کہ تو نے میری خیرات) چور اور زانیہ اور مالدار پر (خرچ کروا دی) تو اس کے پاس کوئی اللہ کا فرستادہ آیا اور اس سے کہا کہ تو رنجیدہ مت ہو تجھے تیری خیرات کا ثواب ملے گا اور جن لوگوں کو تو نے دیا ہے انہیں بھی فائدہ ہو گا لیکن چور کو تیرا خیرات دینا (اسکے حق میں یہ فائدہ دیگا کہ) شاید وہ چوری سے باز رہے۔ اور زانیہ! ممکن ہے کہ وہ حرکتِ زنا سے رک جائے اور شاید مالدار عبرت حاصل کرے اور جو کچھ اللہ عزوجل نے اُسے دیا ہے وہ اس میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرنے لگے۔

باب: جب کوئی شخص نادانستگی میں اپنے بیٹے کو صدقہ دیدے۔

719: سیدنا معنؓ بن یزیدؓ کہتے ہیں کہ میں نے میرے باپ نے اور میرے دادا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے بیعت کی ہے اور نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہی نے میری منگنی کی اور میرا نکاح کیا اور ایک دن میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس ایک مقدمہ لے کر حاضر ہوا اور (وہ مقدمہ یہ تھا کہ) میرے باپ یزید نے کچھ اشرفیاں برائے صدقہ نکالی تھیں اور ان کو مسجد میں ایک شخص کے پاس رکھوا دیا تھا (کہ تم جس کو چاہو دے دینا) چنانچہ میں گیا اور میں نے وہ اشرفیاں لے لیں اور ان کو (گھر) لے آیا میرے باپ نے کہا کہ اللہ کی قسم میں نے تجھ کو دینے کا ارادہ نہیں کیا تھا تو میں یہ مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں لے گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اے یزید! جو نیت تم نے کی ہے اس کا ثواب

تمہیں ملے گا اور اے معن جو کچھ تم نے لے لیا وہ تمہارا ہے

باب: جو شخص اپنے خادم کو صدقہ دینے کا حکم دے اور خود نہ دے۔

720: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جب عورت اپنے گھر کے کھانے میں سے صدقہ دے بشرطیکہ اس کی نیت گھر بگاڑنے کی نہ ہو تو اس عورت کو صدقہ دینے کا ثواب ملے گا، اس کے شوہر کو کمائی کا، اور خزانچی کو بھی اسی قدر ثواب ملے گا۔ اور ان میں سے کسی ایک کے ثواب کو بھی کم نہیں کیا جائیگا (یعنی صدقہ ایک ہی ہے اور ثواب تینوں کو اور وہ بھی ایک جیسا)۔

باب: صدقہ دینا جائز نہیں مگر فاضل مال سے۔

721: سیدنا حکیم بن حزامؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اوپر والا ہاتھ بہتر ہے نیچے والے ہاتھ سے اور صدقہ کی ابتداء کرو اس شخص سے جو تمہارے اہل و عیال (قریبی رشتہ داروں) میں سے ہو۔ اور عمدہ صدقہ وہ ہے جو فاضل مال سے دیا جائے اور جو شخص سوال کرنے سے بچے گا تو اللہ بھی اسے سوال کرنے سے بچائے گا۔ اور جو شخص بے پرواہ رہنا چاہے گا تو اللہ بھی اسے بے پرواہ کر دے گا۔

722: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اور اس وقت آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم منبر پر تھے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم صدقہ کا اور سوال سے بچنے کا ذکر کر رہے تھے کہ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور اوپر والا ہاتھ تو دینے والا ہے اور نیچے والا ہاتھ مانگنے والا ہے۔

باب: صدقہ کیلئے ترغیب دینا اور اس کیلئے سفارش کرنا (بڑے ثواب کا کام

ہے)۔

723: سیدنا ابوموسیٰؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس سائل آتا یا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے کسی چیز کا سوال کیا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے کہ اس کی حاجت روائی کیلئے سفارش کرو تو تمہیں بھی ثواب ملے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر کی زبان پر (احکامات میں سے) جو کچھ چاہتا ہے جاری فرماتا ہے۔

724: اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اے اسماء! خیرات کو مت روکو ورنہ تمہارے رزق (میں سے خیر و برکت) کو بھی روک لیا جائے گا۔ ایک دوسری حدیث میں یہ الفاظ بھی آئے ہیں کہ "مال و دولت کو گنو مت ورنہ اللہ بھی تجھے گن گن کر دے گا"۔ (یعنی بغیر حساب کے خیرات کرو تو اللہ تعالیٰ بھی بے شمار دے گا)۔

باب: جہاں تک ممکن ہو صدقہ دینا بہتر ہے۔

725: اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اپنا مال تھیلیوں میں مت رکھو ورنہ اللہ بھی اپنی رحمت تم سے روک لے گا اور جہاں تک ہو سکے خیرات کرتی رہو

باب: جو شخص کفر کی حالت میں صدقہ دے پھر وہ اسلام لے آئے۔

726: سیدنا حکیم بن حزامؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! آپ بتائیے کہ جو کام عبادت کے، مَیں جاہلیت (کی حالت) میں کرتا تھا مثلاً صدقہ کرنا اور (غلام) آزاد کرنا اور صلہ رُحمی کرنا تو کیا ان کا بھی کچھ ثواب مجھے ملے گا؟ تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم جتنی نیکیاں کر چکے ہو ان ہی کے سبب سے تو مسلمان ہوئے ہو (یعنی تمہیں ان کا ثواب ملے گا) اور تم ان سب

نیکیوں کیساتھ مسلمان ہوئے ہو۔

باب: خادم کا ثواب (بھی بہت ہے) جب کہ وہ اپنے مالک کے حکم سے صدقہ دے اور اسکی نیت گھر بگاڑنے کی نہ ہو۔

727: سیدنا ابوموسیٰؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ وہ مسلمان خزانچی جو امانت دار ہو، (صاحبِ مال کا) حکم نافذ کرے یا اس کا صاحب جس قدر (صدقہ) دلائے وہ پورا اس کو دے دے جس کو دلایا گیا ہے اور اس سے اس کا دل بھی خوش ہو تو وہ بھی دو صدقہ دینے والوں میں ایک ہوگا۔

باب: اللہ عزوجل کا (سورۂ واللّیل آیت نمبر 5 سے 1 تک) یہ فرمانا کہ "جو شخص صدقہ دے گا اور پرہیز گاری کرے گا...... اور فرشتوں کا یہ دعا کرنا کہ" اے اللہ خرچ کرنے والوں کو اس کا نعم البدل عطا فرما" کا بیان۔

728: سیدنا ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ہر صبح کو دو فرشتے (آسمان سے) اترتے ہیں ان میں سے ایک یہ کہتا ہے (ترجمہ)" اے اللہ ہر خرچ کرنے والے کو اس کے خرچ کرنے کا نعم البدل عنایت فرما" اور دوسرا یہ کہتا ہے (ترجمہ)" اے اللہ ہر بخل کرنے والے کے مال کو تباہ و برباد فرما دے"۔

باب: صدقہ دینے والے اور بخیل کی مثال (کا بیان)۔

729: سیدنا ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا بخیل کی اور صدقہ دینے والے کی مثال ان آدمیوں کے مثل ہے جن (کے جسم) پر سینہ سے لے کر گردن تک لوہے کے دو جبّے ہوں۔ تو سخی جب خرچ کرنا چاہتا ہے تو وہ جبہ

کشادہ ہو جاتا ہے یا (یہ فرمایا کہ) اس کے جسم پر ڈھیلا ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اس کی انگلیوں کو چھپا لیتا ہے اور بڑھ جاتا ہے اور بخیل جب کچھ خرچ کرنا چاہتا ہے تو اس جبہ کا ہر حلقہ اپنی جگہ پر جم جاتا ہے وہ اس کو کشادہ کرنا چاہتا ہے مگر کشادہ نہیں ہوتا۔

باب: ہر مسلمان پر صدقہ (واجب) ہے پھر اگر کسی کو مقدور نہ ہو تو وہ اچھی بات پر عمل کرے۔

730: سیدنا ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مسلمان پر صدقہ دینا ضروری ہے تو لوگوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم اگر کسی کو مقدور نہ ہو؟ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اپنے ہاتھ سے محنت کرے اور اپنی جان کو آرام دے اور صدقہ دے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ اگر اس کا بھی مقدور نہ ہو؟ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ صاحبِ حاجت مظلوم کی فریاد رسی کرے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ اگر اس کا بھی مقدور نہ ہو؟ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا تو وہ اچھی بات پر عمل کرے اور برائی سے باز رہے یہی اس کیلئے صدقہ ہے۔

باب: (ایک فقیر کو) زکوۃ یا صدقہ میں سے کس قدر دینا چاہیئے؟۔

731: اُمّ عطیہ (جن کا نام نسیبہ تھا) رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میرے پاس ایک صدقہ کی بکری آئی تو میں نے اس میں سے کچھ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بھی دے دیا۔ پھر جب نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم گھر میں تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے پاس کچھ ہے؟ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ کچھ بھی نہیں سوائے اس کے جو صدقہ کی بکری

(کے گوشت) میں سے جسے نسیبہ نے بھیجا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اس کو لاؤ کیونکہ وہ اپنے مقام پر پہنچ چکا (یعنی اب ہمارے لئے وہ صدقہ نہیں ہے)۔

باب : زکوٰۃ میں بجائے نقدی کے مال واسباب کا دینا۔

732: سیدنا انس ؓ کہتے ہیں کہ ابو بکر صدیق ؓ نے ان کیلئے وہ بات لکھی جس کا اللہ نے اپنے رسول کو حکم دیا کہ جس کسی پر صدقہ میں ایک برس کی اونٹنی واجب ہو اور وہ اس کے پاس نہ ہو اور اس کے پاس دو برس کی اونٹنی ہو تو وہ اس سے قبول کر لی جائے گی اور صدقہ وصول کرنے والا بیس درہم یا دو بکریاں اسے واپس دے گا اور اگر اس کے پاس ایک برس کی اونٹنی نہ ہو اور (دو برس کی بھی نہ ہو بلکہ) اس کے پاس دو برس کا اونٹ ہو تو وہ اس سے قبول کر لیا جائے گا اور اس کیساتھ اسے کچھ نہیں دیا جائے گا۔

باب : متفرق مال یکجا نہ کیا جائے اور یکجا مال متفرق نہ کیا جائے۔

733: سیدنا انس ؓ کہتے ہیں کہ ان کیلئے ابو بکر صدیق ؓ نے جو کچھ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے (زکوٰۃ کے متعلق) مقرر کیا ہے وہ لکھ دیا (اس میں یہ مضمون بھی تھا کہ) صدقہ کے خوف سے متفرق مال یکجا نہ کیا جائے اور یکجا مال متفرق نہ کیا جائے۔

باب : جو یکجا مال دو شراکت داروں کا ہو، اسکی زکوٰۃ دے کر وہ دونوں اس میں باہم برابر برابر سمجھ لیں۔

734: سیدنا انس ؓ کہتے ہیں کہ ابو بکر صدیق ؓ نے ان کی ہدایت کیلئے وہ باتیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے زکوٰۃ کے بارے میں فرض کی تھیں لکھوا دیں (اس میں یہ مضمون بھی تھا) کہ جو مال دو شراکت داروں کا ہو وہ دونوں زکوٰۃ دینے کے

بعد آپس میں برابر برابر سمجھ لیں۔

باب: اونٹ کی زکوۃ دینا فرض ہے۔

735: سیدنا ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے ہجرت کی بابت پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تیری خرابی ہو ہجرت کا معاملہ بہت سخت ہے۔ کیا تیرے پاس کچھ اونٹ ہیں جن کی تو زکوۃ دے؟ اس نے عرض کیا کہ ہاں پس آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ (جا تجھے ہجرت کی کچھ ضرورت نہیں) تو دریاؤں کے اس پار (یعنی اپنے ملک میں) بھی عبادت کر اس لئے کہ اللہ تیری عبادت میں سے کچھ ضائع نہ کرے گا۔

باب: جس شخص کے پاس ایک برس کی اونٹنی کی زکوۃ واجب ہو اور وہ اس کے پاس نہ ہو۔

736: سیدنا انسؓ کہتے ہیں کہ سیدنا ابو بکرؓ نے ان کیلئے صدقہ کے فرائض، جن کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حکم دیا تھا لکھ دیئے تھے (اس میں یہ مضمون بھی تھا) کہ جس شخص کے پاس (61 سے 75 تک) اونٹوں کی زکوۃ میں چار برس کی اونٹنی واجب ہوئی ہو اور وہ اس کے پاس نہ ہو اور اس کے پاس تین برس کی اونٹنی ہو تو وہی اس سے لے لی جائے اور اس کیساتھ دو بکریاں اگر اس کو مل جائیں یا بیس درہم اس سے لئے جائیں اور جس شخص کے پاس زکوۃ میں (46 سے 6 تک) اونٹوں کی تین برس کی اونٹنی واجب ہو اور وہ اس کے پاس نہ ہو اور اس کے پاس چار برس کی اونٹنی ہو تو وہ اس سے لے لی جائے اور زکوۃ وصول کرنے والا اسے بیس درہم یا دو بکریاں دیدے اور جس شخص کے پاس زکوۃ میں تین برس کی اونٹنی دینا واجب ہو اور اس کے پاس وہ نہ ہو بلکہ دو برس کی اونٹنی ہو تو اس سے وہی لے لی جائے اور وہ اس

کیساتھ بیس درہم یا دو بکریاں اور دے ۔ اور جس شخص پر (36 سے 45 تک) اونٹوں کی دو برس کی اونٹنی واجب ہو اور اس کے پاس تین برس کی اونٹنی ہو تو اس سے وہی قبول کر لی جائے اور اسے دو بکریاں یا بیس درہم واپس دیدے اور جس شخص کے پاس زکوۃ میں دو برس کی اونٹنی دینا واجب ہو اور اس کے پاس وہ نہ ہو بلکہ ایک برس کی اونٹنی ہو تو اس سے وہی لے لی جائے اور وہ (زکوۃ دینے والا) اس کیساتھ بیس درہم یا دو بکریاں اور دیدے ۔

باب: بکریوں کی زکوۃ دینا بھی فرض ہے ۔

737: سیدنا انس ؓ کہتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر ؓ نے جب انہیں زکوۃ وصول کرنے کیلئے بحرین کی طرف بھیجا تو انہیں یہ تحریر لکھ دی تھی ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(ترجمہ) یہ صدقہ یعنی زکوۃ کے فرائض ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مسلمانوں پر فرض کیے ہیں اور جس کی بابت اللہ تعالی نے اپنے رسول کو حکم دیا ہے، پس مسلمانوں میں جس شخص سے اس تحریر کے مطابق زکوۃ طلب کی جائے وہ اسے ادا کر دے اور جس شخص سے اس تحریر سے زیادہ زکوۃ طلب کی جائے وہ ادا نہ کرے ۔ چوبیس یا اس سے کم اونٹوں میں ہر پانچ اونٹوں پر ایک بکری (پانچ سے کم پر زکوۃ نہیں) پھر جب پچیس سے پینتیس تک اونٹ ہوں تو ان میں ایک برس کی اونٹنی پھر جب چھتیس سے پینتالیس تک اونٹ ہوں تو ان میں دو برس کی ایک اونٹنی پھر جب چھیالیس سے ساٹھ تک ہوں تو ان میں تین برس کی اونٹنی جفتی کے لائق دینا ہو گی پھر جب اکسٹھ سے پچھتر تک ہوں تو ان میں چار برس کی ایک اونٹنی پھر جب چھہتر سے نوے تک ہوں تو ان میں دو دو برس کی دو اونٹنیاں، پھر جب اکیانوے سے ایک سو بیس تک ہوں تو ان میں تین تین برس کی دو اونٹنیاں جفتی کے لائق دینا ہوں گی ۔

پھر جب ایک سو بیس سے زیادہ ہو جائیں تو ہر چالیس میں دو برس کی ایک اونٹنی اور ہر پچاس میں تین برس کی ایک اونٹنی دینی ہوگی اور جس کے پاس صرف چار اونٹ ہوں تو ان میں زکوۃ فرض نہیں ہاں اگر ان کا مالک چاہے تو دیدے پھر جب پانچ ہوں تو اُن میں ایک بکری زکوۃ کے طور پر دینی ہوگی۔ اور جنگل میں چرنے والی بکریوں کی زکوۃ میں جب وہ چالیس سے ایک سو بیس تک ہوں ایک بکری فرض ہے پھر جب ایک سو بیس سے زیادہ ہو جائیں تو دو سو تک دو بکریاں پھر جب دو سو سے زیادہ تین سو تک ہو جائیں تو ان میں تین بکریاں پھر جب تین سو سے زیادہ ہو جائیں تو ہر سو میں ایک بکری اور اگر کسی کے پاس جنگل میں چرنے والی بکریاں چالیس سے کم ہوں اگرچہ ایک بکری بھی کم ہو تو اس میں کچھ زکوۃ نہیں ہاں اگر ان کا مالک دینا چاہے تو دیدے۔ (اور زکوۃ صرف ان ہی اونٹوں، گائے اور بکریوں پر فرض ہے جو چھ ماہ سے زیادہ جنگل میں چرتی ہوں۔ اگر چھ ماہ سے زیادہ اپنے پاس سے چارہ وغیرہ کھلانا ہو تو ان پر زکوۃ نہیں ہے۔ اور ان تین جانوروں کے علاوہ کسی اور جانور پر زکوۃ فرض نہیں ہے ہاں البتہ بھینس گائے ہی کی ایک قسم ہے)۔ اور چاندی میں چالیسواں حصہ زکوۃ ہے بشرطیکہ بقدر دو سو درہم کے ہو اور اگر ایک سو نوے درہم ہیں تو اس میں کچھ زکوۃ نہیں ہاں اگر اس کا مالک دینا چاہے تو دیدے۔

باب: زکوۃ میں عیب دار جانور نہ لئے جائیں۔

738: سیدنا انسؓ کہتے ہیں کہ ابو بکر صدیقؓ نے ان کو ایک تحریر لکھ دی تھی (اس میں زکوۃ کے وہ مسائل تھے) جن کا اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو حکم دیا ہے (اس میں یہ مضمون بھی تھا کہ) زکوۃ میں بوڑھا، عیب دار اور نر لیا جائے یعنی بکرا وغیرہ۔ ہاں اگر صدقہ دینے والا چاہے (تو پھر نر لینے میں کچھ حرج نہیں)۔

باب: زکوٰۃ میں لوگوں کے عمدہ مال نہ لئے جائیں۔

739: سیدنا ابن عباسؓ سے مروی حدیث کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جب سیدنا معاذؓ کو یمن بھیجا (یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے دیکھئے حدیث نمبر 72) یہاں اس روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ ''تم اہل کتاب (یعنی یہودو نصاریٰ) کے پاس جا رہے ہو...... '' اور پھر (انہوں نے) باقی حدیث ذکر کی پھر آخر میں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سیدنا معاذؓ سے) فرمایا ''............ اور تم لوگوں کے عمدہ عمدہ مالوں سے پرہیز کرنا''۔

باب: زکوٰۃ کا اپنے قرابت داروں پر صرف کرنا۔

740: سیدنا انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ مدینہ میں تمام انصار سے زیادہ سیدنا ابوطلحہؓ کے پاس مال تھا، از قسم باغات اور سب سے زیادہ پسند ان کو بیر حاء نامی باغ تھا اور وہ مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سامنے تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم وہاں تشریف لے جاتے تھے اور اس میں جو خوشگوار پانی تھا اس کو نوش فرماتے تھے سیدنا انسؓ کہتے ہیں کہ جب (سورۂ آل عمران کی آیت نمبر 92) نازل ہوئی (ترجمہ) ''تم لوگ ہرگز نیکی کو نہ پہنچو گے یہاں تک کہ جس چیز کو تم دوست رکھتے ہو اس میں سے خرچ کرو'' تو ابوطلحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سامنے کھڑے ہو گئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اللہ بزرگ و برتر فرماتا ہے کہ ''تم لوگ ہرگز نیکی کو نہ پہنچو گے یہاں تک کہ جس چیز کو تم دوست رکھتے ہو اس میں سے خرچ کرو'' تو بے شک مجھے اپنے سب مالوں میں زیادہ محبوب ''بیر حاء'' ہے اور وہ (اب) اللہ کیلئے صدقہ ہے میں اس کے ثواب کی اللہ کے ہاں امید رکھتا ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس کو جہاں مناسب سمجھئے صرف کیجئے۔ سیدنا انسؓ بیان کرتے ہیں کہ

رسول اللہ نے فرمایا ''شاباش یہ تو ایک مفید مال ہے، یہ تو ایک مفید مال ہے'' اور میں نے سنا جو تم نے کہا اور میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ تم اس کو قرابت داروں میں صرف کر دو تو سیدنا ابو طلحہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں ایسا ہی کروں گا چنانچہ انہوں نے اس کو اپنے قرابت داروں میں اور چچا کے بیٹوں میں تقسیم کر دیا۔

741: سیدنا ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم عید الضحیٰ یا عید الفطر میں عید گاہ تشریف لے گئے...... یہ حدیث گذر چکی ہے (دیکھیں حدیث: 531) یہاں اس روایت میں یہ ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم واپس ہو کر اپنے مکان کی طرف تشریف لے گئے تو سیدہ زینب سیدنا ابن مسعود کی بیوی آئیں اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت مانگنے لگیں عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! زینب (آئی) ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دریافت فرمایا کون زینب؟ تو عرض کیا گیا کہ سیدنا ابن مسعودؓ کی بیوی۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اچھا ان کو اجازت دیدو انکو اجازت دیدی گئی (جب وہ آئیں تو) انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم آپ نے آج (ہم عورتوں کو) صدقہ دینے کا حکم دیا ہے اور میرے پاس کچھ زیور ہے میں نے چاہا کہ اسے خیرات کر دوں مگر ابن مسعود نے کہا کہ وہ اور ان کی اولاد سب سے زیادہ مستحق اس بات کے ہیں کہ میں انہی کو صدقہ دوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ابن مسعود نے سچ کہا تمہارے شوہر اور تمہارے بچے سب سے زیادہ مستحق اس امر کے ہیں کہ تم انہیں صدقہ دو۔

باب: مسلمان پر اس کے گھوڑے کی بابت زکوٰۃ فرض نہیں۔

742: سیدنا ابو ہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے راوی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر اس کے (خدمت گزار) غلام اور اس کی (سواری کے)

گھوڑے پر زکوۃ فرض نہیں۔

باب: یتیموں کو خیرات دینا بہت ثواب کا کام ہے۔

743: سیدنا ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم منبر پر بیٹھے اور ہم لوگ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ارد گرد بیٹھ گئے پس آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میں اپنے بعد جن باتوں کا خوف تمہارے لئے کرتا ہوں ان میں سے ایک بات یہ ہے کہ تم پر دنیا کی تازگی اور اس کی آرائش کھول دی جائے گی تو ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم (مال کی زیادتی سے کیا خرابی ہو گی؟ مال تو اتنی اچھی چیز ہے) کیا اچھی چیز بھی برائی پیدا کرے گی؟ (یہ سن کر) نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم خاموش ہو گئے تو اس سے کہا گیا کہ تجھے کیا ہو گیا ہے کہ تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے گفتگو کرتا ہے حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تجھ سے کلام نہیں فرماتے۔ پھر ہم کو یہ خیال ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر وحی اتر رہی ہے (اس لئے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سکوت فرمایا ہے چنانچہ جب وحی اتر چکی تو) کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے چہرے سے پسینہ پونچھا اور فرمایا کہ سائل کہاں ہے؟ گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ا س (کے سوال) کو پسند فرمایا پس آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا (ہاں یہ صحیح ہے کہ) اچھی چیز برائی نہیں پیدا کرتی مگر (بے موقع استعمال سے برائی پیدا ہوتی ہے) دیکھو فصل ربیع کیسا تھا ایسی گھاس بھی پیدا ہوتی ہے جو (اپنے چرنے والے جانور کو) مار ڈالتی ہے یا بیمار کر دیتی ہے۔ مگر اس سبزی کو چرنے والوں میں سے جو چر لے یہاں تک کہ جب اس کے دونوں کولہے بھر جائیں تو وہ آفتاب کے سامنے ہو جائے پھر لید کرے اور پیشاب کرے اور (اسکے بعد پھر) چرے (ایک دم بے انتہا نہ چرتا چلا جائے تو وہ نہیں مرتا) اور بے شک یہ مال ایک میٹھی سبزی ہے پس کیا اچھا مال

ہے مسلمان کا کہ وہ اس میں سے مسکین کو اور یتیم کو اور مسافر کو دے۔ یا اسی قسم کی کوئی اور بات نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمائی۔ اور بیشک جو شخص اس مال کو ناحق لے گا وہ اس شخص کے مثل ہو گا جو کھائے اور سیر نہ ہو اور وہ مال اس پر قیامت کے دن اس کے خلاف گواہی دے گا۔

باب: زکوۃ کا مال شوہر کو اور ان یتیم بچوں کو جو اپنی تربیت میں ہوں دینا (جائز ہے)۔

744: سیدہ زینب زوجہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی حدیث ابھی گزری ہے (دیکھئے حدیث: 741) یہاں اس روایت میں یہ بھی کہتی ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس گئی تو میں نے دروازہ پر ایک انصاری عورت کو پایا کہ وہ بھی میری جیسی ضرورت سے آئی تھی پس سیدنا بلالؓ ہماری طرف سے گزرے تو ہم نے کہا کہ تم نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے دریافت کرو کہ کیا میرے لئے یہ کافی ہے کہ میں (اپنا مال) اپنے شوہر پر اور ان یتیموں پر جو میری تربیت میں ہیں خرچ کروں؟ اور ہم نے (سیدنا بلالؓ سے) یہ کہہ دیا کہ تم ہماری اطلاع نہ کرنا (مگر جب سیدنا بلالؓ نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے جا کر یہ پوچھا) تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دونوں عورتیں کون ہیں؟ تو سیدنا بلالؓ نے کہا "زینب" آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پوچھا کہ کون زینب؟ انہوں نے عرض کیا کہ عبداللہ بن مسعود کی بیوی۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہاں (کافی ہے بلکہ) اس کو دوہرا ثواب ملے گا قرابت (کا حق ادا کرنے) کا ثواب اور خیرات دینے کا ثواب۔

745: اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! کیا مجھے کچھ ثواب ہو گا اگر میں ابو سلمہ کے بچوں پر (اپنا مال) خرچ

کروں، وہ تو میرے ہی لڑکے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا تم ان پر خرچ کرو، جو کچھ تم ان پر خرچ کرو گی اس کا ثواب تمہیں ملے گا۔

باب: اللہ عزوجل کا (سورۂ برأت آیت نمبر 6 میں) فرمانا'' اور (زکوٰۃ کا مال خرچ کیا جائے) غلاموں قرضداروں کو نجات دلانے اور جو اللہ کی راہ میں ہوں''

746: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک شخص کو صدقہ یعنی زکوٰۃ وصول کرنے کا حکم دیا۔ وہ شخص گیا اور صدقہ وصول کرلایا پھر عرض کیا کہ ابن جمیل، خالد بن ولید اور عباس بن عبدالمطلب نے نہیں دیا تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ابن جمیل اس وجہ سے انکار کرتا ہے کہ وہ فقیر تھا اسے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مالدار کر دیا (بے شک اس کا نہ دینا سرکشی پر دلالت کرتا ہے) مگر خالد بن ولید (ص)، تو تم لوگ خالد (ص) پر ظلم کرتے ہو (تم نے ان سے زکوٰۃ کیوں مانگی؟ کیونکہ) انہوں نے اپنی زرہیں اور اپنے ہتھیار اللہ کی راہ میں روک رکھے ہیں اور رہ گئے عباس بن عبدالمطلب تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے چچا ہیں ان پر البتہ زکوٰۃ ضروری ہے اور اس کے برابر اور بھی (تو وہ میں ادا کروں گا)۔

باب: سوال سے بچنا بڑے ثواب اور فائدے کی بات ہے

747: سیدنا ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے انصار میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے انہیں دیدیا پھر انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پھر انہیں دیدیا یہاں تک کہ جس قدر مال آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس تھا

وہ سب ختم ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس جب مال ہوگا تو میں اسے تم لوگوں سے بچا کر نہ رکھوں گا مگر (یہ یاد رکھو کہ) جو شخص سوال کرنے سے پرہیز کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو (فقر اور حاجت سے) بچائے گا اور جو شخص بے پرواہی ظاہر کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو غنی کر دے گا اور جو شخص صبر کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو صابر بنا دے گا اور (دیکھو) کسی شخص کو کوئی نعمت صبر سے زیادہ عمدہ اور وسیع نہیں دی گئی (لہٰذا صبر کو ہاتھ سے نہ جانے دو)۔

748: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ بات کہ کوئی شخص تم میں سے رسی لیکر لکڑیاں توڑے اور ان کو اپنی پیٹھ پر لاد کر فروخت کرے، اس بات سے بہتر ہے کہ کسی شخص کے پاس جائے اور اس سے سوال کرے (حالانکہ یہ معلوم بھی نہیں کہ) وہ اس کو دے یا نہ دے۔

749: سیدنا زبیر بن عوامؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے راوی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک یہ بات کہ کوئی شخص تم میں سے اپنی رسی لے کر اور لکڑی کا بوجھ اپنی پیٹھ پر لاد کر لے آئے اور اس کو فروخت کرے اور اللہ تعالیٰ اس ذریعہ سے اس کی آبرو قائم رکھے تو اس کیلئے اس بات سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے سوال کرے (حالانکہ یہ معلوم بھی نہیں کہ) وہ اس کو دیں یا نہ دیں۔

750: سیدنا حکیم بن حزامؓ کہتے ہیں کہ میں نے (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے کچھ مانگا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھے دیدیا۔ پھر میں نے مانگا تو آپ نے مجھے دے دیا۔ میں نے پھر مانگا تو آپ نے مجھے دیدیا۔ اس کے بعد فرمایا کہ اے حکیم! یہ مال ایک میٹھی اور سرسبز و شاداب چیز ہے جو شخص اس کو بغیر حرص کے لیتا ہے اس کیلئے اس میں برکت دی جاتی ہے اور جو شخص اس کو طمع کیساتھ

لیتا ہے اس کو اس میں برکت نہیں دی جاتی اور وہ شخص مثل اس کے ہوتا ہے جو کھائے اور سیر نہ ہو اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ سیدنا حکیمؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! قسم ہے اس کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو حق کیساتھ مبعوث کیا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بعد کسی سے کچھ نہ لوں گا یہاں تک کہ دنیا سے جدا ہو جاؤں پس (جب) سیدنا ابوبکر صدیقؓ خلیفہ ہوئے تو وہ سیدنا حکیمؓ کو وظیفہ کیلئے (جو تمام اصحاب کیلئے مقرر رہوا تھا) بلاتے رہے مگر انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ پھر سیدنا عمر بن خطابؓ نے اپنی خلافت میں انہیں بلایا تا کہ انہیں وظیفہ دیں مگر انہوں نے اس کے قبول کرنے سے انکار کر دیا تو سیدنا عمرؓ نے فرمایا کہ اے مسلمانو! میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں حکیم (ص) کے روبروان کا حق پیش کرتا ہوں مگر وہ اس مالِ غنیمت میں سے اپنا حق لینے سے انکار کرتے ہیں۔ القصہ سیدنا حکیمؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بعد کسی سے کچھ نہیں لیا یہاں تک کہ وفات پائی۔

باب: جس شخص کو اللہ تعالیٰ بغیر سوال کے اور بغیر حرص اور لالچ کے کچھ دیدے تو اس کو چاہیئے کہ قبول کرلے۔

751: امیر المؤمنین عمر بن خطابؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مجھے مال دیتے تھے تو میں کہتا تھا کہ یہ اس شخص کو دیجئے جو مجھ سے زیادہ حاجت مند ہو تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم اسے لے لو جب اس مال میں سے کچھ تمہارے پاس آئے اور تم کو لالچ نہ ہو اور نہ ہی تم نے سوال کیا ہو اور جو نہ ملے تو اس کے حاصل کرنے کیلئے اپنا جی مت دوڑاؤ۔

باب: جو شخص لوگوں سے مال بڑھانے کیلئے سوال کرے۔

752: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگوں سے برابر سوال کیا کرتا ہے وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے منہ پر گوشت کی کوئی بوٹی نہ ہوگی اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن آفتاب قریب ہو جائے گا یہاں تک کہ پسینہ نصف کان تک پہنچ جائے گا پس سب لوگ اس حالت میں ہوں گے کہ یکایک وہ آدم علیہ السلام سے فریاد کریں گے پھر موسیٰ علیہ السلام سے پھر محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے۔

باب: غنا (تونگری) کس قدر مال سے حاصل ہوتی ہے؟

753: سیدنا ابو ہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ شخص نہیں ہے جس کو لوگ ایک لقمہ یا دو لقمہ دے دیں (یعنی ایک ایک لقمہ اور دو دو لقمہ لوگوں سے مانگ کر اپنا پیٹ بھرے) بلکہ مسکین وہ شخص ہے جسے غنا (حاصل) نہ ہو اور وہ شرم کرتا ہو اور لوگوں سے چمٹ کر سوال نہ کرتا ہو

باب: عشر حاصل کرنے کیلئے پکنے سے پہلے کھجوروں کا اندازہ کر لینا۔

754: سیدنا ابو حمید ساعدیؓ کہتے ہیں کہ ہم نے غزوہ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ جہاد کیا ہے پس جب کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم (مقام) وادیٔ قریٰ میں پہنچے تو (کیا دیکھتے ہیں کہ) ایک عورت اپنے باغ میں ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اندازہ کرو (اس کے باغ میں کس قدر کھجوریں ہیں) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دس وسق اندازہ کئے پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ خیال رکھو کہ اس میں سے کس قدر

کھجوریں نکلتی ہیں؟ پھر جب ہم (مقام) تبوک میں پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ آج رات کو سخت آندھی چلے گی لہذا کوئی شخص کھڑا نہ ہو اور جس کے ہمراہ اونٹ ہو وہ اسے باندھ دے۔ چنانچہ ہم لوگوں نے اونٹوں کو باندھ دیا اور سخت آندھی چلی۔ ایک شخص (اتفاق سے) کھڑا ہو گیا اس کو آندھی نے طيء (نامی) پہاڑ پر پھینک دیا اور (اسی جنگ میں **ملک**) ایلہ کے بادشاہ نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیلئے ایک سفید خچر بھیجا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اوڑھنے کیلئے ایک چادر بھی۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس کو وہاں کے **ملک** پر برقرار رکھا پھر جب (اختتام جنگ کے بعد) لوٹے اور وادی قریٰ میں پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس عورت سے دریافت فرمایا کہ تمہارے باغ میں کس قدر کھجور پیدا ہوئی؟ تو اس نے عرض کیا کہ دس وسق، یہی اندازہ فرمایا تھا نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میں مدینہ جلد پہنچنا چاہتا ہوں لہذا تم میں سے جو شخص بہ عجلت میرے ہمراہ چل سکے وہ جلدی کرے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو مدینہ دکھائی دینے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ یہ "طابہ" آ گیا پھر جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اُحد کو دیکھا تو فرمایا کہ یہ وہ پہاڑ ہے جو ہمیں دوست رکھتا ہے اور ہم اسے دوست رکھتے ہیں۔ کیا میں تم لوگوں کو انصار کے گھروں میں سے اچھے گھروں کی خبر دوں؟ صحابہ نے عرض کیا کہ ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا بنی نجار کے گھر پھر بنی عبدالاشہل کے گھر پھر بنی ساعدہ کے گھر یا (یہ فرمایا کہ) بنی حارث بن خزرج کے گھر اور (یہ گھر بہت زیادہ اچھے ہیں ورنہ یوں تو) انصار کے سب گھروں میں اچھائی ہے۔

باب: عُشر اس پیداوار میں واجب ہوتا ہے جو آبِ باراں اور آبِ رواں سے حاصل کی جائے۔

755: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جس چیز کو آسمان کا پانی یعنی بارش سینچے اور چشمے سینچیں یا خودبخود پیدا ہو اس میں عُشر واجب ہوتا ہے اور جو چیز کنوئیں کے پانی سے سینچی جائے اس میں نصف عُشر ہے۔

باب: کھجوروں کی زکوٰۃ کو کھجوروں کے ٹوٹنے کے وقت لینا چاہیئے اور کیا یہ جائز ہے کہ بچے کو چھوڑ دیا جائے تا کہ وہ زکوٰۃ کی کھجورں میں سے لے لے؟

756: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس کھجوریں کٹتے ہی آنے لگتیں، کبھی یہ شخص اپنی کھجوریں لئے آ رہا ہے کبھی وہ اپنی کھجوریں لئے آ رہا ہے۔ یہاں تک کہ کھجوروں کے انبار آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سامنے لگ جاتے تھے (ایک دن) حسن اور حسین ان کھجوروں کیساتھ کھیلنے لگے ان دونوں میں سے کسی نے ایک کھجور لے کر اپنے منہ میں رکھ لی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نظر اس پر پڑی اور (فوراً) وہ کھجور ان کے منہ سے نکال لی اور فرمایا کہ کیا تم نہیں جانتے کہ آل محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم صدقہ نہیں کھاتے۔

باب: کیا جائز ہے کہ اپنی صدقہ دی ہوئی چیز خود خرید لے؟ اور غیر کے اسکی صدقہ دی ہوئی چیز خرید لینے میں کچھ حرج نہیں۔

757: امیر المؤمنین عمر بن خطابؓ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) میں نے اللہ کی راہ میں ایک گھوڑا سواری کیلئے دیا تو جس شخص کے پاس وہ گھوڑا تھا اس نے اس کی کچھ قدر نہ کی، میں نے ارادہ کیا کہ میں اس کو خرید لوں (کیونکہ) میں نے یہ خیال کیا تھا

کہ وہ اس کو ارزانی کیساتھ فروخت کر دے گا لہٰذا میں نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم نہ خریدو اگر چہ تمہیں وہ ایک درھم کا ہی کیوں نہ دے بیشک اپنے صدقہ کا واپس کر لینے والا ایسا ہے جیسے اپنی قے کا کھانے والا۔

باب: نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ازواج کے لونڈی غلاموں کو صدقہ دینا۔

758: سیدنا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک مری ہوئی بکری دیکھی جو اُمّ المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کی کسی لونڈی کو صدقہ میں دی گئی تھی نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس کی کھال سے کیوں نہیں فائدہ اٹھاتے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ وہ تو مری ہوئی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ حرام تو صرف اس کا کھانا ہے۔

باب: جب صدقہ کی حالت بدل جائے۔

759: سیدنا انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سامنے کچھ گوشت لایا گیا جو بریرہ رضی اللہ عنہا کو صدقہ میں ملا تھا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا (یہ گوشت) بریرہ (رضی اللہ عنہا) کیلئے صدقہ تھا اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔

باب: صدقہ مالداروں سے لینا چاہیئے اور اس کو فقیروں پر صرف کیا جائے خواہ وہ کہیں بھی ہوں۔

760: سیدنا معاذؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یمن بھیجا............ یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے (دیکھئے حدیث: 72) یہاں اس روایت میں یہ ہے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا) کہ (اے معاذ!) تم انہیں یہ بھی بتا دینا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو مالداروں سے لے کر غریبوں پر صرف

کی جائے گی۔ پس اگر وہ تمہاری یہ بات بھی تسلیم کرلیں تو پھر تم ان کے عمدہ عمدہ مال (زکوٰۃ کی شکل میں) وصول نہ کرنا اور مظلوم کی بددعا سے بچنا کیونکہ اس (کی بددعا) کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کچھ حجاب نہیں ہوتا۔

باب: امام کا صدقہ (دینے) والے کیلئے دعا کرنا اور رحمت کی خواستگاری کرنا (مسنون ہے)۔

761: سیدنا عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی عادتِ مبارکہ تھی کہ جب کوئی شخص آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس اپنا صدقہ لے کر آتا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے تھے کہ ''اے اللہ! فلاں شخص کی اولاد پر مہربانی فرما'' چنانچہ ایک مرتبہ میرے والد آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس اپنا صدقہ لے کر آئے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ''اے اللہ! ابی اوفی کی اولاد پر مہربانی فرما''۔

باب: جو چیز سمندر سے نکالی جائے اس میں زکوٰۃ ہے یا نہیں؟

762: سیدنا ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں کسی نے کسی سے ایک ہزار دینار قرض مانگے تھے چنانچہ اس نے اس کو دیدیئے (اتفاق سے) وہ قرضدار سفر میں چلا گیا اور مدت ادائے قرض کی آ پہنچی (درمیان میں ایک سمندر حائل تھا) پس وہ سمندر کی طرف گیا مگر اس نے کوئی سواری نہ پائی (جس پر سوار ہو کر قرض خواہ کے پاس آئے اور اس کا قرض ادا کرے) لہٰذا اس نے ایک لکڑی لی اور اس میں سوراخ کیا اور اس کے اندر ایک ہزار دینار ڈال کر اس کو سمندر میں ڈال دیا اور اللہ سے دعا کی کہ اس کو قرض خواہ تک پہنچا دے چنانچہ وہ شخص جس نے قرض دیا تھا (اتفاق سے ایک دن سمندر کی طرف) گزرا تو اس کو وہ لکڑی

دکھائی دی اس نے اپنے گھر والوں کے ایندھن کیلئے اس کو اٹھا لیا (پھر انہوں نے پوری حدیث بیان کی جس کے آخر میں یہ مضمون تھا) پھر جب اس نے اس لکڑی کو چیرا تو اس میں اپنا مال پایا۔

باب: رکاز میں خمس واجب ہے۔

763: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جانور سے جو زخم پہنچے اس پر کچھ بدلہ نہیں اسی طرح کنویں میں گر کر اور ''کان'' میں کام کرتے ہوئے مر جائے تو کچھ بدلہ نہیں اور رکاز میں خمس ہے۔

باب: اللہ تعالیٰ کا فرمانا (سورۂ توبہ آیت نمبر 6) کہ ''زکوۃ کے تحصیل داروں کو بھی زکوۃ میں سے دیا جائیگا'' اور ان کو حاکم کو حساب سمجھانا ہوگا۔

764: سیدنا ابو حمید ساعدیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے (قبیلہ) بنی سلیم کے صدقات وصول کرنے کیلئے ایک شخص کو مقرر کیا۔ اس شخص کو ابن اللتبیہ کہتے تھے پھر جب وہ (صدقات وصول کر کے) واپس آیا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس سے حساب سمجھا۔

باب: امام کیلئے صدقہ کے اونٹوں کو داغ دینا (درست ہے)۔

765: سیدنا انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ میں (ایک دن) صبح کے وقت سیدنا ابو طلحہؓ کے نومولود بیٹے عبداللہ کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس گیا تا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اسے گھٹی لگائیں یعنی کھجور چبا کر اس کے منہ میں ڈال دیں تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اس حالت میں پایا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہاتھ میں داغ دینے کا آلہ تھا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس سے صدقہ کے اونٹوں کو داغ رہے تھے۔

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

صدقہ فطر کا بیان

باب: صدقہ فطر کی مقدار کا بیان۔

766: سیدنا عبداللہ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے صدقہؑ فطر کیلئے کھجوروں کا یا ''جو'' کا ایک صاع دیا۔ اور مسلمانوں میں سے ہر غلام اور آزاد اور مرد اور عورت اور بچے اور بڑے سب پر فرض فرمایا اور لوگوں کو نمازِ (عید) کیلئے نکلنے سے پہلے اسے ادا کردینے کا حکم دیا ہے۔

باب: نمازِ عید سے پہلے صدقہ (فطر دے دینا چاہیئے)۔

767: سیدنا ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے عہد میں عید الفطر کے دن ایک صاع کھانا (محتاجوں کو) دیا کرتے تھے اور ہمارا کھانا ''جو، انگور، پنیر اور کھجور تھا۔

باب: صدقہ ُفطر، آزاد اور غلام دونوں پر واجب ہے۔

768: سیدنا عبداللہ بن عمرض سے روایت ہے کہ صدقۂ فطر، ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع گیہوں، نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہر مسلمان مرد، عورت، آزاد اور غلام سب پر فرض کر دیا ہے۔

کتاب الحج

باب: حج کے واجب ہونے اور اس کی فضیلت کا بیان۔

769: سیدنا عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ (میرے بھائی) فضل رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہم رکاب تھے کہ (قبیلہ) خشعم کی ایک عورت آئی تو فضل اس کی طرف دیکھنے لگے اور وہ فضل کی طرف دیکھنے لگی تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فضل کا منہ دوسری طرف پھیر دیا۔ اس عورت نے کہا کہ یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ والہ وسلم اللہ کے فرض نے جو ادائے حج کے سلسلے میں اس کے بندوں پر ہے میرے بوڑھے اور ضعیف باپ کو پا لیا ہے اور وہ سواری پر نہیں جم سکتے پس کیا میں ان کی طرف سے حج کر لوں؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہاں کر لے۔ اور یہ (واقعہ) حجۃ الوداع میں ہوا تھا۔

باب: اللہ تعالیٰ کا (سورۂ حج آیت نمبر 26، 27 میں) فرمانا کہ "لوگ تمہارے پاس پیادہ پا اور اونٹ پر سوار ہو کر آئیں گے، دور دراز راہوں سے ......"

770: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دیکھا کہ ذوالحلیفہ میں اپنی سواری پر سوار ہوتے تھے اس کے بعد جب وہ سیدھی کھڑی ہو جاتی تھی تو لبیک کہتے تھے۔

باب: سواری پر سوار ہو کر حج کیلئے جانا مسنون ہے۔

771: سیدنا انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے (اونٹنی کے) پالان پر سوار ہو کر حج کیا اور اسی اونٹنی پر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا سامان بھی تھا۔

باب: حج مبرور کی فضیلت کا بیان۔

772: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہم جہاد کو بہت بڑی عبادت سمجھتے ہیں پس کیا ہم لوگ جہاد نہ کریں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ عمدہ جہاد ”حج مبرور“ ہے۔

773: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اللہ کیلئے حج کرے پھر (حج کے دوران) کوئی فحش بات کرے اور نہ گناہ کرے تو وہ حج کر کے اس طرح بے گناہ واپس لوٹے گا گویا کہ آج ہی اس کی ماں نے اسے (بے گناہ اور معصوم) جنا ہے۔

باب: یمن والے احرام کہاں سے باندھیں؟

774: سیدنا عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مدینہ والوں کیلئے ذوالحلیفہ کو میقات قرار دیا تھا اور شام والوں کیلئے جحفہ اور نجد والوں کیلئے قرن المنازل اور یمن والوں کیلئے یلملم۔ یہ مقامات یہاں کے رہنے والوں کیلئے بھی میقات ہیں۔ اور جو شخص حج یا عمرہ کے ارادہ سے غیر مقام کا رہنے والا ان (مقامات) کی طرف سے ہو کر آئے، اس کی بھی میقات ہیں پھر جو شخص ان مقامات سے مکہ کی طرف کا رہنے والا ہو تو وہ جہاں سے نکلے احرام باندھ لے اسی طرح مکہ والے مکہ ہی سے احرام باندھ لیں۔

775: عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ذوالحلیفہ کے میدان میں اپنے اونٹ کو بٹھلایا پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے وہاں نماز پڑھی اور سیدنا عبداللہ بن عمرؓ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

باب: نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا شجرہ کے راستے سے حج کیلئے جانا ثابت ہے۔

776: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم حج کیلئے جاتے وقت شجرہ کے راستے سے جاتے تھے اور معرس کے راستے سے واپس آتے تھے اور بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب مکہ کی طرف جاتے تھے تو مسجد شجرہ میں نماز پڑھتے تھے اور جب واپس آتے تو ذوالحلیفہ میں نماز پڑھتے جو کہ وادی کے درمیان واقع ہے اور پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم صبح تک وہیں رہ کر رات گزارتے تھے۔

باب: نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمانا کہ عقیق نامی وادی ایک مبارک وادی ہے۔

777: امیر المؤمنین عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو وادیِ عقیق میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آج شب کو میرے پروردگار کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور اس نے (مجھ سے) کہا کہ اس مبارک وادی (یعنی عقیق) میں نماز پڑھو اور کہو کہ "میں نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا"۔

778: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اخیر شب میں جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ذوالحلیفہ میں تھے، وادیِ عقیق میں یہ خواب دکھایا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے کہا گیا کہ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایک مبارک وادی میں ہیں (یاد رہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے خواب بھی وحی میں شامل ہیں)۔

باب: اگر کپڑوں میں خوشبو لگی ہوئی ہو تو احرام باندھنے سے پہلے ان کو تین

مرتبہ دھونا چاہیئے۔

779: سیدنا یعلی بن امیہؓ نے سیدنا عمرؓ سے کہا کہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اس حالت میں دکھا دیجئے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر وحی نازل ہو رہی ہو تو سیدنا عمرص نے کہا اچھا۔ یعلیٰؓ کہتے ہیں کہ اس حالت میں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم مقام جعرانہ میں تھے کہ ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم آپ اس شخص کے بارے میں کیا حکم دیتے ہیں جس نے عمرہ کا احرام باندھا ہو حالانکہ وہ خوشبو سے تر ہو؟ تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کچھ دیر سکوت فرمایا پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر وحی نازل ہونے لگی تو سیدنا عمرؓ نے یعلیٰؓ کی طرف اشارہ کیا تو وہ آئے اور اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اوپر ایک کپڑا تنا ہوا تھا اس سے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر سایہ کیا گیا تھا تو یعلیٰؓ نے اپنا سر اس کپڑے کے اندر ڈالا تو کیا دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا چہرۂ مبارک سرخ ہے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم خراٹے لے رہے ہیں پھر وہ حالت آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے زائل ہو گئی تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص کہاں ہے جس نے عمرہ کی بابت سوال کیا تھا؟ وہ شخص لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جو خوشبو تجھے لگی ہو گی اس کو تین مرتبہ دھو ڈالو اور اپنا جبہ اپنے جسم سے اتار دو اور عمرہ میں بھی اسی طرح اعمال کرو جس طرح اپنے حج میں کرتے ہو۔

باب: احرام باندھنے کے وقت خوشبو لگانا کیسا ہے؟ اور جب احرام باندھنے کا ارادہ کرے تو کیا پہنے؟

780: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ

والہ وسلم کو احرام باندھتے وقت خوشبو لگاتی اسی طرح جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے احرام کھولتے طوافِ الزیارہ سے پہلے (تو اس وقت بھی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو خوشبو لگا دیتی تھی)۔

باب: جس نے بالوں کو جما کر احرام باندھا۔

781: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اس حالت میں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بالوں کو جمائے ہوئے لبیک پکار رہے تھے۔

باب: مسجد ذوالحلیفہ کے پاس (احرام باندھ کر) لبیک پکارنا مسنون ہے۔

782: سیدنا ابنِ عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے احرام باندھ کر تلبیہ (یعنی لبیک) نہیں پکارا مگر مسجد کے پاس سے یعنی ذوالحلیفہ کی مسجد (کے قریب) سے۔

باب: حج میں (تنہا) سوار ہونا یا کسی کیساتھ سوار ہونا۔

783: سیدنا ابنِ عباسؓ سے روایت ہے کہ عرفہ سے مزدلفہ تک سیدنا اسامہؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمرکاب تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مزدلفہ سے منیٰ تک فضلؓ بن ابی طالبؓ کو ہمرکاب کر لیا تھا۔ سیدنا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ دونوں (صحابیوں) نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم برابر لبیک کہتے رہے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جمرۃ العقبہ کی رمی کی۔

باب: محرم کس قسم کے کپڑے اور چادر اور تہہ بند پہنے؟

784: سیدنا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے صحابہ، کنگھی کرنے اور تیل ڈالنے اور چادر تہہ بند پہننے کے بعد مدینہ

سے چلے، پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کسی قسم کی چادر اور تہہ بند کے پہننے سے منع نہیں فرمایا سوائے زعفران سے رنگے ہوئے کپڑے کے جس سے بدن پر زعفران جھڑے۔ پھر صبح کو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ذوالحلیفہ میں اپنی سواری پر سوار ہوئے یہاں تک کہ جب (مقامِ) بیداء میں پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے صحابہ نے لبیک کہا اور اپنے قربانی کے جانوروں کے گلے میں ہار ڈالے اور اس وقت ذیقعد مہینے کے پانچ دن باقی تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم چوتھی ذی الحجہ کو مکہ پہنچے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کعبہ کا طواف کیا اور صفا مروہ کے درمیان سعی کی اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنی قربانی کے جانوروں کی وجہ سے احرام سے باہر نہیں ہوئے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان کے گلے میں ہار ڈال چکے تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مکہ کی بلندی پر (مقام) حجون کے پاس اترے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم حج کا احرام باندھے ہوئے تھے طواف کرنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کعبہ کے قریب بھی نہ گئے یہاں تک کہ عرفہ سے لوٹ آئے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے صحابہ کو حکم دیا کہ وہ کعبہ کا اور صفا مروہ کا طواف کریں اس کے بعد اپنے بال کتروا ڈالیں اور احرام کھول دیں۔ مگر یہ حکم اسی شخص کیلئے تھا جس کے ہمراہ قربانی کا جانور نہ ہو اور نہ اس نے اس جانور کے گلے میں ہار ڈالا ہو۔ اور بال کتروانے کے بعد جس کے ہمراہ اس کی بیوی ہو اس سے صحبت کرنا، خوشبو لگانا اور کپڑے پہننا سب جائز ہو گیا۔

باب: تلبیہ یعنی لبیک کس طرح کہتے ہیں؟۔

785: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا تلبیہ یہ تھا (ترجمہ) ''اے اللہ میں تیرے دروازہ پر بار بار حاضر ہوں اور تیرے بلانے کا جواب دیتا ہوں تیرا کوئی شریک نہیں ہر طرح کی تعریف اور احسان تیرا ہی ہے اور

بادشاہی تیری ہی ہے کوئی تیرا شریک نہیں۔

باب: قبل لبیک کہنے کے سواری پر سوار ہوتے وقت تحمید اور تسبیح اور تکبیر کہنا مسنون ہے۔

786: سیدنا انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور ہم لوگ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ تھے اور عصر کی ذوالحلیفہ میں پہنچ کر دو رکعتیں پڑھیں پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم رات بھر ذوالحلیفہ میں رہے یہاں تک کہ صبح ہوگئی پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سوار ہوئے یہاں تک کہ جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سواری بیداء میں پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اللہ کی حمد بیان کی اور تسبیح پڑھی اور تکبیر کہی اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حج اور عمرہ دونوں کی لبیک پکاری اور لوگوں نے بھی حج و عمرہ دونوں کی لبیک کہی پھر جب ہم لوگ (مکہ میں) پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے لوگوں کو (احرام کھولنے کا) حکم دیا چنانچہ وہ احرام سے باہر ہو گئے یہاں تک کہ ترویہ کا دن آیا تو لوگوں نے حج کا احرام باندھا۔ سیدنا انسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کئی اونٹ، کھڑے ہوکر اپنے ہاتھ سے نحر (قربان) کئے اور مدینہ میں سینگوں والے دو مینڈھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے قربان کئے تھے۔

باب: قبلہ رو ہو کے احرام باندھنا مسنون ہے۔

787: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ جب (حج کیلئے) مکہ جانے کا ارادہ کرتے تو تیل لگاتے جس میں خوشبو نہ ہوتی تھی پھر ذوالحلیفہ کی مسجد میں آتے اور نماز پڑھتے اس کے بعد سوار ہوتے پھر جس وقت وہ سوار ہوتے اور سواری کھڑی ہو جاتی تو احرام باندھتے اسکے بعد کہتے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا

ہے۔

باب: وادی میں اترتے ہوئے تلبیہ کہنا۔

788: سیدنا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں فرمایا کہ گویا میں (اس وقت) ان کو دیکھ رہا ہوں جب کہ وہ نشیب میں لبیک کہتے ہوئے اتر رہے تھے۔

باب: جس شخص نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے عہد میں نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مثل احرام باندھا۔

789: سیدنا ابو موسیٰؓ کہتے ہیں کہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے میری قوم کی طرف یمن بھیجا تھا پس میں (لوٹ کر ایسے وقت) آیا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بطحا میں تھے، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے (مجھ سے) دریافت کیا کہ تم نے کس چیز کا احرام باندھا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے احرام کے مثل احرام باندھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے ہمراہ قربانی کا جانور ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ پس آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں کعبہ کا طواف کروں چنانچہ میں نے کعبہ کا اور صفا مروہ کا طواف کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھے (احرام کھولنے کا) حکم دیا چنانچہ میں احرام سے باہر ہو گیا پھر میں اپنی قوم کی کسی عورت کے پاس گیا اور اس نے مجھے کنگھی کی یا میرا سر دھو دیا پھر جب سیدنا عمرؓ خلیفہ ہوئے (اور یہ حدیث میں نے ان سے بیان کی تو) انہوں نے کہا کہ (یہ حدیث ہم نہیں جانتے کہ کیسی ہے) اگر ہم اللہ کی کتاب پر عمل کریں تو وہ ہمیں (حج و عمرہ کے) پورا کرنے کا حکم دیتی ہے اللہ تعالیٰ نے (سورۃ بقرہ آیت نمبر 196 میں) فرمایا ہے ﴿ترجمہ﴾ "اور حج اور عمرہ کو پورا کرو اللہ کی

رضامندی حاصل کرنے کیلئے" اور اگر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سنت پر عمل کریں تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بھی احرام سے باہر نہیں ہوئے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے قربانی کر لی۔

باب: اللہ تعالیٰ کا (سورۂ بقرہ کی آیت نمبر 197 میں یہ) فرمانا کہ "حج کے چند معین مہینے ہیں......"

790: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حج کے بارے میں حدیث گزر چکی ہے (دیکھئے حدیث نمبر 23) اور یہاں اس روایت میں کہتی ہیں کہ ہم حج کے مہینے میں حج کی راتوں میں حج کے احرام کیساتھ (مدینے سے) نکلے پھر ہم (مقام) سرف میں اترے پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنے صحابہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تم میں سے جس شخص کے ہمراہ قربانی کا جانور نہ ہو اور وہ چاہے کہ اس احرام سے عمرہ کرے تو وہ ایسا کر لے اور جس شخص کے ہمراہ جانور ہو وہ ایسا نہ کرے۔ اُمّ المومنین فرماتی ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اصحاب میں سے بعض نے اس حکم پر عمل کیا اور بعض نے نہ کیا مزید کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور آپ کے چند زورور صحابہ جن کے ہمراہ قربانی تھی وہ عمرہ پر قادر نہ ہوئے (یعنی عمرہ نہیں کر سکے)۔ اور پھر بقیہ حدیث بیان کی۔

باب: تمتع، قران اور حج مفرد کا بیان اور جس شخص کیساتھ قربانی نہ ہو اس کو حج کا احرام توڑ دینا اور اس کے بدلے میں عمرہ کر لینا بھی درست ہے۔

791: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیساتھ مدینہ سے چلے اور ہمیں صرف حج کا خیال تھا (یعنی حج کا احرام باندھا تھا) پھر جب ہم مکہ پہنچے اور کعبہ کا طواف کر چکے تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حکم دیا کہ

جس کیساتھ قربانی نہیں وہ (حج کے) احرام سے باہر ہو جائے پس جن لوگوں کے پاس قربانی نہیں تھی وہ احرام سے باہر ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ازواج کیساتھ بھی قربانی نہیں تھی لہذا وہ احرام سے باہر ہو گئیں اُمّ المومنین عائشہ فرماتی ہیں کہ میں حائضہ ہو جانے کی وجہ سے بیت اللہ کا طواف نہ کر سکی جب محصب کی رات آئی تو میں نے کہا یا رسول اللہ لوگ تو عمرہ اور حج دونوں کر کے لوٹیں گے اور میں صرف حج کر کے آپ نے فرمایا تو جب مکہ آئی تھی تو طواف نہیں کیا تھا؟ میں نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا کہ تو اپنے بھائی کے ساتھ تنعیم تک جا وہاں سے عمرے کا احرام باندھ لے پھر عمرے سے فارغ ہو کر فلاں جگہ پر ہمیں ملنا۔ اُمّ المؤمنین صفیہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں اپنے آپ کو تم سب کا روکنے والا سمجھتی ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا عقریٰ حلقیٰ کیا تم نے قربانی والے دن طواف نہیں کیا؟ صفیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے عرض کیا ہاں کیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا پھر کچھ حرج نہیں چلو۔

792: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک دوسری روایت میں کہتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ حجۃ الوداع کے سال (مکہ کی طرف) چلے تو ہم میں سے بعض لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا اور بعض لوگوں نے عمرہ اور حج دونوں کا احرام باندھا تھا اور بعض لوگوں نے صرف حج کا احرام باندھا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حج کا احرام باندھا تھا پس جس نے حج کا احرام باندھا تھا یا حج و عمرہ دونوں کا احرام باندھا وہ احرام سے باہر نہیں ہوا یہاں تک کہ قربانی کا دن آ گیا۔

793: سیدنا عثمانؓ (اپنی خلافت میں) تمتع اور قران کرنے سے منع کرتے تھے چنانچہ جب سیدنا علیؓ نے یہ دیکھا تو حج و عمرہ دونوں کا احرام ایک ساتھ باندھا اور کہا

لَبَّیْکَ بِعُمْرَۃٍ وَحَجَّۃٍ (یعنی قران کیا) اور کہا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سنت کسی کے کہنے سے ترک نہیں کر سکتا۔

794: سیدنا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ (دورِ جاہلیت میں) لوگ یہ سمجھتے تھے کہ حج کے دنوں میں عمرہ کرنا تمام دنیا کی برائیوں سے بڑھ کر ہے اور وہ لوگ صفر (کے مہینے) کو بھی حرام مہینہ سمجھتے تھے اور کہتے تھے کہ جب اونٹ کی پیٹھ کا زخم (جو سفر حج میں اس پر کجاوا باندھنے سے اکثر آ جاتا ہے) اچھا ہو جائے اور نشان بالکل مٹ جائے اور صفر گزر جائے تو اس وقت عمرہ حلال ہے اس شخص کیلئے جو عمرہ کرنا چاہے پس جب نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور صحابہ ذی الحجہ کی چوتھی تاریخ کی صبح کو حج کا احرام باندھے ہوئے مکہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے صحابہ کو حکم دیا کہ اس احرام کو (توڑ کر اس کی بجائے) عمرہ (کا احرام) کرلیں پس یہ بات ان لوگوں کو بُری معلوم ہوئی اور وہ لوگ کہنے لگے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کونسی بات احرام سے باہر ہونے کی کریں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ سب باتیں۔

795: اُمّ المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! لوگوں کا کیا حال ہے کہ وہ عمرہ کر کے احرام سے باہر ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم عمرہ کر کے احرام سے باہر نہیں ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے سر کے بال جمائے اور اپنی قربانی کے گلے میں ہار ڈال دیا لہٰذا میں جب تک قربانی نہ کرلوں احرام سے باہر نہیں آ سکتا۔

796: سیدنا ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ان سے تمتع کے بارے میں پوچھا اور کہا کہ لوگوں نے مجھے اس سے منع کیا پس سیدنا ابن عباسؓ نے اسے حکم دیا کہ تم اطمینان سے تمتع کرو۔ اس آدمی نے کہا کہ پس میں نے خواب میں دیکھا

کہ گویا کوئی شخص مجھ سے کہہ رہا ہے کہ ''حج بھی عمدہ ہے اور عمرہ بھی مقبول ہے'' پس میں نے اس خواب کو سیدنا ابن عباسؓ سے بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سنت ہے (شوق سے کرو)۔

797: سیدنا جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ حج کیا جب کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنے ہمراہ قربانی لے گئے تھے اور سب صحابہ نے حج مفرد کا احرام باندھا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم لوگ کعبہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کر کے احرام سے باہر آ جاؤ اور بال کتروا ڈالو پھر احرام سے باہر ہو کر ٹھہرے رہو یہاں تک کہ جب ترویہ کا دن آ جائے تو تم لوگ حج کا احرام باندھ لینا اور یہ احرام جس کیساتھ تم آئے ہو اس کو تمتع کر دو تو صحابہ نے عرض کیا کہ ہم اس کو تمتع کر دیں حالانکہ ہم حج کا نام لے چکے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جو کچھ میں تم کو حکم دیتا ہوں وہی کرو اگر میں قربانی نہ لایا ہوتا تو میں بھی ویسا ہی کرتا جس طرح تم کو حکم دیتا ہوں لیکن اب مجھ سے احرام علیحدہ نہیں ہو سکتا جب تک کہ قربانی اپنی اپنی قربان گاہ پر نہ پہنچ جائے۔

باب: نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے عہد میں تمتع کا ہونا ثابت ہے۔

798: سیدنا عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے عہد میں تمتع کیا ہے اور قرآن میں یہی حکم اسکی بابت نازل ہوا مگر ایک شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا کہہ دیا

باب: مکہ میں کس مقام سے داخل ہونا مسنون ہے؟۔

799: سیدنا ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم مکہ میں کداء کی طرف سے یعنی اونچی گھاٹی کی طرف سے جو بطحاء میں ہے داخل ہوتے اور نچلی گھائی کی طرف

سے مکہ سے (جاتے وقت) نکلتے تھے۔

باب: مکہ اوراس کی عمارتوں کی فضیلت کا بیان۔

800: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے حطیم دیوار کی بابت پوچھا کہ کیا وہ بھی کعبہ میں سے ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ میں نے عرض کیا کہ پھر ان لوگوں نے اس کو کعبہ میں کیوں نہ داخل کیا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری قوم کے پاس خرچ کم ہو گیا تھا (اس سبب سے انہوں نے داخل نہیں کیا) میں نے عرض کیا کہ دروازہ کی کیا کیفیت ہے؟ اس قدر اونچا کیوں ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تمہاری قوم نے اسلئے کیا کہ جس کو چاہیں کعبہ کے اندر داخل کریں اور جس کو چاہیں روک دیں اور اگر تمہاری قوم کا زمانہ، جاہلیت سے قریب نہ ہوتا اور مجھے اس بات کا خوف نہ ہوتا کہ ان کے دلوں کو برا معلوم ہو گا تو میں ضرور حطیم کو کعبہ میں داخل کر دیتا اور اس کا دروازہ زمین سے ملا دیتا (یعنی چوکھٹ نیچی کر دیتا)۔

801: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ (رضی اللہ عنہا) اگر تمہاری قوم کا دور، جاہلیت سے قریب نہ ہوتا تو میں کعبہ کے منہدم کر دینے کا حکم دیتا اور جو حصہ اس میں سے خارج کر دیا گیا ہے اس کو دوبارہ اسی میں شامل کر دیتا اور اس کو زمین سے ملا دیتا اور اس میں دروازے بناتا ایک شرقی دروازہ اور ایک غربی دروازہ اور میں اس کو ابراہیم علیہ السلام کی بنیاد کے موافق کر دیتا۔

باب: مکہ کے گھروں میں وراثت جاری ہونا اور ان کی خرید و فروخت درست ہے اور لوگ صرف کعبہ میں برابر کا حق رکھتے ہیں۔

802: سیدنا اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے حجۃ الوداع میں جاتے وقت عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ، مکہ میں اپنے گھر کے کس مقام میں تشریف فرما ہوں گے؟ تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ عقیل نے کوئی جائداد یا مکانات چھوڑے بھی ہیں اور عقیل اور طالب ابو طالب کے وارث ہوئے تھے، نہ سیدنا جعفر ان کی کسی چیز کے وارث ہوئے تھے اور نہ سیدنا علیؓ۔ کیونکہ یہ دونوں مسلمان تھے اور عقیل اور طالب (اس وقت تک) کافر تھے۔

باب: نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا مکہ میں اترنا ثابت ہے۔

803: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے گیارہ ذوالحجہ کو فرمایا، اس وقت آپ منیٰ میں تھے، کہ ہم کل ان شاء اللہ خیف بنی کنانہ میں اتریں گے جہاں مشرکوں نے کفر پر باہم معاہدہ کیا تھا یعنی محصب میں اتریں گے اور یہ واقعہ (کفر پر معاہدہ کا) اس طرح ہوا تھا کہ قریش نے اور کنانہ نے بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب (یا راوی نے کہا کہ) بنی مطلب کے حق میں یہ معاہدہ کیا تھا کہ ان کیساتھ مناکحت (رشتہ ناطہ) نہ کریں گے اور نہ ان کے ہاتھ کوئی چیز فروخت کریں گے یہاں تک کہ بنی ہاشم نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ان کے حوالے کر دیں۔

باب: کعبہ کا منہدم ہونا۔

804: سیدنا ابو ہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے راوی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ چھوٹی چھوٹی پنڈلیوں والا ایک حبشی (قیامت کے قریب) کعبہ کو منہدم کر دے گا۔

(باب: اللہ تعالیٰ کا (سورۃ مائدہ آیت نمبر 97 میں یہ) فرمانا کہ "اللہ نے کعبے، حرمت والے گھر کو لوگوں کیلئے مرکز بنایا اور حرمت والے مہینے ......"۔

805: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ (ہم) رمضان کے روزے فرض ہونے سے پہلے عاشورے کا روزہ رکھا کرتے تھے اور وہ ایک ایسا دن تھا کہ اس میں کعبہ پر پردہ بھی ڈالا جاتا تھا پھر جب اللہ تعالیٰ نے رمضان کو فرض فرمایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ (اب) جو شخص عاشورے کا روزہ رکھنا چاہے رکھ لے اور جو نہ رکھنا چاہے وہ نہ رکھے۔

806: سیدنا ابو سعید خدریؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا یا جوج ماجوج کے خروج کے بعد بھی کعبہ کا حج وعمرہ کیا جائیگا۔

باب: کعبہ کے گرانے کی ممانعت کا بیان۔

807: سیدنا ابن عباسؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے راوی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، گویا کہ میں اس سیاہ فام (یعنی حبشی) شخص کو دیکھ رہا ہوں جو کعبے کا ایک ایک پتھر اکھیڑ ڈالے گا۔

باب: حجر اسود کے بارے میں کیا بیان کیا گیا ہے؟۔

808: امیر المؤمنین عمرؓ سے روایت ہے کہ وہ (طواف میں) حجر اسود کے پاس آئے پھر اس کو بوسہ دیا اور کہا کہ بیشک میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے نہ (کسی کو) نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ فائدہ دے سکتا ہے اور اگر میں نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو تیرا بوسہ دیتے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے بوسہ نہ دیتا۔

باب: جو شخص حج کے دوران کعبہ کے اندر نہیں گیا۔

809: سیدنا عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے عمرہ کیا پھر کعبہ کا طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی (اس وقت)

آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ ایک آدمی تھا جو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو لوگوں سے چھپائے ہوئے تھا پھر ایک شخص نے عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کعبہ کے اندر تشریف لے گئے تھے؟ تو انہوں نے کہا ''نہیں''۔

باب: جس شخص نے کعبہ کے گرد تکبیر کہی۔

810: سیدنا ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب (حج کرنے) تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کعبہ کے اندر داخل ہونے سے انکار کیا اور (وجہ یہ تھی کہ) اس میں بت رکھے ہوئے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حکم دیا تو وہ بت وہاں سے نکال دیئے گئے پھر لوگوں نے ابراہیم واسمٰعیل علیہما السلام کی تصویریں (بت) اس کے اندر سے نکالیں ان دونوں کے ہاتھ میں پانسے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ ان لوگوں کو ہلاک کرے حالانکہ اللہ کی قسم انہیں معلوم ہے کہ ابراہیم اور اسمٰعیل علیہما السلام نے کبھی ان پانسوں سے قرعہ اندازی نہیں کی پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کعبہ کے گرد تکبیر کہی اور اس میں نماز نہیں پڑھی۔

باب: رمل کی ابتداء طواف میں کس طرح ہوئی؟۔

811: سیدنا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور صحابہ جب (حج کرنے مکہ) تشریف لائے تو مشرکوں نے (آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے آنے سے پہلے باہم) یہ چرچا کیا کہ اب ہمارے پاس ایک ایسا گروہ آنے والا ہے جس کو یثرب کے بخار نے کمزور کر دیا ہے پس (اس بات کی اطلاع پا کر) نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ تین چکروں میں رمل کریں اور دونوں یمانی

رکنوں کے درمیان معمولی چال سے چلیں اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اس حکم کے دینے سے کہ لوگ تمام چکروں میں رمل نہ کریں یہ منظور تھا کہ لوگوں پر سہولت ہو، اس کے علاوہ اور کوئی وجہ نہ تھی۔

باب: جب مکہ آئے تو پہلے طواف میں حجر اسود کا بوسہ دینا اور تین چکروں میں رمل کرنا مسنون ہے۔

812: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دیکھا جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مکہ تشریف لاتے تو پہلے طواف میں حجر اسود کا بوسہ دیتے اور سات چکروں میں سے تین میں رمل کرتے۔

باب: رمل کرنا حج و عمرہ دونوں میں منقول ہے۔

813: امیر المؤمنین عمرؓ کہتے ہیں کہ ہمیں رمل سے کیا مطلب تھا بات صرف یہ تھی کہ ہم نے مشرکوں کو اپنا زور دکھایا تھا اور (اب) اللہ تعالیٰ نے انہیں ہلاک کر دیا۔ پھر کہا کہ جس کام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کیا ہے ہم نہیں چاہتے کہ اس کو ترک کر دیں۔

814: سیدنا ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے ان دونوں یمانی رکنوں کا چھونا اژدحام اور غیر اژدحام (غرض کسی حال) میں ترک نہیں کیا جب سے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ان کو چھوتے ہوئے دیکھا۔

باب: حجر اسود کا لاٹھی سے بوسہ دے دینا۔

815: سیدنا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اپنے اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا، اور لاٹھی سے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حجر اسود کو بوسہ دیا۔ (یعنی حجر اسود کو لاٹھی لگا کر اسے چوم لیا)۔

باب: حجرِ اسود کو بوسہ دینا مسنون ہے۔

816: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے ایک شخص نے حجرِ اسود کو بوسہ دینے کی بابت پوچھا تو انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اس کا بوسہ دیتے ہوئے اور اس کو چومتے ہوئے دیکھا ہے اس شخص نے کہا "اچھا بتایئے اگر اژدحام زیادہ ہو جائے، (یا) اگر لوگ مجھ پر غالب آ جائیں تو میں کس طرح حجرِ اسود کو بوسہ دوں؟" تو انہوں نے کہا کہ یہ اگر مگر کو یمن میں رکھو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اس پر بوسہ دیتے ہوئے اور اس کو چومتے ہوئے دیکھا ہے۔

باب: جس شخص نے مکہ میں آتے ہی کعبہ کا طواف کیا قبل اس کے کہ اپنے مکان میں جائے۔

817: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سب سے پہلا کام جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مکہ میں آتے ہی کیا یہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے وضو کیا پھر طواف کیا پھر (آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا) کوئی عمرہ نہیں ہوا۔ پھر امیر المؤمنین ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروقؓ نے بھی اسی طرح پر حج کیا۔

818: سیدنا ابن عمرؓ سے مروی طواف کے بارے میں حدیث گزر چکی ہے (دیکھئے حدیث نمبر 812) یہاں اس روایت میں اتنا زیادہ کہا کہ طواف کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے پھر صفا اور مروہ کے درمیان طواف کرتے تھے۔

باب: حالتِ طواف میں کلام کرنا درست ہے۔

819: سیدنا ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا گزر ایک شخص پر ہوا جس نے اپنا ہاتھ تسمہ سے یا رسی سے یا کسی اور چیز سے باندھ دیا تھا اور ایک دوسرا شخص اس کو اس کے ذریعہ کھینچ رہا تھا تو نبی صلی اللہ علیہ

والہ وسلم نے اس رسی کو اپنے ہاتھ سے توڑ دیا پھر فرمایا کہ اسے اس کے ہاتھ سے پکڑ کر لے چل۔

باب: کوئی شخص برہنہ ہو کر کعبہ کا طواف نہ کرے اور نہ کوئی مشرک حج کرے۔

820: سیدنا ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے اس حج میں جس میں انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حجۃ الوداع سے پہلے امیر بنایا تھا مجھ کو قربانی کے دن چند آدمیوں کے ہمراہ لوگوں میں اس امر کا اعلان کرنے کیلئے بھیجا کہ ''اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے نیز کوئی برہنہ شخص بھی کعبہ کا طواف نہ کرے''۔

باب: جو شخص پہلا طواف یعنی طوافِ قدوم کر کے پھر کعبہ کے قریب نہ گیا اور اس نے دوبارہ طواف نہ کیا یہاں تک کہ عرفات تک ہو آیا۔

821: سیدنا عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم مکہ میں تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی اور اس طواف کے بعد آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کعبہ کے قریب نہیں گئے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم عرفات سے لوٹے (پھر کعبہ کے قریب گئے)۔

باب: حاجیوں کو پانی پلانا نہایت ضروری ہے۔

822: سیدنا ابنِ عمرؓ کہتے ہیں کہ سیدنا عباس بن عبدالمطلبؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے منیٰ کی راتوں میں حاجیوں کے پانی پلانے کیلئے مکہ میں رہنے کی درخواست کی تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے انہیں اجازت دیدی۔

823: سیدنا ابنِ عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سبیل کے پاس تشریف لائے اور آپ نے زمزم طلب فرمایا تو سیدنا عباسؓ نے (اپنے بیٹے سے)

کہا کہ اے فضل (ص) اپنی ماں کے پاس جاؤ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیلئے پانی لے آؤ۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے یہی پانی پلا دو سیدنا عباسؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ لوگ اس میں اپنے ہاتھ ڈالتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم مجھے اسی میں سے پلا دو چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اسی میں سے پانی پیا پھر آبِ زمزم کے پاس تشریف لائے اور وہاں لوگ کنویں سے پانی کھینچ کھینچ کر پلا رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تم مغلوب ہو جاؤ گے (یعنی پانی پلانے کا کام تمہارے ہاتھ سے نکل جائے گا) تو بے شک میں اترتا اور رسی اس پر یعنی اپنے کاندھے پر رکھ لیتا (اور پانی بھرتا مگر یہی خیال ہے کہ مجھے دیکھ کر اقتداء اور لوگ بھی ایسا کریں گے اور پھر تم مغلوب ہو جاؤ گے)۔

824: سیدنا ابنِ عباسؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو زمزم کا پانی پلایا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔ ایک اور روایت میں سیدنا ابنِ عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس دن اونٹ پر سوار تھے۔

باب: صفا ومروہ (کے درمیان سعی) کا واجب ہونا۔

825: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ان کی بہن کے بیٹے عروہ بن زبیرؓ نے اللہ تعالیٰ کے قول (ترجمہ) ''بے شک صفا اور مروہ دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں پھر جو شخص کعبہ کا حج کرے یا عمرہ کرے تو اس پر کچھ گناہ نہیں کہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرے'' (سورۃ بقرہ آیت نمبر 158) کے بارے میں دریافت کیا اور کہا کہ واللہ اس سے تو (معلوم ہوتا ہے کہ) کسی پر کچھ گناہ نہیں اگر وہ صفا ومروہ کی سعی نہ کرے؟ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ

اے بھانجے! تم نے بہت بُرا مطلب بیان کیا اگر یہی مطلب ہوتا جو تم نے بیان کیا تو آیت یوں ہوتی (ترجمہ) بے شک کسی پر کچھ گناہ نہ تھا کہ ان کے درمیان سعی نہ کرتا۔ بلکہ یہ آیت انصار کے بارے میں نازل ہوئی ہے وہ لوگ مسلمان ہونے سے پہلے مشلل کے پاس رکھے ہوئے ''مناۃ'' (بت) کیلئے احرام باندھا کرتے تھے، اور لوگ اس کی عبادت کیا کرتے تھے اور انصار کے جو حج یا عمرہ کا احرام باندھتے وہ صفا مروہ کے درمیان سعی کرنے کو گناہ سمجھتے تھے لہٰذا جب وہ مسلمان ہو گئے تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا اور کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہم صفا و مروہ کی سعی میں حرج سمجھتے تھے پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (ترجمہ) ''بیشک صفا اور مروہ دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں'' الآیۃ۔ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان دونوں کے درمیان سعی کو جاری فرمایا پس کسی شخص کو یہ اختیار نہیں ہے کہ ان دونوں کے درمیان سعی کو ترک کر دے۔

باب: صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے کے بارے میں کیا وارد ہوا ہے؟

826: سیدنا ابنِ عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب پہلا طواف کرتے تھے تو تین مرتبہ رمل (یعنی دوڑ کر چلا) کرتے تھے اور چار مرتبہ مشی (یعنی معمولی چال سے چلا) کرتے تھے اور صفا و مروہ کے درمیان طواف کرتے وقت نالے کے نشیب میں سعی کرتے تھے۔

باب: حائضہ عورت کو چاہیئے کہ وہ تمام افعال حج کے ادا کرے سوائے طواف کعبہ کے

827: سیدنا جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور آپ صلی اللہ

علیہ والہ وسلم کے اصحاب نے حج کا احرام باندھا اور ان میں سے کسی کے پاس قربانی نہ تھی سوائے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور سیدنا طلحہؓ کے اور سیدنا علیؓ یمن سے آئے اور ان کے ہمراہ ہدی تھی پس انہوں نے کہا کہ میں نے بھی اسی چیز کا احرام باندھا ہے جس کا نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے احرام باندھا ہے۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے اصحاب کو یہ حکم دیا کہ اس احرام کو عمرہ کا احرام کر دیں اور طواف کر کے بال کتروا دیں اور احرام سے باہر ہو جائیں سوائے اس شخص کے کہ جس کے ہمراہ قربانی ہو پھر صحابہ نے کہا کہ ہم منیٰ کیونکر جائیں؟ حالانکہ ہمارے عضو مخصوص سے منی ٹپک رہی ہے یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کاش اگر میں پہلے سے اس بات کو جان لیتا جس کو میں نے اب جانا ہے تو میں اپنے ہمراہ قربانی نہ لاتا اور اگر میرے ساتھ قربانی نہ ہوتی تو میں احرام سے باہر ہو جاتا۔

باب: آٹھویں ذوالحجہ کے دن ظہر کی نماز کہاں پڑھے؟

828: سیدنا انس بن مالکؓ سے ایک شخص (عبدالعزیز بن رفیع) نے پوچھا کہ مجھے کوئی ایسی بات بتائیے جو آپ کو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے یاد ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ظہر اور عصر کی نماز آٹھویں ذوالحجہ کے دن کہاں پڑھی؟ تو انہوں نے کہا ''منیٰ میں'' اس شخص نے دوبارہ پوچھا کہ نفر کے دن عصر کی نماز کہاں پڑھی؟ تو انہوں نے کہا ''ابطح میں'' پھر سیدنا انسؓ نے کہا کہ تم ویسا ہی کرو جس طرح تمہارے سردار لوگ کریں۔

باب: عرفہ (نویں ذوالحجہ) کے دن کا روزہ رکھنا ضروری ہے یا نہیں؟

829: اُمّ فضل رضی اللہ عنہا (نبی کی چچی) کہتی ہیں کہ عرفہ کے دن لوگوں کو نبی صلی

اللہ علیہ والہ وسلم کے روزہ میں شک تھا تو میں نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں کوئی چیز پینے کی بھیجی تو اس کو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پی لیا (تو معلوم ہو گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم روزہ سے نہیں)۔

باب: عرفہ کے دن (مقام نمرہ سے موقف کی طرف) دوپہر کے وقت جانا۔

830: سیدنا ابن عمرؓ نے عرفہ کے دن زوالِ آفتاب کے بعد حجاج کے خیمے کے قریب آ کر بلند آواز دی تو حجاج باہر نکل آیا اور اس کے جسم پر کسم سے رنگی ہوئی ایک چادر تھی حجاج نے (عبداللہ بن عمرص) سے عرض کیا کہ اے ابوعبدالرحمٰن کیا بات ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ اگر تو سنت (کی پیروی) چاہتا ہے تو (تجھے وقوف کیلئے) چلنا چاہیئے حجاج نے عرض کیا کیا اسی وقت؟ انہوں نے کہا ہاں حجاج نے کہا کہ مجھے اتنی مہلت دیجئے کہ میں اپنے سر پر پانی ڈال لوں پھر چلوں پس سیدنا ابن عمرؓ سواری سے اتر پڑے (اور انتظار کرتے رہے) یہاں تک کہ حجاج نکلا پس (تینوں) چلے سالم بن عبداللہ نے حجاج سے کہا، اور وہ اپنے باپ (عبداللہ بن عمرص) کیساتھ تھے کہ اگر تو سنت کی پیروی چاہتا ہے تو خطبہ مختصر پڑھنا اور وقوف میں عجلت کرنا تو وہ حجاج عبداللہ بن عمرص کی طرف دیکھنے لگا جب عبداللہ بن عمرص نے یہ دیکھا تو کہا کہ سالم صحیح کہتے ہیں اور عبدالملک (شام کے بادشاہ) نے حجاج کو (جو گورنر تھا اور مکہ بھی اسی کے زیر اقتدار تھا) یہ لکھ بھیجا تھا کہ حج میں عبداللہ بن عمر کی مخالفت نہ کرنا۔

باب: عرفات میں ٹھہرنے کیلئے جلدی جانا۔ یا۔ عرفات میں ٹھہرنا چاہیئے نہ کہ مزدلفہ میں۔

831: سیدنا جبیر بن مطعمؓ کہتے ہیں کہ (اسلام لانے سے پہلے) عرفہ کے دن میرا

ایک اونٹ کھو گیا، میں اس کو ڈھونڈھنے کیلئے نکلا تو میں نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو عرفات میں وقوف کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ اللہ کی قسم یہ تو قوم حمس (یعنی قریش) میں سے ہیں پھر یہاں ان کا کیا کام ہے؟

باب: عرفات سے روانہ ہونے کا بیان۔

832: سیدنا اسامہ بن زیدؓ سے پوچھا گیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم حجۃ الوداع میں عرفات سے روانہ ہوئے تو کس طرح چل رہے تھے؟ تو سیدنا اسامہؓ نے کہا کہ ہجوم میں بھی تیز تیز چل رہے تھے اور جب میدان صاف ہوتا تو اور بھی تیز چلتے۔ راوی (ہشام بن عروہ) کہتے ہیں کہ نص (زیادہ تیز چلنا ہوتا ہے) عنق (تیز چلنے) سے۔

باب: عرفات سے واپسی پر نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا سکون واطمینان سے چلنے کا حکم دینا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا کوڑے سے اشارہ فرمانا۔

833: سیدنا ابنِ عباسؓ سے روایت ہے کہ وہ عرفہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ (عرفات سے واپسی پر) چلے (وہ کہتے ہیں کہ) نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے پیچھے بہت زیادہ شور اور اونٹوں کو مارنے کی آواز سنی تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے کوڑے سے ان کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ اے لوگو! سکون کو اپنے اوپر قائم رکھو، کیونکہ اونٹوں کا دوڑانا کوئی نیکی نہیں ہے۔

باب: جس شخص نے عورتوں اور بچوں کو رات کے وقت روانہ کر دیا تا کہ وہ مزدلفہ میں ٹھہریں اور دعا کریں اور چاند ڈوبتے ہی چل دیں۔

834: اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ وہ شب مزدلفہ میں مزدلفہ کے پاس اتریں اور نماز پڑھنے کھڑی ہو گئیں پھر تھوڑی دیر نماز پڑھ کر پوچھا کہ اے بیٹے! کیا

چاند غروب ہو گیا؟ (عبداللہ نے) کہا نہیں پس وہ تھوڑی دیر تک نماز پڑھتی رہیں اس کے بعد پوچھا کہ اے بیٹے! کیا چاند غروب ہو گیا؟ (عبداللہ نے) کہا کہ ہاں تو کہنے لگیں کہ چلو اب چلیں۔ چنانچہ ہم کوچ کر کے چل دیئے یہاں تک کہ اسماء رضی اللہ عنہا نے منیٰ پہنچ کر کنکریاں ماریں پھر صبح کی نماز اپنے مقام پر آ کر پڑھی۔ میں (عبداللہ) نے ان سے کہا کہ ہمیں ایسا خیال ہے کہ ہم نے عجلت کی اسماء رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ اے بیٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے عورتوں کیلئے (اس بات کی) اجازت پہلے ہی سے دے رکھی ہے۔

835: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم مزدلفہ میں اترے تو اُمّ المؤمنین سودہ رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے اجازت مانگی کہ لوگوں کے ہجوم سے پہلے چل دیں اور وہ ایک سست عورت تھیں تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے انہیں اجازت دیدی اور وہ لوگوں کے ہجوم سے پہلے چل دیں اور ہم لوگ ٹھہرے رہے یہاں تک کہ صبح ہو گئی پھر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے (مگر مجھے اس قدر تکلیف ہوئی کہ میں تمنا کرتی تھی کہ) کاش میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے اجازت لے لی ہوتی جس طرح کہ سودہ نے لے لی تھی تو مجھے ہر خوشی کی بات سے زیادہ پسند ہوتا۔

باب: مزدلفہ میں فجر کی نماز کس وقت پڑھے؟۔

836: سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ وہ سب لوگوں کے ہمراہ مزدلفہ گئے پس (وہاں) عبداللہ بن مسعود نے دو نمازیں ایک ساتھ پڑھیں (مغرب اور عشاء کی)۔ ہر نماز کے صرف فرض پڑھے اذان و اقامت کیساتھ اور دونوں نمازوں کے درمیان کھانا کھایا اس کے بعد جب صبح کا آغاز ہوا تو فوراً فجر کی نماز پڑھ لی۔ اس وقت ایسا اندھیرا تھا کہ کوئی تو کہتا تھا کہ فجر ہو گئی اور کوئی کہتا تھا کہ

ابھی فجر نہیں ہوئی۔ نماز سے فراغت پانے کے بعد سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ دونوں نمازیں اس مقام یعنی مزدلفہ میں اپنے وقت سے ہٹادی گئی ہیں مغرب اور عشاء۔ پس لوگوں کو چاہیئے کہ جب تک عشاء کا وقت نہ ہو جائے مزدلفہ میں نہ آئیں اور فجر کی نماز صبح صبح اسی وقت پڑھیں پھر عبداللہ بن مسعود ٹھہر گئے یہاں تک کہ خوب سفیدی پھیل گئی اس کے بعد کہا کہ اگر امیر المؤمنین عثمانؓ اب منیٰ کی طرف چل دیتے تو سنت کے موافق کرتے (امیر المؤمنین نے کوچ کر دیا تو راوی عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ) میں نہیں جانتا کہ سیدنا ابنِ مسعودؓ کا قول پہلے ہوا یا امیر المؤمنین سیدنا عثمانؓ کا کوچ پہلے ہوا۔ پھر سیدنا ابنِ مسعودؓ برابر تلبیہ کرتے رہے یہاں تک کہ قربانی کے دن جمرۃ العقبہ کو کنکریاں ماریں۔ (اس وقت تلبیہ موقوف کر دیا)۔

باب: مزدلفہ سے کس وقت کُوچ کرے؟۔

837: امیر المؤمنین سیدنا عمرؓ نے فجر کی نماز مزدلفہ میں پڑھی پھر ٹھہرے رہے اس کے بعد فرمایا کہ مشرک لوگ جب تک آفتاب طلوع نہ ہوتا یہاں سے کُوچ نہ کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ اے ثبیر (ایک پہاڑ کا نام ہے) آفتاب کی کرنوں سے چمک جا۔ اور بے شک نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان کی مخالفت فرمائی اس کے بعد سیدنا عمرؓ نے آفتاب کے نکلنے سے پہلے ہی کوچ کر دیا۔

باب: قربانی کے جانور (اونٹ وغیرہ) پر سوار ہونا جائز ہے

838: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ قربانی کے جانور کو ہانک رہا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اس پر سوار ہو جا۔ اس نے عرض کیا کہ (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم)

یہ تو قربانی کا جانور ہے (اس پر کیونکر سوار ہو سکتا ہوں؟) تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اس پر سوار ہو جا (اور) دوسری بار یا تیسری بار یہ فرمایا کہ تیری خرابی ہو اس پر سوار ہو جا۔

باب: جو شخص اپنے ساتھ قربانی کا جانور لے کر چلے۔

839: سیدنا ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حجۃ الوداع میں عمرہ اور حج کیساتھ تمتع فرمایا اور قربانی لائے پس ذوالحلیفہ سے قربانی اپنے ہمراہ لی اور سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے عمرہ کا احرام باندھا۔ اس کے بعد حج کا احرام باندھا پس اور لوگوں نے بھی نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ (آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی متابعت کی غرض سے) عمرہ اور حج کیساتھ تمتع کیا اور ان میں سے بعض لوگ تو قربانی ساتھ لائے تھے اور بعض نہ لائے تھے۔ پس جب نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم مکہ میں تشریف لے آئے تو لوگوں سے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص قربانی ساتھ لایا ہو وہ احرام میں جن چیزوں سے پرہیز کرتا ہے حج مکمل ہونے تک پرہیز کرے اور جو نہیں لایا اُسے چاہیئے کہ کعبہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کر کے بال کتروالے اور احرام کھول دے۔ اس کے بعد سات یا آٹھ ذوالحجہ کو صرف حج کا احرام باندھے (پھر حج کرے اور قربانی کرے)۔ پھر جسے قربانی میسر نہ ہو تو تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات روزے اس وقت رکھے جب اپنے گھر واپس لوٹ کر جائے۔

باب: جس شخص نے ذی الحلیفہ پہنچ کر قربانی کے گلے میں ہار ڈالا اور جانور کو تھوڑا سا زخم لگا کر خون نکال دیا اس کے بعد احرام باندھا۔

840: سیدنا مسور بن مخرمۃ اور مروانؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم

صلح حدیبیہ میں ایک ہزار سے زائد صحابہ کے ہمراہ روانہ ہوئے یہاں تک کہ جب ذوالحلیفہ پہنچے تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے قربانی کے جانور کے گلے میں ہار ڈالا اور چھری سے تھوڑا سا زخم لگا کر نشان لگایا اور عمرہ کا احرام باندھا۔

باب: جس نے اپنے ہاتھ سے ہار بنائے۔

841: اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہیں یہ بات پہنچی کہ سیدنا عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ جو شخص کعبہ میں قربانی کا جانور روانہ کرے اس پر تمام وہ چیزیں حرام ہو جاتی ہیں جو حج کرنے والے پر حرام ہو جاتی ہیں جب تک کہ اس کی قربانی نہ کر دی جائے۔ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ ابنِ عباسؓ نے یہ جو کہا وہ صحیح نہیں ہے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی قربانی کے ہار خود اپنے ہاتھ سے بٹے تھے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے جانوروں کو وہ ہار پہنائے پھر ان جانوروں کو میرے والد (ص) کے ہمراہ روانہ کیا مگر کوئی چیز جو اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیلئے حلال فرمائی تھی حرام نہیں ہوئی یہاں تک کہ وہ جانور ذبح کیے گئے۔

باب: (بیت اللہ میں قربانی کیلئے) قربانی کی بکریوں کو ہار پہنانا مسنون ہے۔

842: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس روایت میں منقول ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بکریاں، قربانی کیلئے روانہ کی تھیں۔ اور ایک روایت میں یوں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بکریوں کو قلادہ پہنا کر روانہ کر دیتے تھے اور اپنے گھر میں بغیر احرام کے رہتے تھے۔

باب: روئی کے بٹے ہوئے ہار کا بیان۔

843: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے قربانی کے جانوروں کیلئے ہار اس روئی کے بنائے تھے جو میرے پاس تھی۔

باب: قربانی کے جانوروں کو جھول پہنانا اور ان کا صدقہ کر دینا۔

844: امیر المؤمنین سیدنا علیؓ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یہ حکم فرمایا تھا کہ جو جانور قربانی کئے گئے ہیں ان کے جھولوں اور ان کی کھالوں کو خیرات کر دوں۔

845: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم ذیقعدہ کی 25 تاریخ کو مدینہ سے روانہ ہوئے ...... یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے (دیکھئے حدیث 791,792) یہاں اس روایت میں یہ زیادہ کہا کہ قربانی کے دن ہمارے سامنے گائے کا گوشت لایا گیا تو میں نے کہا کہ یہ گوشت کیسا ہے؟ تو (لانے والے نے) جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنی ازواج کی طرف سے قربانی کی تھی۔

باب: منیٰ میں نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے قربانی کے مقام پر قربانی کرنا افضل ہے۔

846: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ منحر میں یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی قربانی کرنے کی جگہ پر قربانی کیا کرتے تھے۔

باب: اونٹ کا پیر باندھ کر نحر (قربانی) کرنا سنت ہے۔

847: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ کا گزر ایک ایسے شخص پر ہوا جس نے اپنے جانور (اونٹ) کو نحر کرنے کیلئے بٹھا رکھا تھا تو انہوں نے کہا کہ اس کو کھڑا کر کے اس کا پیر باندھ دے (اور اس کو نحر کر) کیونکہ یہی محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سنت ہے۔

باب: قصاب کی اجرت میں قربانی کی کوئی چیز گوشت یا کھال وغیرہ نہ دے۔

848: امیر المؤمنین سیدنا علیؓ کہتے ہیں کہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ میں قربانی کے جانوروں کے پاس کھڑا رہوں اور ان کی بنوائی کی اجرت میں قصاب کو گوشت یا کھال وغیرہ نہ دوں۔

باب: کونسی قربانی کا گوشت کھائے اور کونسی کا صدقہ کرے۔

849: سیدنا جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ ہم لوگ قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ کھاتے تھے اور وہ بھی صرف منیٰ میں (منیٰ سے باہر گوشت لے جانے کی ممانعت تھی) اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہمیں اجازت عنایت کی اور فرمایا کہ کھاؤ اور ساتھ لے جاؤ پس ہم نے کھایا اور ساتھ لے آئے۔

باب: احرام کھولتے وقت بالوں کا منڈوالینا یا کتروالینا۔

850: سیدنا ابنِ عمرؓ کہا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے حج میں سر کے بالوں کو منڈوا ڈالا تھا۔

851: سیدنا ابنِ عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اے اللہ سر منڈوانے والوں پر اپنی رحمت فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بال کتروانے والوں پر (بھی رحمت کی دعا فرمائیے) تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اے اللہ سر منڈوانے والوں پر رحمت نازل فرما۔ صحابہ نے پھر عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بال کتروانے والوں پر بھی (رحمت کی دعا فرمائیے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے تیسری بار) فرمایا کہ بال کتروانے والوں پر بھی (رحمت فرما)۔

852: سیدنا ابو ہریرہؓ سے اسی طرح کی حدیث مروی ہے مگر اس میں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ''اے اللہ رحمت نازل فرما'' کی جگہ ''اے اللہ معاف فرمادے'' تین دفعہ کہا۔ پھر کہا اور بال کتروانے والوں کو بھی۔

853: سیدنا معاویہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بال ایک قینچی سے کتر دیئے تھے۔

باب: جمروں کو کنکریاں مارنا یعنی رمی کرنا ضروری ہے۔

854: سیدنا ابن عمرؓ سے ایک آدمی نے پوچھا کہ میں جمروں کو کنکریاں کس وقت ماروں تو انہوں نے فرمایا کہ جس وقت تمہارا امام مارے اسی وقت تم بھی مارو۔ اس نے دوبارہ ان سے یہی مسئلہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم انتظار کرتے رہتے پس جب آفتاب ڈھل جاتا تو اس وقت ہم کنکریاں مارتے۔

باب: وادی کے نشیب سے جمروں کو کنکریاں مارنا۔

855: سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے وادی کے نشیب سے کنکریاں ماریں تو ان سے پوچھا گیا کہ کچھ لوگ تو وادی کے اوپر سے مارتے ہیں تو عبداللہ ابن مسعودؓ نے جواب دیا کہ قسم اس کی کہ جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، یہ اس شخص (یعنی محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے رمی کرنے) کی جگہ ہے جن پر سورۂ بقرہ نازل کی گئی تھی۔

باب: تمام جمروں کو سات سات کنکریاں مارنا۔

856: سیدنا عبداللہ مسعودؓ سے روایت ہے کہ وہ جب بڑے جمرے کے پاس پہنچے تو انہوں نے کعبہ کو اپنی بائیں جانب کرلیا اور منیٰ کو اپنی داہنی طرف اور سات کنکریوں سے رمی کی اور کہا کہ اسی طرح اس شخص نے رمی کی جس پر سورۂ بقرہ نازل گئی تھی صلی

اللہ علیہ والہ وسلم۔

باب: جب دونوں جمروں کی رمی کرے تو چاہیئے کہ قبلہ رو ہو کر نرم ہموار زمین پر کھڑا ہو۔

857: سیدنا ابنِ عمرؓ سے روایت ہے کہ وہ پہلے جمرے کو سات کنکریاں مارتے تھے ہر کنکری کے بعد تکبیر کہتے تھے اس کے بعد آگے بڑھ جاتے تھے یہاں تک کہ نرم ہموار زمین میں پہنچ کر قبلہ رو کھڑے ہو جاتے اور دیر تک کھڑے رہتے اور ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے پھر درمیان والے جمرہ کی رمی کرتے اس کے بعد بائیں جانب چلے جاتے اور نرم ہموار زمین پر پہنچ کر قبلہ رو کھڑے ہو جاتے اور ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے اور یونہی کھڑے رہتے پھر وادی کے نشیب سے جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارتے اور اس کے پاس نہ ٹھہرتے بلکہ واپس آجاتے تھے اور کہتے تھے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔

باب: طوافِ وداع کا بیان۔

858: سیدنا ابنِ عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف سے لوگوں کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ ان کا آخری وقت کعبہ کیساتھ ہو (یعنی مکہ سے واپسی کے وقت کعبہ کا طواف کر کے جائیں) مگر حائضہ عورت کو یہ معاف کر دیا گیا تھا۔

859: سیدنا انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے (مقامِ) محصب میں ظہر، عصر، مغرب، اور عشاء کی نماز پڑھی اس کے بعد تھوڑی دیر تک نیند فرمائی۔ پھر کعبہ کی طرف سوار ہو کر گئے اور اس کا طواف کیا۔

باب: جب کسی عورت کو طوافِ افاضہ کرنے کے بعد حیض آجائے۔

860: سیدنا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ جو عورت طوافِ افاضہ کے بعد حائضہ ہوئی

ہو اس کیلئے جائز ہے کہ وہ مکہ سے چلی جائے۔ (طاؤس) کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابنِ عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے کہ مکہ سے نہ جائے پھر آخر میں میں نے سنا کہ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حائضہ عورتوں کو چلے جانے کی اجازت دے دی تھی۔

باب: مقامِ محصب میں اترنے کا بیان۔

861: سیدنا ابنِ عباسؓ کہتے ہیں کہ محصب میں اترنا (حج کے ارکان میں سے نہیں ہے اور نہ ہی) کوئی عبادت نہیں ہے وہ تو صرف ایک منزل ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم (یونہی) ٹھہرا کرتے تھے۔

باب: مکہ میں داخل ہونے سے پہلے (مقام) ذی طویٰ میں جو کہ مکہ کیساتھ متصل ہے اور مکہ سے مدینہ لوٹتے وقت اس کنکر یلے میدان (بطحا) میں ٹھہرنا جو ذوالحلیفہ میں ہے (مسنون ہے)۔

862: سیدنا ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جب وہ مکہ جاتے تو ذی طویٰ میں اترتے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی پھر مکہ میں داخل ہوتے اور جب مکہ سے واپس ہوتے تب بھی ذی طویٰ میں اترتے اور رات بھر وہاں ٹھہرتے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی اور بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اسی طرح کرتے تھے۔

کتاب العمرة

باب: عمرہ کا واجب ہونا اور اس کی بزرگی (ثابت ہے)۔

863: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک ان تمام گناہوں کیلئے کفارہ ہے جو دونوں عمروں کے درمیان ہو گئے ہوں۔ اور حجِ مبرور کا نعم البدل اللہ تعالیٰ کی تیار کردہ جنت کے سوا اور کچھ نہیں۔

باب: جس نے حج کرنے سے قبل عمرہ کر لیا۔

864: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے حج کرنے سے پہلے عمرہ کی بابت پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ کچھ حرج نہیں۔ مزید کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حج سے پہلے عمرہ ادا فرمایا تھا۔

باب: نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کتنے عمرے ادا فرمائے ہیں؟۔

865: سیدنا ابنِ عمرؓ سے پوچھا گیا کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کتنے عمرے ادا فرمائے؟ تو ابنِ عمرؓ نے جواب دیا کہ چار۔ ان میں سے ایک رجب میں۔ پس سائل نے کہا کہ اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ کیا آپ کو خبر ملی کہ ابو عبدالرحمٰن (ابن عمرص) کیا کہہ رہے ہیں؟ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ کیا کہتے ہیں؟ بتایا گیا کہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے چار عمرے ادا فرمائے جن میں سے ایک رجب میں تھا۔ اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ اللہ ابو عبدالرحمٰن پر رحم فرمائے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے عمرہ ادا فرمایا تو وہ ضرور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ تھے لیکن (اس کے باوجود بھول گئے) آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کبھی بھی رجب

میں عمرہ ادا نہیں فرمایا۔

866: سیدنا انسؓ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کتنے عمرے ادا فرمائے تو انہوں نے کہا، چار۔ ایک عمرہ حدیبیہ ذیقعدہ میں کیا جہاں سے مشرکوں نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو واپس کر دیا تھا اور ایک عمرہ ذیقعدہ سالِ آئندہ میں کیا جب کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مشرکوں سے صلح کی تھی اور عمرہ جعرانہ (آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے) اس وقت (کیا) جب کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے (شاید حنین کا) مالِ غنیمت تقسیم کیا۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے پوچھا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کس قدر حج ادا فرمائے؟ تو سیدنا انسؓ نے کہا کہ صرف ایک ہی (یعنی حجۃ الوداع)۔

867: سیدنا انسؓ نے ایک روایت میں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک عمرہ اس وقت ادا فرمایا جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو مشرکوں نے واپس کر دیا تھا اور ایک عمرۂ حدیبیہ سال آئندہ میں اور ایک عمرہ ذیقعدہ میں اور ایک عمرہ اپنے حج (حجۃ الوداع) کیساتھ ادا فرمایا تھا۔

868: سیدنا براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حج کرنے سے پہلے ذیقعدہ میں دو مرتبہ عمرہ ادا فرمایا تھا۔

باب: تنعیم سے عمرے کا احرام باندھنا۔

869: سیدنا عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیقؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے انہیں حکم دیا تھا کہ وہ اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہمراہ چلے جائیں اور انہیں تنعیم سے عمرہ کروا لائیں۔ اور سیدنا سراقہ بن مالک بن جعشم نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے جمرہ عقبہ کے پاس اس وقت ملے جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس پر کنکریاں مار رہے تھے تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! کیا

یہ حج کو فسخ کر کے عمرہ کر دینا خاص آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہی کیلئے ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ ہمیشہ کیلئے یہ بات جائز ہے۔

باب: حج کے بعد بغیر قربانی کے جانور کے عمرہ کرنا۔

870: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حج کے بارے میں بہت دفعہ تکرار کیساتھ گزر چکی ہے (دیکھئے حدیث 791، 792، 869)۔

باب: عمرے میں جتنی تکلیف ہو اتنا ہی زیادہ ثواب ہے

871: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس روایت میں منقول ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان سے عمرہ کے بارے میں فرمایا ''لیکن اس کا ثواب بقدر تمہارے خرچ کے یا بقدر تمہاری مشقت کے ملے گا'' (حدیث 215 بھی دیکھئے)۔

باب: عمرہ کرنے والا احرام کس وقت کھولے؟۔

872: سیدہ اسماء بنت ابی بکر صدیقؓ جب کبھی مقامِ حجون میں سے گذرتیں تو کہتیں کہ اللہ اپنے رسول (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) پر رحمت نازل فرمائے بے شک ہم آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ اس مقام میں اترے تھے اور اس وقت ہم ہلکے پھلکے تھے ہماری سواریاں بھی کم تھیں اور ہمارے پاس زادِ راہ بھی کم تھا پس میں نے اور میری بہن اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے اور زبیر نے اور فلاں فلاں شخص نے (حج کو فسخ کر کے) عمرہ کیا پس ہم کعبہ کا طواف کر کے احرام سے باہر ہو گئے پھر ہم نے تیسرے پہر حج کا احرام باندھ لیا۔

باب: جب کوئی شخص حج یا عمرہ یا جہاد سے لوٹے تو وہ کیا کہے؟

873: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب جہاد

سے یا عمرہ سے لوٹتے تو ہر بلند زمین پر تین مرتبہ تکبیر کہتے تھے اس کے بعد کہتے ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کو سزاوار ہے ہر طرح کی تعریف، اور وہ ہر بات پر قادر ہے۔ (ہم حج سے) واپس ہو رہے ہیں توبہ کرتے ہوئے، سجدہ کرتے ہوئے، اپنے پروردگار کی تعریف کرتے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچا کیا اور اپنے بندوں کی مدد کی اور کفار کی جماعتوں کو اسی اکیلے نے بھگا دیا“۔

باب: حاجیوں کا استقبال کرنا مسنون ہے اور تین آدمیوں کا ایک سواری پر بیٹھنا (جائز ہے)۔

874: سیدنا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب مکہ میں تشریف لائے تو بنی عبدالمطلب کے چند لڑکے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے استقبال کو گئے ان میں سے ایک کو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے سامنے بٹھا لیا اور ایک کو اپنے پیچھے۔

باب: مسافر کا صبح کے وقت اپنے گھر میں آنا بہتر ہے۔

875: سیدنا انسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنے گھر والوں کے پاس سفر سے رات کے وقت تشریف فرما نہ ہوتے یا تو صبح کے وقت تشریف لاتے یا زوال کے بعد۔

876: سیدنا جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے رات کے وقت اپنے گھر والوں کے پاس جانے سے منع فرمایا ہے۔

باب: جس شخص نے مدینہ پہنچ کر اپنی اونٹنی کو تیز کر دیا۔

877: سیدنا انسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب کسی سفر سے مدینہ واپس

تشریف لاتے اور مدینہ کی راہوں کو دیکھتے تو اپنی اونٹنی کو تیز کر دیتے اور اگر کوئی دوسری سواری ہوتی تو اس کو بھی تیز کر دیتے۔ دوسری روایت میں ہے کہ بوجہ مدینہ کی محبت کے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سواری کو تیز کر دیتے تھے۔

باب: سفر بھی گویا ایک قسم کا عذاب ہے۔

878: سیدنا ابو ہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ سفر کیا ہے گویا ایک قسم کا عذاب ہے۔ آدمی کو کھانا، پینا اور سونا آرام سے نہیں ملتا۔ لہٰذا جب ضرورت پوری ہو جائے تو چاہیئے کہ اپنے گھر والوں کے پاس جلد واپس آ جائے۔

ابواب الحصر اور شکار کی جزا

باب: جب عمرہ کرنیوالا اگر روکا جائے تو کیا کرے؟۔

879: سیدنا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم (حدیبیہ کے سال مکہ جانے اور) عمرے سے روک دیئے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے (حدیبیہ میں ہی) اپنا سر منڈواڈالا اور اپنی بیویوں کیساتھ صحبت فرمائی اور قربانی کو نحر کیا پھر آئندہ سال میں (اس کے بدلہ کا) عمرہ کیا۔

باب: حج سے روکے جانے کا بیان۔

880: سیدنا ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ وہ کہا کرتے تھے کہ کیا تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سنت کافی نہیں ہے؟ اگر تم میں سے کوئی شخص حج سے روک لیا جائے تو اسے چاہیئے کہ کعبہ کا اور صفا مروہ کا طواف کرے پھر احرام کی ہر بات سے باہر ہو جائے یہاں تک کہ آئندہ سال حج کرے اور قربانی کرے اور اگر قربانی میسر نہ ہو تو روزے رکھے (احادیث 839، 866، 867 کو بھی پڑھیں)۔

باب: جب حج وعمرہ سے روک دیا جائے تو پہلے قربانی کرے پھر سر منڈوائے

881: سیدنا مسورؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے (جس سال آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو عمرہ سے روکا گیا تھا) سر منڈوانے سے پہلے قربانی کی تھی اور اپنے صحابہ کو بھی اسی بات کا حکم دیا تھا۔

باب: اللہ تعالٰی نے "صدقہ" کرنے کا جو حکم دیا ہے اس سے مراد چھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔

882: سیدنا کعب بن عجرہؓ کہتے ہیں کہ حدیبیہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم میرے پاس کھڑے ہوئے تھے اور میرے سر سے جوئیں گر رہی تھیں تو آپ صلی اللہ

علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمہاری جوئیں تمہیں تکلیف دیتی ہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنا سر منڈوا لو (کعب ص) کہتے ہیں کہ میرے ہی حق میں یہ آیت نازل ہوئی ﴿جو کوئی تم میں سے بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو اور وہ اپنا سر منڈوا لے تو...... ﴾ (البقرہ: 196) تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم تین روزے رکھ لے یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے یا جو قربانی میسر ہو وہ کر دینا۔

باب : فدیہ میں نصف صاع کھانا کھلانا چاہیئے۔

883: سیدنا کعب بن عجرہؓ دوسری ایک روایت میں کہتے ہیں کہ یہ آیت خاص کر میرے ہی حق میں نازل ہوئی ہے اور وہ تم سب لوگوں کیلئے عام ہے

شکار اور اسی کی مثل (دیگر افعال) کی جزا (کا بیان)

باب: اگر بغیر احرام کے آدمی شکار کرے اور احرام والے کو ہدیۃً دے تو احرام والے کیلئے اس کا کھانا جائز ہے۔

884: سیدنا ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ ہم حدیبیہ کے سال نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ چلے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے صحابہ نے (جلدی سے) احرام باندھ لیا اور میں نے (اس وقت تک) احرام نہیں باندھا تھا پھر ہمیں خبر دی گئی کہ (مقام) غیقہ میں دشمن ہے جو کہ لڑنا چاہتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم چلے اور میں (ابو قتادہ) بھی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اصحاب کیساتھ تھا۔ پھر میرے ساتھیوں نے ایک گورخر کو دیکھا تو وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر ہنسنے لگے (میں سمجھ گیا کہ کسی شکار کو دیکھ کر ہنس رہے ہیں) پھر میں نے بھی نظر اٹھائی تو گورخر کو دیکھ لیا میں نے گھوڑا اس پر ڈال دیا اسے تیر مار کر گرا دیا پھر میں نے ان لوگوں سے مدد چاہی تو انہوں نے میری مدد کرنے سے انکار کر دیا (بالآخر میں نے ہی اس کو ذبح کیا) پھر ہم سب نے اس کا گوشت کھایا اس کے بعد میں اپنا گھوڑا سرپٹ دوڑا کر نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ڈھونڈنے لگا۔ ہمیں یہ خوف ہو گیا تھا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے چھوٹ جائیں گے پھر (راستہ میں) بنی غفار کے ایک شخص سے ملاقات ہوئی میں نے پوچھا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو کہاں چھوڑا ہے؟ تو اس نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو تَعھِن نامی چشمہ پر چھوڑا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ارادہ تھا کہ مقام سُقیا میں قیلولہ کریں (یہ پوچھ کر میں چل دیا) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے جا ملا جب میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس پہنچا تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم صحابہ نے مجھے بھیجا

ہے انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر سلام اور اللہ کی رحمت عرض کی ہے اور انہیں یہ خوف ہے کہ دشمن انہیں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے جدا کر دے گا پس آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان کا انتظار کیجئے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے (ایسا ہی) کیا پھر میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم نے ایک گورخر کو شکار کیا ہے اور ہمارے پاس اس کا کچھ بچا ہوا گوشت ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے صحابہ (رضی اللہ عنہم) سے فرمایا کہ کھاؤ حالانکہ وہ سب احرام میں تھے۔

باب: احرام والے شخص کو چاہیئے کہ وہ شکار کرنے میں کسی غیر احرام والے شخص کی اعانت نہ کرے۔

885: سیدنا ابو قتادہؓ کہتے ہیں کہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ مقامِ قاحہ میں تھے اور ہم میں سے کچھ لوگ احرام کی حالت میں تھے اور کچھ بغیر احرام کے تھے اور پھر پوری حدیث (نمبر 884) بیان کی۔

باب: احرام والے کو چاہیئے کہ شکار کی طرف اشارہ نہ کرے اس مقصد سے کہ غیر احرام والا اس کو شکار کرے۔

886: سیدنا ابو قتادہؓ سے دوسری روایت میں منقول ہے کہ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے صحابہ سے دریافت فرمایا کہ کیا تم میں سے کسی شخص نے ابو قتادہ کو اس شکار پر حملہ کرنے کیلئے کہا تھا؟ انہوں نے عرض کیا کہ نہیں تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا تو پھر کچھ حرج نہیں ہے اس کا گوشت کھاؤ۔

باب: جب کوئی شخص احرام والے شخص کو زندہ گورخر ہدیۃً دے تو اسے چاہیئے کہ قبول نہ کرے۔

887: سیدنا عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ سیدنا صعب بن جثامہ لیثی نے ایک گورخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ہدیۃً دیا اور اس وقت آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مقامِ ابواء یا مقامِ ودّان میں تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اسے واپس کر دیا پھر جب ان کے چہرے پر رنج کا اثر دیکھا تو فرمایا کہ ہم نے صرف اسی وجہ سے واپس کیا کہ ہم احرام باندھے ہوئے ہیں۔

باب: ایک شخص احرام میں کن کن جانوروں کو مار سکتا ہے

888: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ موذی جانور ایسے ہیں کہ وہ احرام میں بھی مار دیئے جائیں وہ، 1: کوا 2: چیل 3: بچھو 4: چوہا اور 5: کاٹنے والا کتا ہیں۔

889: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ اس حال میں کہ ہم منیٰ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ ایک غار میں تھے کہ یکایک آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر سورۃ ﴿وَالْمُرْسَلَاتِ﴾ نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس کی تلاوت کرنے لگے اور میں اس کو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے (سن کر) یاد کرنے لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ابھی تک اس کی تلاوت کر رہے تھے کہ اچانک ایک سانپ ہم لوگوں پر کودا تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس کو مار دو چنانچہ ہم اس پر لپکے مگر وہ چلا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ وہ تمہارے ضرر سے بچا لیا گیا جس طرح تم اس کے ضرر سے بچا لئے گئے۔

890: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے چھپکلی کے بارے میں فرمایا کہ یہ موذی ہے مگر میں نے اس کو مارنے کا حکم دیتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو نہیں سنا۔ (لیکن اس کو مار دینا چاہیئے)۔

باب: مکہ میں جنگ جائز نہیں۔

891: سیدنا ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جس دن مکہ فتح کیا یہ فرمایا کہ اب ہجرت باقی نہیں رہی ہاں جہاد اور نیت (کا ثواب اب بھی ہے) پس جس وقت تم لوگ جہاد کیلئے طلب کئے جاؤ تو (فوراً) نکل کھڑے ہو۔

باب: احرام والے شخص کو پچھنے لگوانا جائز ہے یا نہیں؟۔

892: سیدنا ابن بحینہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے (مقامِ) لحی جمل میں بحالتِ احرام اپنے سر کے بیچ میں پچھنے لگوائے۔

باب: احرام والے شخص کا نکاح کرنا۔

893: سیدنا ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اُمّ المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے بحالتِ احرام نکاح کیا۔

نوٹ: اُمّ المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا نے خود اپنے نکاح کا قصہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ اس وقت حلال تھے یعنی احرام میں نہیں تھے۔ (مسلم) اُمّ المومنین عائشہ اور ابوھریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی ایسے ہی مروی ہے اور ابن عباسؓ کو اطلاع اس وقت ملی جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم احرام میں تھے تو وہ یہی سمجھے کہ شاید نکاح ابھی ہوا ہے (فتح الباری)۔

باب: احرام والے شخص کا غسل کرنا (درست ہے)۔

894: سیدنا ابو ایوب انصاریؓ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بحالتِ احرام اپنا سر مبارک کس طرح دھوتے تھے تو سیدنا ابو ایوبؓ نے (جو کھکھڑے کی آڑ کئے ہوئے غسل کررہے تھے۔ راوی کہتا ہے کہ) اپنا ہاتھ کپڑے پر رکھا اور اس کو نیچے کیا حتیٰ کہ میں ان کا سر دیکھنے لگا۔ پھر ایک شخص سے کہا کہ پانی

ڈال اس نے ان کے سر پر پانی ڈالا پھر انہوں نے اپنا سر اپنے دونوں ہاتھوں سے ہلایا آگے (کی طرف) بھی ملا پیچھے (کی طرف) بھی ملا اس کے بعد کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔

باب: حرم کے اندر اور مکہ میں بغیر احرام کے داخل ہونا۔

895: سیدنا انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فتح مکہ کے سال مکہ میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سر مبارک پر اس وقت ایک خود تھا پھر جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس کو اتارا تو ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ ابن خطل نامی بد بخت کافر کعبہ کے پردے پکڑ کر لٹک رہا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اُس کو وہیں قتل کر دو۔

باب: میت کی طرف سے حج اور نذر کا ادا کرنا اور مرد کا عورت کی طرف سے حج کرنا۔

896: سیدنا ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ جہینہ کی ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آئی اور اس نے عرض کیا کہ میری ماں نے یہ نذر مانی تھی کہ وہ حج کریگی مگر حج نہ کرنے پائی تھی کہ مر گئی لہذا کیا میں اس کی طرف سے حج کرلوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہاں تم اس کی طرف سے حج کرلو بتاؤ اگر تمہاری ماں پر کچھ قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کرتی کہ نہیں؟ پس اللہ تعالیٰ کا قرض ادا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس بات کا سب سے زیادہ حقدار ہے کہ اسکا قرض ادا کیا جائے۔

باب: بچوں کا حج کرنا (بھی درست ہے)۔

897: سیدنا سائب بن یزید ؓ کہتے ہیں کہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ حج

کرایا گیا تھا اور میں سات برس کا تھا۔

باب: عورتوں کا حج کرنا۔

898: سیدنا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب اپنے حج سے واپس آئے تو اُمّ سنان انصاریہ سے فرمایا کہ تم کو حج سے کس چیز نے روکا؟ انہوں نے عرض کیا کہ فلاں شخص نے (اپنے شوہر کی نسبت کہا) ہمارے پاس دو اونٹ پانی بھرنے والے تھے ایک پر تو وہ حج کرنے چلے گئے اور دوسرا ہماری زمین کو سیراب کرتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اچھا تم عمرہ کرلو اس لئے کہ رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔

899: سیدنا ابوسعید خدریؓ جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ بارہ جہاد کئے ہیں کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے چار باتیں سنی ہیں وہ مجھے اچھی معلوم ہوئیں اور بھلی لگیں (وہ باتیں یہ ہیں) کوئی عورت بغیر اپنے شوہر یا محرم کے دو دن کا سفر نہ کرے اور دو دنوں میں یعنی عید الفطر اور عید الضحیٰ میں روزہ نہ رکھنا چاہیئے اور دو نمازوں کے بعد یعنی عصر کی نماز کے بعد جب تک کہ آفتاب غروب ہو اور صبح کی نماز کے بعد جب تک کہ آفتاب طلوع ہو کوئی نماز نہیں پڑھنی چاہیئے اور سفر نہ کرنا چاہیئے مگر تین مسجدوں کی طرف مسجدِ حرام (یعنی کعبہ) اور میری مسجد یعنی مسجد نبوی اور مسجدِ اقصیٰ یعنی بیت المقدس۔

باب: جو شخص کعبہ تک پیدل جانے کی نذر کرے۔

900: سیدنا انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک بوڑھے آدمی کو دیکھا کہ وہ اپنے دونوں بیٹوں کے درمیان چلایا جا رہا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ اس کو کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ اس نے پیدل

جانے کی نذر مانی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس کی جان کو تکلیف دینے سے بے نیاز ہے اور اس بوڑھے کو حکم دیا کہ سوار ہو کر چلے۔

901: سیدنا عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں کہ میری بہن نے بیت اللہ تک پیدل جانے کی نذر مانی اور مجھ سے کہا کہ میں اس بارے میں نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے دریافت کروں چنانچہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اس کو چاہیے کہ تھوڑا پیدل بھی چلے اور سوار بھی ہو۔

(فرما شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف پر، جیسا کہ انہوں نے ہم کو ہمارے وطن (مکہ) سے ایک وبائی زمین (مدینہ) کی طرف نکال دیا۔ یہ سُن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یوں دعا فرمائی کہ اے اللہ! مدینہ کی محبت ہمارے دلوں میں ڈال دے جس طرح کہ ہم مکہ سے محبت رکھتے ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ اے اللہ! ہمارے صاع اور ہمارے مُد میں برکت عطا فرما اور مدینہ کی آب وہوا ہمارے لئے درست کر دے اور اس کا بخار جحفہ (کے مشرکوں) کی طرف لے جا۔ (اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا) کہتی ہیں جب ہم مدینہ میں آئے تو وہ اللہ کی زمینوں میں سب سے زیادہ وبائی زمین تھی نیز کہتی ہیں کہ اس وقت وادیٔ بطحان میں بجل یعنی بدبودار پانی بہا کرتا تھا۔)

کتاب الصوم

باب: روزے کی فضیلت وعظمت کا بیان۔

919: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ (عذاب الٰہی کیلئے) ڈھال ہے پس روزہ دار کو چاہیئے کہ فحش بات نہ کہے اور جہالت کی باتیں (مثلاً مذاق، جھوٹ، چیخنا چلانا اور شور وغل مچانا وغیرہ) بھی نہ کرے اور اگر کوئی شخص اس سے لڑے یا اسے گالی دے تو اسے چاہیئے کہ دو مرتبہ کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔ قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ روزہ دار کے منہ کی خوشبو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ عمدہ ہے (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) روزہ دار اپنا کھانا پینا اور اپنی خواہش وشہوت میرے لئے چھوڑ دیتا ہے۔ (تو) روزہ میرے ہی لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا اور ہر نیکی کا ثواب دس گنا ملتا ہے (لیکن روزہ کا ثواب اس سے کہیں زیادہ ملے گا)۔

باب: روزہ داروں کیلئے (جنت کا دروازہ) "ریّان" ہے

920: سیدنا سہلؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جنت میں ایک دروازہ ہے جسے "ریان" کہتے ہیں اس دروازہ سے قیامت کے دن روزہ دار داخل ہوں گے ان کے سوا کوئی (بھی اس دروازے سے) داخل نہ ہوگا۔ کہا جائے گا روزہ دار کہاں ہیں؟ پس وہ اٹھ کھڑے ہوں گے ان کے سواء کوئی اس دروازہ سے داخل نہ ہوگا پھر جس وقت وہ داخل ہو جائیں گے تو دروازہ بند (close) کرلیا جائے گا غرض اس دروازہ سے کوئی داخل نہ ہوگا۔

921: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کی راہ میں دو جوڑے (کپڑے یا کوئی سی بھی دو چیزیں) تقسیم کرے وہ

جنت کے دروازوں سے بلایا جائے گا (فرشتے کہیں گے کہ) اے اللہ کے بندے! یہ دروازہ اچھا ہے (اس میں سے آ جا) پھر جو کوئی نماز قائم کرنے والوں میں سے ہو گا تو وہ نماز کے دروازے سے پکارا جائیگا اور جو کوئی جہاد کرنے والوں میں سے ہوگا تو وہ جہاد کے دروازے سے پکارا جائیگا اور جو کوئی روزہ داروں میں سے ہوگا تو وہ ''باب الریان'' سے پکارا جائے گا اور جو کوئی صدقہ دینے والوں میں سے ہوگا وہ صدقہ کے دروازے سے پکارا جائے گا تو سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر فدا ہوں جو شخص ان تمام دروازوں سے پکارا جائے تو اس کو پھر کوئی حاجت ہی نہ رہے گی تو کیا کوئی شخص ان تمام دروازوں سے بھی پکارا جائے گا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہاں میں امید رکھتا ہوں کہ تم انہیں میں سے ہوگے۔

922: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

923: سیدنا ابو ہریرہؓ دوسری ایک روایت میں کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جب رمضان آتا ہے تو آسمان (یعنی جنت) کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند (close) ہو جاتے ہیں اور شیاطین مضبوط ترین زنجیروں سے جکڑ دیئے جاتے ہیں۔

باب: رمضان یا ماہِ رمضان کیا کہا جائے اور اس شخص کی دلیل جو دونوں طرح کہنا درست جانتا ہے۔

924: سیدنا ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم (رمضان کا) چاند دیکھو تو روزے رکھنا شروع کر دو اور جب تم

(عید الفطر کا) چاند دیکھو تو روزہ رکھنا ترک کر دو پھر اگر تمہارے مطلع ابر آلود ہو (یعنی بادل چھا جائیں) تو تم اس کیلئے اندازہ کر لو (یعنی 3 پورے کر لو)۔

باب: جس نے روزے میں جھوٹ بولنا اور لغو کام کرنا نہ چھوڑا (تو اس کا روزہ مقبول نہیں ہوا)

925: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جھوٹ بولنا اور دغا بازی کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس بات کی کچھ بھی پرواہ نہیں کہ وہ (روزہ کا نام کر کے) اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔

باب: کیا جب کسی روزہ دار کو گالی دی جائے تو وہ یہ کہے کہ میں روزہ دار ہوں۔

926: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ابن آدم کے تمام اعمال اسی کیلئے ہوتے ہیں سوائے روزہ کے کہ وہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا اور (حدیث کے) آخر میں ارشاد فرمایا کہ روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں ایک اس وقت جب وہ افطار کرتا ہے (تو دلی) خوشی محسوس کرتا ہے اور دوسرے جب وہ اپنے پروردگار سے ملاقات کرے گا تو روزے کا ثواب دیکھ کر خوش ہوگا۔

باب: مجرد شخص اگر زنا میں مبتلا ہو جانے کا خوف رکھتا ہو تو وہ روزے رکھے۔

927: سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ تھے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نکاح کی قدرت رکھتا ہو وہ تو نکاح کر لے اس لئے کہ نکاح اس کی نظر کو (غیر محرم پر پڑنے سے) خوب روکے گا اور اس کی شرمگاہ کی (زنا سے) حفاظت کرے گا اور جو شخص نکاح کرنے پر قدرت نہ

رکھتا ہو اس پر روزے رکھنا لازم ہے کیونکہ روزے اس کی شہوت کو توڑ دیتے ہیں۔
(یہ روزے فرض نہیں البتہ مستحب ہیں اور حدیث میں اسی استحباب کی تاکید کی گئی ہے)۔

باب: نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمانا "جب تم رمضان کا چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب شوال کا چاند دیکھو تو رکھنا موقوف کر دو"۔

928: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا مہینہ (کم از کم) انتیس دن کا ہوتا ہے پس تم جب تک چاند نہ دیکھ لو روزہ نہ رکھو پھر اگر مطلع ابر آلود ہو جائے (یعنی آسمان پر بادل چھا جائیں اور تم چاند نہ دیکھ سکو) تو تیس دن کا شمار پورا کر لو۔

929: اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک بار نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنی ازواجِ مطہرات سے ایک مہینہ کا ایلاء کیا پھر جب انتیس دن گزر گئے تو صبح کے وقت یا دوپہر کے بعد آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم (اپنی بیویوں کے پاس) تشریف لے گئے کسی نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے تو قسم کھائی تھی کہ میں ایک مہینہ تک (بیویوں کے پاس) نہ جاؤں گا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ مہینہ انتیس دن کا ہے

باب: عید کے دونوں مہینے کم نہیں ہوتے۔

930: سیدنا ابو بکرہؓ، نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دو مہینے ایسے ہیں کہ کم نہیں ہوتے دونوں مہینے عید کے ہیں 1: رمضان اور 2: ذی الحجہ۔

نوٹ: اسلاف سے اس کے دو مشہور مفہوم ہیں (1) اگر ایک انتیس کا ہوگا تو دوسرا تیس کا یا دونوں تیس کے ہوں گے۔ دونوں انتیس کے نہیں ہوں گے۔

(2) ثواب کے اعتبار سے ان میں کمی نہیں ہوگی تعداد کے اعتبار کمی ہوسکتی ہے یعنی انتیس کے ہوسکتے ہیں۔

باب: نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمانا کہ ہم لوگ نہ لکھنا جانتے ہیں نہ حساب جانتے ہیں

931: سیدنا ابن عمرؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا" ہم اُمی لوگ ہیں، حساب کتاب نہیں جانتے، (پھر انگلیوں کے اشارے سے بیان فرمایا کہ) مہینہ اس طرح اور کبھی اس طرح ہوتا ہے یعنی کبھی انتیس دن کا اور کبھی تیس دن کا۔

باب: رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہیں رکھنا چاہیئے۔

932: سیدنا ابو ہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص رمضان سے ایک دو دن پہلے روزہ نہ رکھے۔ ہاں اگر کسی شخص کے روزے رکھنے کا دن آ جائے کہ جس دن وہ ہمیشہ روزہ رکھا کرتا تھا تو اس دن روزہ رکھ لے۔ (خاص طور پر استقبال رمضان کے لئے روزہ رکھنا جائز نہیں ہے)۔

باب: اللہ تعالیٰ کا (سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 187 میں یہ) فرمانا کہ" تمہارے لئے روزوں کی رات میں اپنی بیویوں سے صحبت کرنا حلال کر دیا گیا ہے تم اپنی بیویوں کے لباس ہو اور وہ تمہارا لباس ہیں......"

933: سیدنا براءؓ کہتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اصحاب کا یہ دستور تھا کہ جب کوئی روزہ دار ہوتا اور افطار کے وقت افطار کرنے سے پہلے سو جاتا تو پھر باقی رات میں کچھ نہ کھاتا اور نہ (اگلے) دن میں یہاں تک کہ (پھر) شام ہو

جاتی اور سیدنا قیس بن صرمہ انصاریؓ روزہ دار تھے تو جب افطار کا وقت آیا تو وہ اپنی بیوی کے پاس گئے اور ان سے پوچھا کہ کیا کچھ کھانے کو ہے؟ تو انہوں نے کہا نہیں مگر میں جاتی ہوں اور کچھ ڈھونڈ کر لاتی ہوں۔ اور قیس بن صرمہؓ تمام دن محنت کیا کرتے تھے ان پر نیند غالب ہوگئی (اور وہ سو گئے پھر) جب ان کی بیوی (کھانا لے کر) آئیں اور ان کو (سوتا ہوا) دیکھا تو کہنے لگیں کہ تمہاری خرابی آ گئی۔ دوسرے دن جب دوپہر ہوئی تو وہ بے ہوش ہو گئے۔ یہ واقعہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے ذکر کیا گیا تو اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی "تمہارے لئے روزوں کی رات میں اپنی بیویوں سے صحبت کرنا حلال کردیا گیا ہے" پس صحابہ بے انتہا خوش ہوئے تو اسی آیت کے یہ الفاظ بھی نازل ہوئے (ترجمہ) "کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تم کو سفید دھاگہ سے یعنی فجر کی سفیدی رات کی سیاہی میں معلوم ہونے لگے"۔

(......) باب: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ (ترجمہ) "کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تم کو سفید دھاگہ سے یعنی فجر کی سفیدی رات کی سیاہی میں معلوم ہونے لگے......" (البقرہ: 187)۔

934: سیدنا عدی بن حاتمؓ کہتے ہیں کہ جب آیت ﴿حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الأَسْوَدِ﴾ (سورۃ البقرہ: 187) جب نازل ہوئی تو میں نے ایک سیاہ دھاگہ اور ایک سفید دھاگہ لے لیا اور ان دونوں کو اپنے تکیہ کے نیچے رکھ لیا اور رات کو (اٹھ اٹھ کر ان دھاگوں کو) دیکھتا رہا مگر مجھے کچھ معلوم نہ ہوا تو صبح کو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس گیا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ وہ (سیاہ دھاگہ) تو رات کی سیاہی اور (سفید دھاگہ) صبح کی سفیدی ہے۔

باب: سحری کھانے میں اور نماز فجر میں کتنا وقت ہونا چاہیئے؟۔

935: سیدنا زید بن ثابتؓ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ سحری کھائی پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نماز کیلئے کھڑے ہو گئے (سیدنا انسؓ کہتے ہیں میں نے ان سے) پوچھا کہ اذان اور سحری کے درمیان کتنا وقت تھا؟ تو انہوں نے کہا کہ جتنے وقت میں پچاس آیتوں کی تلاوت کی جا سکے۔

باب: سحری کھانے میں برکت ہونا ثابت ہے مگر وہ واجب نہیں ہے۔

936: سیدنا انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ (اے لوگو!) سحری کھاؤ اس لئے کہ سحری کھانے میں برکت ہوتی ہے۔ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے حکم پر عمل کرنے سے عملی فائدہ بھی ہے اور آخرت کا ثواب بھی)۔

باب: جب دن میں روزے کی نیت کی جائے تو......؟

937: سیدنا سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) عاشورہ کے دن نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک شخص کو اس امر کا اعلان کرنے کیلئے مقرر فرمایا کہ (آج) جس شخص نے کچھ کھالیا وہ اب نہ کھائے اور جس نے نہ کھایا ہو وہ (روزہ کی نیت کر لے یعنی) روزہ رکھ لے۔

باب: روزہ دار کا صبح کو جنابت کی حالت میں اٹھنا۔

938: اُمّ المؤمنین عائشہ اور اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کبھی کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اس حالت میں صبح ہو جایا کرتی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنی بیویوں سے جنبی ہوتے تھے پھر غسل فرمالیتے اور روزہ رکھتے تھے۔

باب: روزہ دار کا (اپنی عورت سے) مباشرت کرنا۔

939: اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم روزہ کی حالت میں (اپنی ازواجِ مطہرات کے) بوسے لے لیا کرتے تھے اور مباشرت کیا کرتے تھے مگر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنی خواہش پر تم سے زیادہ قابو رکھتے تھے۔

(اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا ہی فرماتی ہیں کہ روزہ دار کیلئے عورت کی شرمگاہ حرام ہے۔ یہاں مباشرت سے مراد معانقہ کرنا اور جسم سے جسم ملانا ہے)۔

باب: روزہ دار اگر بھول کر کھا، پی لے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔

940: سیدنا ابو ہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص بھول کر کھالے یا پی لے تو وہ اپنے روزے کو پورا کرلے کیونکہ یہ تو اللہ نے اس کو کھلا پلا دیا ہے۔

باب: جب کوئی شخص رمضان میں جماع کرلے اور اس کے پاس کچھ نہ ہو پھر اس کو صدقہ ملے تو اسے چاہیئے کہ (اسی صدقہ سے) کفارہ دیدے۔

941: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ (ایک دن) اس حال میں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میں تو برباد ہوگیا، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کیا ہوا؟ اس نے عرض کیا کہ میں روزہ کی حالت میں اپنی بیوی سے ہم بستر ہوگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تو ایک غلام آزاد کرسکتا ہے؟ تو اس نے عرض کیا کہ نہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تو پے در پے دو مہینے کے روزے رکھ سکتا ہے؟ تو اس نے عرض کیا کہ نہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟ تو اس نے عرض کیا کہ نہیں۔ (سیدنا ابو ہریرہ ص) کہتے ہیں کہ پھر نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم

نے توقف کیا۔ ہم اسی حال میں تھے کہ کوئی شخص نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس کھجوروں سے بھرا ہوا خرمے کی چھال کا ایک تھیلا لایا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ سائل کہاں ہے؟ تو اس نے عرض کیا کہ میں حاضر ہوں، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اس تھیلے کو لے لے اور خیرات کر دے۔ اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! کیا اپنے سے زیادہ محتاج کو خیرات دوں تو اللہ کی قسم مدینہ کے دونوں پتھریلے میدانوں کے درمیان کوئی گھر میرے گھر سے زیادہ محتاج نہیں ہے یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تبسم فرمانے لگے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دانت مبارک نظر آنے لگے پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا! پھر اپنے ہی گھر والوں کو کھلا دے۔

باب: روزہ دار کو پچھنے لگوانا اور قے ہونا (کیسا ہے)۔

942: سیدنا ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے احرام کی حالت میں بھی پچھنے لگوائے ہیں اور روزے کی حالت میں بھی (پچھنے لگوائے ہیں)۔

باب: سفر میں روزہ رکھنا چاہئیے یا نہیں؟

943: سیدنا عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ کہتے ہیں کہ ہم کسی سفر میں نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ تھے (جب شام ہوگئی) تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا کہ اترو اور میرے لئے ستو گھول دو۔ اس نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ابھی آفتاب موجود ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دوبارہ فرمایا کہ اترو اور میرے لئے ستو گھول دو اس نے پھر عرض کیا کہ یارسول اللہ ابھی تو آفتاب موجود ہے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پھر فرمایا کہ اترو اور میرے لئے ستو گھول دو چنانچہ وہ اونٹ سے اترے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیلئے ستو گھول

دیئے پس آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پیئے اور اپنے ہاتھ سے اس طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ جب تم رات کو دیکھو کہ اس طرف سے آ گئی تو روزہ دار روزہ افطار کر لے۔

944: اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حمزہ بن عمرو اسلمیؓ نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے عرض کیا کہ کیا میں سفر میں روزہ رکھوں؟ اور وہ اکثر روزہ رکھا کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اگر چاہو تو روزہ رکھو اور چاہو تو نہ رکھو۔

باب: جب رمضان میں کچھ دنوں کے روزے رکھنے کے بعد سفر کرے۔

945: سیدنا ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم (ایک مرتبہ) رمضان میں مکہ کی طرف تشریف لے چلے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے متواتر روزے رکھے یہاں تک کہ جب مقام ''کدید'' میں پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے روزہ رکھنا چھوڑ دیا تو لوگوں نے بھی روزہ رکھنا چھوڑ دیا۔

946: سیدنا ابو درداءؓ کہتے ہیں کہ ہم گرمی کے موسم میں نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ کسی سفر میں نکلے، ایسی سخت گرمی تھی کہ آدمی شدتِ گرمی کے سبب سے اپنے سر پر ہاتھ رکھ لیتا تھا اور کوئی شخص ہم میں سے روزہ دار نہ تھا سوائے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور عبداللہ ابن رواحہؓ کے۔

باب: نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا اس شخص کیلئے جس پر سایہ کیا گیا تھا یہ فرمانا کہ (اس طرح) سفر میں روزہ رکھنا اچھا نہیں ہے۔

947: سیدنا جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کسی سفر (غزوہ فتح) میں تھے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک ہجوم دیکھا اور ایک شخص کو

دیکھا کہ اس پر سایہ کیا گیا تھا فرمایا کہ اس کو کیا ہوا؟ تو لوگوں نے عرض کیا کہ یہ شخص روزہ دار ہے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ (اس حالت میں) سفر میں روزہ رکھنا اچھا نہیں ہے (کیونکہ اس مسئلہ میں رکھنے اور نہ رکھنے کا اختیار ہے دیکھئے حدیث نمبر 944)۔

باب: صحابہ کرام حالت سفر میں روزہ رکھنے، نہ رکھنے غرض کسی بات پر تنقید یا ملامت نہ کرتے تھے۔

948: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ سفر کیا کرتے تھے تو ہم نے دیکھا کہ روزہ رکھنے والا روزہ نہ رکھنے والے کو برا نہیں سمجھتا تھا اور روزہ نہ رکھنے والا بھی روزہ دار کو برا نہیں سمجھتا تھا۔

باب: جو شخص فوت ہو جائے اور اس پر روزوں کی قضا واجب ہو تو ......

949: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جو شخص مر جائے اور اس پر روزوں کی قضا واجب ہو تو اس کا وارث اس کی طرف سے روزے رکھ لے۔

950: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم میری والدہ فوت ہو گئی ہے اور ان پر ایک مہینے کے روزے باقی ہیں کیا میں ان کی طرف سے (ان کے) قضا (روزے) رکھ لوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہاں، اللہ کا قرض ادا کر دینا سب سے زیادہ استحقاق رکھتا ہے۔

باب: روزہ دار کو کس وقت افطار کرنا چاہیئے؟۔

951: سیدنا ابن ابی اوفی کی حدیث اور نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ارشاد کہ ”اترو اور

میرے لئے ستو گھول دو" گزر چکا ہے (دیکھئے حدیث: 943) اور اس روایت میں (سیدنا ابن ابی اوفی ص) کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا) ہے کہ جب تم دیکھو کہ اس طرف سیاہ آثارِ شب نمودارا ہو گئے ہیں تو روزہ افطار کردو اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنی انگلی سے مشرق کی طرف اشارہ فرمایا۔

باب: افطار میں جلدی کرنا افضل ہے۔

952: سیدنا سہل بن سعدؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا لوگ ہمیشہ نیکی پر رہیں گے جب تک کہ وہ جلد افطار کیا کریں گے۔

باب: جب کوئی شخص رمضان میں افطار کر لے اسکے بعد آفتاب ظاہر ہو جائے تو اسے کیا کرنا چاہیئے؟

953: سیدہ اسماء بنت ابو بکر صدیقؓ کہتی ہیں کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دور میں ایک دفعہ بادل والے دن میں روزہ افطار کر لیا (کیونکہ وقت کا صحیح اندازہ نہ ہو سکا تھا تو) اس کے بعد آفتاب نکل آیا۔

فائدہ: بعد میں قضاء ہوگی یا نہیں اس میں اسلاف کا اختلاف ہے۔ فتح الباری میں سیدنا عمرؓ کا قول ابن ابی شیبہ کے حوالے سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا تھا "ہم قضاء نہیں کرینگے۔ اور اس نماز پر قیاس کیا جائے کہ صحابہ کرام تو بحالت نماز جب علم ہوا کہ قبلہ تبدیل ہو گیا ہے تو انھوں نے وہ رکعت نہیں لوٹائی تھی جو پڑھ چکے تھے۔ تو اس سے بھی ترک قضاء والے قول کو تقویت ملتی ہے واللہ اعلم بالصواب۔

باب: بچوں کا روزہ رکھنا۔

954: ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے عاشورہ کی صبح کو انصار کی بستیوں میں یہ کہلا بھیجا کہ جس نے بغیر روزہ کے صبح کی ہو وہ اپنے

باقی دن میں کچھ کھائے نہ کچھ پیئے۔ اور جس شخص نے روزہ کی حالت میں صبح کی ہو وہ روزہ رکھے۔ ربیع کہتی ہیں کہ اس کے بعد ہم برابر عاشورہ کا روزہ رکھتے اور اپنے بچوں کو بھی رکھواتے اور ان کیلئے روئی کی گڑیاں بنالیا کرتے تھے کہ جب کوئی ان میں سے کھانے کیلئے روتا تو ہم وہی گڑیا اس کو دیدیتے یہاں تک کہ افطار کا وقت آ جاتا۔

باب: سحری تک کچھ نہ کھانا پینا (طے کا روزہ رکھنا)۔

955: سیدنا ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ (اے لوگو!) طے کے روزے نہ رکھو اور جو تم میں سے رکھنا چاہے تو وہ سحری تک نہ کھائے۔

باب: جو شخص طے کے زیادہ روزے رکھے اسے تنبیہ کرنا

956: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے طے کے روزوں سے منع فرمایا تو مسلمانوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! آپ تو وصل کرتے ہیں (یعنی طے کے روزے رکھتے ہیں) تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کون شخص میرے مثل ہے؟ میں رات کو سوتا ہوں تو میرا پروردگار مجھے کھلا پلا دیتا ہے مگر جب وہ لوگ باز نہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان کیساتھ کئی دن طے کے روزے رکھے اس کے بعد (عید کا) چاند نکل آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان کے نہ ماننے پر بطور خفگی کے فرمایا کہ اگر ابھی چاند نہ نکلتا تو میں اور زیادہ روزے تم سے رکھواتا۔ اور ایک دوسری روایت میں سیدنا ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا تم اسی قدر عبادت اپنے ذمہ لو جس کی تمہیں برداشت ہو۔

باب: اگر کوئی شخص اپنے بھائی کو نفل روزہ توڑنے کیلئے قسم دلائے تو ....

957: سیدنا ابو جحیفہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سیدنا سلمان اور سیدنا ابو الدرداءؓ کے درمیان بھائی چارہ کرا دیا تھا اس وجہ سے (ایک دن) سلمان، ابو الدرداء (ص) سے ملاقات کو گئے تو انہوں نے اُمّ الدرداء کو بہت خستہ حالت میں پایا اور ان سے کہا کہ تمہارا کیا حال ہے؟ وہ بولیں کہ تمہارے بھائی ابو الدرداء کو اب دنیا کی کچھ ضرورت نہیں رہی۔ اتنے میں ابو الدرداء بھی آ گئے اور انہوں نے سلمان کیلئے کھانا تیار کیا اور (سلمان سے) کہا کہ تم کھاؤ میں تو روزہ دار ہوں سلمان نے جواب دیا کہ میں نہ کھاؤں گا تاوقتیکہ تم بھی کھاؤ۔ بالآخر ابو الدرداء نے (روزہ توڑ دیا اور سلمان کیساتھ) کھانا کھایا پھر جب رات ہوئی تو ابو الدرداء نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے سلمان نے کہا کہ ابھی سو جاؤ چنانچہ وہ سو گئے پھر تھوڑی دیر کے بعد وہ اٹھنے لگے تو سلمان نے کہا کہ ابھی سو جاؤ پھر جب اخیر رات ہوئی تو سلمان نے کہا کہ اب اٹھو چنانچہ دونوں نے نماز پڑھی پھر ابو الدرداء سے سلمان نے کہا کہ بے شک تمہارے پروردگار کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے پس تم کو چاہیئے کہ ہر صاحبِ حق کا حق ادا کرو پھر ابو الدرداء نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے یہ تمام (واقعہ) بیان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ سلمان نے سچ کہا۔ (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم)۔

باب: شعبان میں روزے رکھنے کا بیان

958: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب نفلی روزے رکھتے تو اس قدر رکھتے تھے کہ ہم کہتے تھے اب آپ صلی اللہ علیہ

والہ وسلم روزے ترک نہ فرمائیں گے اور جب چھوڑتے تو اس قدر چھوڑتے کہ ہم کو خیال ہوتا تھا اب کبھی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم روزہ نہ رکھیں گے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو رمضان کے سوا کسی اور مہینہ میں پورے روزے رکھتے نہیں دیکھا اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو شعبان سے زیادہ اور کسی مہینہ میں روزہ رکھتے نہیں دیکھا۔

959: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی شعبان سے بڑھ کر کسی اور مہینہ میں (نفلی) روزے نہ رکھتے تھے بلکہ یوں سمجھیں کہ شعبان تقریباً روزوں میں ہی گزارتے تھے اور مزید کہتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ اے لوگو! اسی قدر عبادتیں اپنے ذمہ لو جن کی تم برداشت کر سکو اسلئے کہ اللہ تعالیٰ (ثواب دینے سے) نہیں تھکتا یہاں تک کہ تم عبادت کرنے سے تھک جاؤ اور عمدہ نماز نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نزدیک وہ تھی جس پر مداومت کی جائے اگر چہ وہ تھوڑی ہی ہو اور جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کوئی نماز پڑھتے تو اس پر ہمیشگی اختیار کرتے تھے۔

باب: نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے روزہ رکھنے اور نہ رکھنے کا ذکر

960: سیدنا انسؓ سے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے روزے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے بتایا کہ میں جب چاہتا کہ کسی مہینہ میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو روزہ رکھتا ہوا دیکھ لوں تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو روزہ رکھتا ہوا دیکھ لیتا اور جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو بغیر روزہ رکھے دیکھنا چاہتا تو بھی دیکھ لیتا اور جب کبھی رات کو نماز پڑھتا ہوا دیکھنا چاہتا تو نماز پڑھتا ہوا دیکھ لیتا اور جب (سوتا ہوا دیکھنا چاہتا تو) سوتا ہوا دیکھ لیتا اور میں نے کسی سمور اور ریشمی کپڑے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دستِ مبارک سے زیادہ نرم نہیں دیکھا اور نہ میں نے کبھی مشک وعنبر

کورسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم (کے پسینہ) کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار پایا۔

961: سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص ؓ کی حدیث آگے آ رہی ہے (دیکھئے حدیث نمبر 962، 963)۔

باب: روزہ رکھنے میں اپنے جسم کے حق کی بھی رعایت کرنی چاہیئے

962: سیدنا انس ؓ اس روایت میں کہتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمرو ؓ جب بوڑھے ہو گئے تو کہا کرتے تھے کہ اے کاش میں نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی (ہر ماہ میں تین روزے رکھنے کی) اجازت قبول کر لی ہوتی۔

باب: روزہ رکھنے میں بیوی کے حق کی بھی رعایت کرنی چاہیئے۔

963: عبداللہ بن عمرو بن العاص ؓ سے ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے داؤد علیہ السلام کے روزہ کا ذکر کیا تو فرمایا...... کہ ''ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن نہ رکھتے اور جب دشمن سے میدان جنگ میں مقابلہ کرتے تو بھاگتے نہ تھے''۔ عبداللہ ؓ نے عرض کیا، یارسول للہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کوئی ہے جو میری طرف سے (بھی داؤ دعلیہ السلام کی) اسی بات (یعنی عمل) کی ذمہ داری قبول کر لے (یعنی میں بھی یہی عمل کروں) تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہمیشہ روزہ رکھے اس نے روزہ ہی نہیں رکھا۔ دو مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یہی فرمایا۔

باب: جب کوئی روزہ دار کسی سے ملنے گیا اور وہاں روزہ نہ توڑا۔

964: سیدنا انس ؓ کہتے ہیں کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم اُمّ سلیم کے پاس تشریف لائے تو اُمّ سلیم نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سامنے کھجور اور گھی رکھ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ گھی واپس اسی برتن میں ڈال دو اور کھجوروں کو بھی واپس رکھ دو اس لئے کہ میں روزہ سے ہوں پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ

وسلم گھر کے ایک گوشہ میں کھڑے ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے نفل نماز پڑھی اور اُمّ سلیم کیلئے اور ان کے گھر والوں کیلئے دعا فرمائی۔ اُمّ سلیم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم آپ نے صرف میرے ہی لئے دعا فرمائی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اور کیا تو اُمّ سلیم نے عرض کیا کہ اپنے خادم انس (ص) کیلئے (بھی دعا کیجئے) پس آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دنیا و آخرت کی کوئی بھلائی ایسی نہ چھوڑی جس کی میرے لئے دعا نہ کی ہو اس طرح کہ اے اللہ اسے مال، اولاد اور اسے برکت عطا فرما دے۔ تو دیکھو کہ انصار میں سے میں سب سے زیادہ مالدار ہوں اور مجھ سے میری بیٹی امینہ بیان کرتی تھیں کہ جس وقت حجاج بصرہ آیا تو اس وقت تک ایک سو بیس (12) سے کچھ زیادہ میری اولاد مدفون ہو چکی تھی۔

باب: اخیر مہینہ میں روزہ رکھنا (مسنون ہے)۔

965: سیدنا عمران بن حصینؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کسی شخص سے پوچھا کہ اے فلاں کے باپ! کیا تم نے اس مہینے کے آخر میں روزے نہیں رکھے؟ تو اس نے عرض کیا کہ نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جب تم (رمضان کے) روزوں سے فارغ ہو جاؤ تو دو روزے رکھ لینا۔ دوسری روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ شعبان کے اخیر میں۔

باب: جمعہ کے دن کا روزہ۔

966: سیدنا جابرؓ سے پوچھا گیا کہ کیا نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ہاں منع فرمایا ہے۔

967: اُمّ المؤمنین جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم جمعہ کے دن ان کے ہاں تشریف لائے اور وہ روزہ سے تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نے کل روزہ رکھا تھا؟ انہوں نے عرض کیا کہ نہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم کل روزہ رکھنا چاہتی ہو؟ تو انہوں نے پھر عرض کیا کہ نہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ (اگر نہیں) تو تم (آج بھی) روزہ نہ رکھو یعنی توڑ دو۔

باب: کیا روزے کیلئے چند دنوں کی تخصیص کرنا جائز ہے؟

968: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم (عبادت کیلئے) چند دنوں کی تخصیص فرمالیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے کہا نہیں، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی عبادت دائمی ہوتی تھی اور تم میں کون شخص اس چیز کی برداشت کرسکتا ہے جس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم برداشت کیا کرتے تھے۔

باب: ایام تشریق میں روزہ رکھنا کیسا ہے؟۔

969: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ اور سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ان دونوں نے کہا کہ ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی اجازت نہیں دی گئی مگر اس شخص کو جس کے پاس قربانی نہ ہو۔

فائدہ: یعنی جس شخص نے حج تمتع ادا کیا اس پر قربانی واجب ہو جاتی ہے اب اگر وہ کسی شرعی عذر کی بناء پر قربانی نہیں کرپاتا تو اسے دس روزے رکھنے ہوتے ہیں۔ تین ایام حج میں اور سات واپسی پر (سورۃ البقرۃ) تو روایت میں انھیں تین روزوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

باب: عاشورہ کے دن روزہ رکھنا کیسا ہے؟۔

970: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ دورِ جاہلیت میں قریش عاشورہ کے دن روزہ رکھا کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بھی اس دن کا روزہ رکھتے تھے پھر جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مدینہ تشریف فرما ہوئے تب بھی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یہ روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی اس کا حکم دیا۔ پھر جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو عاشورے کا روزہ چھوڑ دیا گیا جس کا جی چاہا اس نے عاشورے کا روزہ رکھ لیا اور جس نے چاہا اس نے نہ رکھا۔

971: سیدنا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یہودیوں کو دیکھا کہ وہ عاشورے کے دن روزہ رکھتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ یہ کیا (وجہ ہے کہ تم عاشورے کا روزہ رکھتے ہو) انہوں نے کہا کہ یہ ایک عمدہ دن ہے، یہ وہ دن ہے کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو ان کے دشمن سے نجات دی تھی لہٰذا موسیٰ علیہ السلام اس دن روزہ رکھتے تھے۔ تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا میں تم سے زیادہ موسیٰ علیہ السلام کا حق دار ہوں پس آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس دن کا روزہ رکھا اور اس کے رکھنے کا حکم دیا۔

نمازِ تراویح کا بیان

باب: اس شخص کی فضیلت جس نے رمضان کا قیام کیا۔

972: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ ٔ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایک رات نصف شب کو باہر تشریف لائے اور مسجد میں نماز پڑھی تو کچھ دوسرے لوگوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی صلی اللہ علیہ والہ وسلم یہ حدیث کتاب الصلاۃ میں گزر چکی ہے ان دونوں حدیثوں میں کچھ لفظ مختلف ہیں۔ اس لئے احادیث نمبر 423 اور 424 کو بھی ملاحظہ فرمائیں]۔ اس حدیث کے آخر میں کہتی ہیں کہ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وفات ہوگئی اور یہی حال رہا۔

باب: لیلۃ القدر کو رمضان کی آخری سات راتوں میں تلاش کرنا۔

973: سیدنا ابنِ عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اصحاب میں سے کچھ لوگوں کو لیلۃ القدر رمضان کی آخری سات راتوں میں خواب میں دکھائی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے خواب آخری سات راتوں پر متفق ہو گئے ہیں پس جو کوئی لیلۃ القدر کا متلاشی ہو تو وہ اس کو آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔

974: سیدنا ابو سعیدؓ نے کہا کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ رمضان کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بیسویں تاریخ کی صبح کو باہر تشریف لائے اور ہم سب سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ مجھے لیلۃ القدر خواب میں دکھائی گئی تھی مگر میں اسے بھول گیا یا یہ فرمایا کہ بھلا دیا گیا۔ پس اب تم اسے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو اور میں نے (خواب میں) دیکھا ہے کہ لیلۃ

القدر جس دن ہوگی (اس دن) میں کیچڑ میں سجدہ کروں گا لہٰذا جس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ اعتکاف کیا ہے وہ (اس آخری عشرہ میں) پھر اعتکاف کرے چنانچہ ہم سب نے اعتکاف کیا اوراس وقت ہم آسمان پر ابر کا نشان بھی نہ دیکھتے تھے کہ یکا یک ایک بادل آیا اور برسنے لگا یہاں تک کہ مسجد کی چھت ٹپکنے لگی اور وہ کھجور کی شاخوں سے بنائی گئی تھی اس کے بعد نماز قائم کی گئی تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو کیچڑ پر سجدہ کرتے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی پیشانی پر مٹی کا دھبہ نماز کے بعد بھی دیکھا۔

باب: لیلۃ القدر کا آخری دس طاق راتوں میں ڈھونڈنا۔ اس باب میں عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔

975: سیدنا ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو انتیسویں، ستائیسویں اور پچیسویں تاریخوں میں۔

976: سیدنا ابن عباسؓ، اسی طرح دوسری ایک روایت میں کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ لیلۃ القدر آخری عشرہ میں ہوتی ہے، جب نو راتیں گزر جائیں (یعنی 29ویں) یا سات راتیں باقی رہیں (یعنی 23ویں) تاریخوں میں۔

باب: رمضان کے آخری عشرہ میں زیادہ عبادت کرنا

977: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنا ازار بند مضبوط باندھ لیتے اور خوب شب بیداری فرماتے اور اپنے گھر والوں کو بھی بیدار رکھتے۔

کتاب الاعتکاف

باب: (رمضان کے) آخری عشرہ میں اعتکاف کرنا (مسنون ہے) اور اعتکاف سب مسجدوں میں ہو سکتا ہے۔

978: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں برابر اعتکاف کیا کرتے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو وفات دی پھر آپ کی ازواج نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بعد اعتکاف کیا۔

باب: معتکف بغیر ضرورت اپنے گھر نہ جائے۔

979: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنا سر میری طرف جھکا دیتے تھے جب کہ آپ مسجد میں (معتکف) ہوتے تھے پس میں آپ کے کنگھی کر دیتی تھی اور جب آپ معتکف ہوتے تھے تو گھر میں بغیر ضرورت کے تشریف نہ لاتے تھے۔

باب: (صرف) رات میں اعتکاف کرنا۔

980: امیر المؤمنین سیدنا عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پوچھا کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں یہ نذر کی تھی کہ ایک رات کعبہ میں اعتکاف کروں گا (تو آیا اس نذر کو پورا کروں یا نہیں؟) آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا تم اپنی نذر کو پورا کرو۔

باب: مسجد میں خیمے (نصب کرنا درست ہے)۔

981: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اعتکاف کا ارادہ کیا پھر جب آپ اس مقام پر پہنچے جہاں آپ

اعتکاف کرنے کا ارادہ رکھتے تو آپ نے چند خیمے دیکھے۔ اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کا خیمہ اور اُمّ المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا کا خیمہ اور اُمّ المؤمنین زینب رضی اللہ عنہا کا خیمہ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم اس میں نیکی سمجھتی ہو؟ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم واپس ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اعتکاف نہیں کیا اور (اسکے عوض) شوال میں دس دن اعتکاف کیا

باب: کیا (یہ جائز ہے کہ) معتکف اپنی ضرورتوں کے (پورا کرنے کے) لئے مسجد کے دروازے تک نکل آئے۔

982: اُمّ المؤمنین صفیہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا بیان ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آپ کے اعتکاف میں آپ کی زیارت کیلئے مسجد میں آئیں رمضان کے آخری عشرہ میں اور تھوڑی دیر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس بیٹھ کر انہوں نے باتیں کیں اسکے بعد اٹھ کر جانے لگیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان کو پہنچانے کیلئے ان کیساتھ اٹھے یہاں تک کہ جب وہ مسجد کے دروازے پر اور اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے دروازہ کے قریب پہنچ گئیں تو انصار کے دو آدمی جا رہے تھے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو سلام کیا تو ان دونوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے فرمایا کہ تم دونوں ٹھہر جاؤ یہ صفیہ بنت حی تھیں ان دونوں نے عرض کیا سبحان اللہ! یا رسول اللہ (کیا ہم آپ کی طرف بدگمانی کر سکتے تھے؟) اور ان دونوں پر یہ بات شاق گزری تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان خون کیساتھ ساتھ انسان کے بدن میں رہتا ہے اور مجھے خوف ہوا کہ شاید وہ تمہارے دلوں میں کچھ وسوسہ ڈالے۔

باب: رمضان کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف کرنا (بھی منقول ہے)۔

983: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہر رمضان میں دس دن اعتکاف کیا کرتے تھے پھر جب وہ سال آیا جس میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وفات ہوئی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بیس دن اعتکاف کیا۔

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

کتاب خرید وفروخت کے بیان میں

باب: اللہ تعالیٰ کا (سورۃ الجمعہ آیت نمبر 1 میں) یہ فرمانا کہ "پھر جب نمازِ (جمعہ) مکمل ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور............" الآیۃ۔

984: سیدنا عبدالرحمٰن بن عوفؓ کہتے ہیں کہ جب ہم مدینہ میں آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے میرے اور سعد بن ربیع (ص) کے درمیان بھائی چارہ کرایا لہٰذا سعد بن ربیع نے (مجھ سے) کہا کہ "میں تمام انصار کی نسبت زیادہ مالدار ہوں (لہٰذا) میں تمہیں اپنا نصف مال دیدوں گا اور تم میری دونوں بیویوں میں سے جس کو پسند کرو میں اسے تمہارے لئے طلاق دیدوں گا پھر جب وہ عدت پوری کر چکے تو تم اس سے نکاح کر لینا" پس عبدالرحمٰن (ص) نے جواب دیا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے (تم یہ بتاؤ) یہاں کوئی بازار بھی ہے جس میں تجارت ہوتی ہو؟ جواب دیا کہ ہاں قینقاع نامی ایک بازار ہے (چنانچہ) صبح کو عبدالرحمٰن اس بازار میں گئے اور وہاں سے کچھ پنیر اور گھی لے آئے (راوی) کہتا ہے پھر تو انہوں نے روزانہ جانا شروع کیا تھوڑے ہی دنوں میں عبدالرحمٰنؓ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں) آئے تو ان (کے لباس) پر زردی کا نشان تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ کیا تم نے نکاح کیا ہے؟ عرض کیا جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کس سے؟ انہوں نے کہا ایک انصاری خاتون سے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا تم نے اس کو کس قدر مہر دیا؟ انہوں نے عرض کیا ایک گٹھلی کے برابر سونا یا یہ کہا کہ ایک سونے کی گٹھلی پھر اُن سے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ولیمہ کرو اگر چہ ایک بکری کا سہی۔

باب: حلال بھی ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے اور ان دونوں کے درمیان

شبہ کی چیزیں ہیں۔

985: سیدنا نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ حلال بھی ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے اور ان کے درمیان شبہ کی چیزیں ہیں تو جس شخص نے اس چیز کو ترک کر دیا جس میں اس کو گناہ کا شبہ ہو تو وہ اس کو بھی چھوڑ دے گا جو صاف، صریح اور کھلا ہوا گناہ ہو۔ اور جو شخص اس بات پر جرأت کرے گا جس کے گناہ ہونے میں شک ہو تو عنقریب وہ صریح گناہ میں بھی مبتلا ہو جائے گا۔ اور معاصی (یعنی گناہ) اللہ تعالیٰ کی چراگاہیں ہیں جو جانور اس چراگاہ (یعنی گناہ) کے گرد چرے گا تو عنقریب وہ اس چراگاہ میں بھی پہنچ جائیگا۔

باب: شبہات (یعنی ملتی جلتی چیزوں) کی تفسیر

986: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی (فاتح ایران) سیدنا سعد بن ابی وقاصؓ کو یہ وصیت کی تھی کہ زمعہ کی لونڈی کا لڑکا میرا ہی ہے لہٰذا تم اس کو اپنے قبضہ میں لے لینا۔ اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ پھر جب فتح مکہ کا سال آیا تو سیدنا سعد بن ابی وقاصؓ نے اسے لے لیا اور کہا کہ یہ میرا بھتیجا ہے، مجھے میرے بھائی نے اس کے بارے میں وصیت کی تھی۔ چنانچہ عبد بن زمعہ کھڑے ہو گئے اور انہوں نے کہا کہ یہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے۔ پھر وہ دونوں نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آئے تو سیدنا سعد بن ابی وقاصؓ نے کہا یا رسول اللہ یہ میرا بھتیجا ہے مجھے میرے بھائی نے اس کی بابت وصیت کی تھی (اور) عبد بن زمعہ نے کہا کہ میرا بھائی ہے، میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے اس کے بستر پر پیدا ہوا ہے تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''اے عبد بن زمعہ وہ لڑکا تمہی کو ملے گا''۔ اس کے بعد نبی صلی

اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ بچہ اسی کا ہوتا ہے جو جائز شوہر یا مالک ہو اور زنا کرنے والے کو پتھر ملیں گے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اُمّ المؤمنین سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا (اپنی بیوی) سے فرمایا کہ تم اس سے پردہ کرو کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے (اس بچہ) میں کچھ مشابہت عتبہ کی بھی دیکھی چنانچہ اُمّ المؤمنین سودہ رضی اللہ عنہا کو اس لڑکے نے نہیں دیکھا یہاں تک کہ وہ اللہ عزوجل سے مل گئیں۔

باب: بعض لوگوں نے وسوسوں کو شبہات میں شمار نہیں کیا اس کا بیان۔

987: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمارے پاس کچھ آدمی گوشت (بیچنے) لاتے ہیں ہم نہیں جانتے کہ انہوں نے بسم اللہ اس پر پڑھی یا نہیں تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس پر بسم اللہ پڑھ کر کھا لیا کرو۔

باب: جس نے کچھ پرواہ نہ کی جہاں سے چاہا مال کما لیا۔

988: سیدنا ابو ہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک وقت ایسا آئے گا کہ آدمی کو اس بات کی کچھ بھی پرواہ نہ ہوگی کہ حلال طریقہ سے مال حاصل کیا ہے یا حرام طریقہ سے۔

باب: کپڑے وغیرہ کی تجارت کرنا کیسا ہے؟۔

989: سیدنا براء بن عازب اور زید بن ارقمؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دَور میں تجارت کیا کرتے تھے تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے صرف کے بارے میں دریافت کیا (مثلاً روپیہ روپے کے بدلے بیچنا) تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر ہاتھوں ہاتھ (یعنی نقد) ہو تو جائز ہے اور

اگر اُدھار ہو تو جائز نہیں۔

فائدہ: روایت مذکورہ میں اگر چہ صراحتاً باب کے ساتھ مناسب نہیں تاہم عموماً مباح کاروباروں میں سے ایک کپڑے کا کاروبار بھی ہے اسلئے کپڑے کا ذکر کیا گیا ہے (فتح الباری)) مزید یہ کہ بخاری کے بعض نسخوں میں باب (میں ''وغیرہ'' یعنی) کپڑے وغیرہ کا ذکر ہے۔

باب: تجارت کیلئے سفر کرنا کیسا ہے؟

990: سیدنا ابوموسیٰ اشعریؓ نے امیر المؤمنین عمرص سے (ملاقات کیلئے) اجازت طلب کی مگر اُن کو اجازت نہ ملی (اس وقت) سیدنا عمرص (کسی کام میں) مشغول تھے پس ابوموسیٰؓ لوٹ گئے پھر جب سیدنا عمرؓ فارغ ہوئے تو کہا کہ میں نے عبداللہ بن قیس (ابوموسیٰ اشعری ص) کی آواز سنی تھی ان کو اجازت دیدو تو لوگوں نے کہا کہ وہ تو واپس چلے گئے تو سیدنا عمرؓ نے اُن کو پھر بلوایا (اور پوچھا کہ تم کیوں لوٹ گئے تھے؟) انہوں نے جواب دیا کہ ہمیں اسی بات کا حکم دیا جاتا تھا۔ سیدنا عمرؓ نے فرمایا کہ تم اس پر کوئی گواہ پیش کرو پس وہ انصار کی مجلس میں آئے اور ان سے پوچھا تو انصار نے کہا کہ اس بات کی گواہی تو سیدنا ابوسعید خدریؓ، جو ہم سب میں چھوٹے ہیں وہی دیدیں گے چنانچہ وہ انہی کو لے گئے (اور انہوں نے شہادت دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا حکم تھا) تو سیدنا عمرؓ نے کہا کہ مجھ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا یہ حکم پوشیدہ رہ گیا کیونکہ میں بازاروں میں تجارت کیلئے سفر کرنے میں مشغول ہو گیا تھا۔

باب: جس نے رزق میں وسعت کی خواہش کی۔

991: سیدنا انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

سے سنا، آپ فرماتے تھے کہ جس شخص کو یہ اچھا معلوم ہو کہ اس کے رزق میں وسعت ہو جائے یا اس کی عمر بڑھ جائے اسے چاہئیے کہ اپنے قرابت والوں کیساتھ نیک سلوک کرے۔

باب: نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ادھار خریدنا ثابت ہے۔

992: سیدنا انسؓ سے روایت ہے کہ وہ جَو کی روٹی اور چربی، نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس لے کر گئے اور (اس دور میں) نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنی ایک زرہ مدینہ میں ایک یہودی کے پاس گروی رکھ دی تھی اور اپنے گھر والوں کیلئے اس سے کچھ جَو خریدے تھے (سیدنا انس ص) کہتے ہیں اور بیشک میں نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ آلِ محمد کے پاس شام کو گندم یا کسی اور غلہ کا ایک صاع بھی نہیں رہتا حالانکہ ان کے پاس نو بیویاں ہیں۔

باب: آدمی کا خود کمانا اور اپنے ہاتھ سے کام کرنا۔

993: سیدنا مقدامؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کسی شخص نے اپنے ہاتھ کی کمائی سے زیادہ پاک کھانا نہیں کھایا اور اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھایا کرتے تھے۔

باب: خرید وفروخت میں نرمی اور آسانی کرنا بہتر ہے

994: سیدنا جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ اس شخص پر رحم کرے جو بیچتے وقت اور خریدتے وقت اور تقاضا کرتے وقت نرمی کرے۔

باب: جس نے مالدار کو قرض ادا کرنے کیلئے مہلت دی۔

995: سیدنا حذیفہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے

لوگوں میں فرشتوں نے ایک شخص کی روح سے ملاقات کی اور کہا کہ کیا تو نے کچھ نیکی کی ہے؟ اس نے کہا کہ (کچھ خاص تو نہیں بس) میں اپنے ملازموں کو یہ حکم دیتا تھا کہ وہ تنگ دست کو ادائے قرض معاف کر دیں اور مالدار سے (تقاضہ میں) نرمی اختیار کریں چنانچہ انھوں نے بھی اس کو چھوڑ دیا۔

باب: جب بیچنے والا اور خریدار دونوں صاف صاف بیان کر دیں۔

996: سیدنا حکیم بن حزامؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا بیچنے والے اور خریدار دونوں کو اختیار ہے جب تک کہ جدا نہ ہوں یا یہ فرمایا یہاں تک کہ علیحدہ ہو جائیں پس دونوں گروہ سچ بولیں اور عیب و ہنر اس کا ظاہر کر دیں تو انہیں ان کی اس خرید و فروخت میں برکت دی جائے گی اور اگر جھوٹ بولیں گے اور عیب پوشی کریں گے تو ان کی تجارت میں سے برکت ختم کر دی جائے گی۔

باب: کھجوروں کی مختلف قسموں کا ایک ہی جگہ ملا کر بیچنا کیسا ہے؟۔

997: سیدنا ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ ہمیں مختلف اقسام کی ملی جلی کھجوریں ملا کرتی تھیں تو ہم ان کے دو صاع ایک صاع (ایک ہی قسم کی اچھی کھجور) کے عوض فروخت کر دیتے تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ دو صاع، ایک صاع کے عوض فروخت نہ کرو اور نہ دو درہم ایک درہم کے عوض (کیونکہ یہ سود ہے)۔

باب: سود کھلانے والے کا گناہ۔

998 : سیدنا ابو جحیفہؓ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ کو دیکھا کہ انہوں نے ایک غلام خریدا جو پچھنے لگاتا تھا پھر اس کے پچھنے لگانے کے اوزار کو انہوں نے توڑ دیا تو میں نے ان سے (اس کا سبب) پوچھا تو انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کتے کی قیمت اور خون کی قیمت سے منع فرمایا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

نے داغ لگانے والی اور داغ لگوانے والی (یعنی بازو وغیرہ پر سرمے یا نیل کیساتھ نام لکھنا، لکھوانا یا پھول وغیرہ بنانا، بنوانا) اور سود لینے اور سود دینے سے بھی منع فرمایا ہے اور مصور پر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔

باب: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ "اللہ تعالیٰ صدقات کو بڑھاتا ہے اور سود کو ختم کرتا ہے" (سورۂ بقرہ: 276)۔

999: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جھوٹی قسم مال کو کھوٹا کر دیتی ہے اور برکت کو مٹا دیتی ہے۔

باب: لوہار کے پیشے کا ذکر۔

1000: سیدنا خبابؓ کہتے ہیں کہ میں دَورِ جاہلیت میں لوہار تھا اور عاص بن وائل پر میرا کچھ قرض تھا، میں اس کے تقاضے کیلئے عاص کے پاس آیا کرتا تھا۔ عاص نے (مجھ سے ایک مرتبہ کہا) کہ میں تمہیں نہ دوں گا تاوقتیکہ تم محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نبوت کا انکار نہ کر جاؤ۔ میں نے کہا اگر اللہ تجھے موت دے اور مرنے کے بعد تو پھر زندہ کیا جائے تب بھی میں محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم (کی نبوت) کا انکار نہ کروں گا۔ عاص نے کہا کہ پھر تم مجھے چھوڑ دو تا کہ میں مر جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں کیونکہ اس وقت مجھے مال بھی ملے گا اور اولاد بھی ملے گی میں تمہارا قرض ادا کر دوں گا۔ اس پر (سورۂ مریم کی آیت نمبر 77، 78) یہ آیات نازل ہوئیں کہ: "اے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم! کیا تم نے اس شخص کو بھی دیکھا جو ہماری آیتوں کا انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ بیشک ضرور (اگر میں مرنے کے بعد زندہ کیا جاؤں گا تو) مجھ کو مال اور اولاد ملے گی۔

------------ اختتام حصہ دوئم ------------